

فیوض الباری

— فی ثلثہ —

صحیح البخاری

ترجمہ و تفسیر

علامہ سید محمد داؤد رضوی

بمقام

مجموعہ مصنفات شرقیہ

مکتبہ دار الفکر

وَمَا أَتَانَا كِتَابٌ مِنَ السُّورِ إِلَّا نَسْتَعِينُ
 امدادیت فرمودہ کا مجموعہ قرآن فی ترجمہ قرآن کے سب سے صحیح کتاب
 امام الدین ابو الفتح محمد بن ابی اسحاق محمد بن ابی اسحاق ابو عبد اللہ محمد بن ابی اسحاق
 محمد بن ابی اسحاق کی تصنیف ہے جس میں اربعہ سو و پچاس باب ہیں

فیوض الباری

فہرست

صحیح البخاری

حصہ دوم

عزیز سید محمود احمد رضوی



پشاور کتب خانہ رضوان آباد دارالارز و الاہل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَفَّقَنِي عَلَى تَرْكِ مَا كُنْتُ فِيهِ مِنَ الْغَلَاظِ وَتَوَفَّقَنِي عَلَى مَشْرِقِ
 فَتَنَتِكَ تَقْدِيرًا وَاحْتِلَاوًا سَمِعْتُ عَلَى لِقَائِي الْمَوْسِلَ كَأَنَّ الْإِثَامَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
 مُلْكًا مِمَّا تَكْذِبُهَا إِلَيَّ اللَّهُ بِإِثَابِهِ وَسَوَاجَا مَكِينًا وَعَلَى إِلَهٍ وَصَبَّحَ تِلْكَ الْفِتْنَةُ كَثِيرًا
 آمَنَّا بِعَمَلِكُمْ

ابتداء

یہودی شریف بارہ اہل کی تقسیم و تفریق کی تکمیل کے بعد اب پارہ دوم شروع ہوتا ہے۔ اس کا انداز تقسیم بھی وہی ہے۔ جو پہلے اہل کے لیے اختیار کیا گیا تھا۔
 حضرت بارہ اہل نظر ان کی مسکن و مقام کے ساتھ مل کر تقسیم کیا گیا ہے۔
 حضرت کے اہل مسکن کے ساتھ شافع ہو گیا ہے۔ لکھا ہے کہ اہل مسکن کا پانچواں احساس ہے۔ ان کے راق میں احادیث بخاری کی جو تقسیم و تفریق کی گئی ہے۔ اور حضرت آخر میں ہے۔ اہل علم حضرت کی خدمت میں بھی گئے۔ ان کو پھر دوسرا ہوں۔ اہل فلس میں کہ جہاں ہمیں خوش علم نہیں مجھے غور مطلع فرمیں تاکہ سرے سے شیروں اس کی کان کر سوں۔ حضرت اہل و یقین انوکھیں
 یقین انوکھیں یقین انوکھیں

مختصر فہرست مضامین فیوض الباری شرح صحیح البخاری پارہ دوم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	باب سرچسپی یا ریافتی ہوا	۱	ابتداء	۱	باب غسل سے پہلے وضو کرنا
۲	باب ایک بار بنا	۲	باب ایک بار بنا	۲	باب ایک بار بنا
۳	باب جب پانی شہیو سے غسل	۳	باب شہیو سے غسل	۳	باب شہیو سے غسل
۴	باب شہیو سے غسل	۴	باب شہیو سے غسل	۴	باب شہیو سے غسل
۵	باب غسل میں پانی کا کرنا	۵	باب غسل میں پانی کا کرنا	۵	باب غسل میں پانی کا کرنا
۶	باب غسل میں پانی کا کرنا	۶	باب غسل میں پانی کا کرنا	۶	باب غسل میں پانی کا کرنا
۷	باب غسل میں پانی کا کرنا	۷	باب غسل میں پانی کا کرنا	۷	باب غسل میں پانی کا کرنا
۸	باب غسل میں پانی کا کرنا	۸	باب غسل میں پانی کا کرنا	۸	باب غسل میں پانی کا کرنا
۹	باب غسل میں پانی کا کرنا	۹	باب غسل میں پانی کا کرنا	۹	باب غسل میں پانی کا کرنا
۱۰	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۰	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۰	باب غسل میں پانی کا کرنا
۱۱	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۱	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۱	باب غسل میں پانی کا کرنا
۱۲	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۲	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۲	باب غسل میں پانی کا کرنا
۱۳	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۳	باب غسل میں پانی کا کرنا	۱۳	باب غسل میں پانی کا کرنا

[illegible]

[illegible]

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۷	باب۔ نازی کے آگے سے گھبرا کر	۱۸۸	۱۰ مرتبہ کے لیے مستند ہیں۔ اور	۱۸۸	باب۔ کسی قدر کی وجہ سے مسجد میں داخل ہونا
۲۰۸	گناہ ہے	۱۸۹	ایں مقامات کو بیان یہاں حضور نے	۱۸۹	باب۔ حضرت جلیلو دین کے لیے اور
۲۰۹	نازی کے آگے سے گھبرا کر سخت	۱۹۰	نارہ فرما کر	۱۹۰	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۰	گناہ ہے۔ اور گناہ کے آگے کو	۱۹۱	اسرار صالحہ سے رکت حاصل کرنا	۱۹۱	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۱	کچھ دن کے	۱۹۲	باب۔ حضرت اشرفی سرحد	۱۹۲	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۲	باب۔ نازی کے آگے سے گھبرا کر	۱۹۳	ساجد و غیرہ کا بیان	۱۹۳	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۳	پہنچنے کے متعلق	۱۹۴	باب۔ ام کا سترہ مستندوں کو	۱۹۴	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۴	باب۔ سوتے ہوئے کے پیچھے کوٹنے	۱۹۵	کاف ہے	۱۹۵	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۵	بیکر لانا پڑتا	۱۹۶	سترہ کے ماحول	۱۹۶	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۶	باب۔ عورت کے پیچھے کوڑا مارنے	۱۹۷	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۱۹۷	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۷	کرنا پڑتا	۱۹۸	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۱۹۸	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۸	باب۔ اس شخص کی دلیل	۱۹۹	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۱۹۹	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۱۹	باب۔ کہتا ہے۔ کہ نازی کو کوڑا مار	۲۰۰	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۰	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۰	باب۔ نہیں کرتا	۲۰۱	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۱	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۱	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۰۲	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۲	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۲	باب۔ اٹھائیں	۲۰۳	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۳	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۳	باب۔ ایسے پھرتے کی طرف	۲۰۴	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۴	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۴	باب۔ نازی پڑتا جس میں کوئی حائل	۲۰۵	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۵	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۵	باب۔ سوئی ہو	۲۰۶	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۶	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۶	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۰۷	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۷	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۷	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۰۸	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۸	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۸	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۰۹	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۰۹	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۲۹	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۰	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۰	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۰	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۱	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۱	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۱	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۲	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۲	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۲	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۳	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۳	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۳	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۴	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۴	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۴	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۵	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۵	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۵	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۶	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۶	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۶	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۷	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۷	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۷	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۸	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۸	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۸	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۱۹	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۱۹	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۳۹	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۰	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۰	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۰	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۱	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۱	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۱	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۲	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۲	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۲	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۳	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۳	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۳	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۴	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۴	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۴	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۵	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۵	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۵	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۶	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۶	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۶	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۷	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۷	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۷	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۸	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۸	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۸	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۲۹	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۲۹	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۴۹	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۳۰	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۳۰	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے
۲۵۰	باب۔ عاتق نازی چھوٹی بچی کو	۲۳۱	باب۔ نازی اور سترہ کے درمیان کت	۲۳۱	باب۔ مسجد کی طرف کوڑا مارنے کے

حسب فہرست: صاحبزادہ سید نواز اشرف رضوی

کونے کی گشت کرنے میں ایک مال آب ایوان دو یا تین کے ساتھ تعصب اور بہت دھڑی سے ٹھوکر ہوا کہ اس میں مشرب پر غور کرے
 تو اس میں آپ کو بھی کوئی قابل اعتراض چیز نظر نہ آئے گی۔

عن عائشة قالت كنت اغتسل أنا و
 النبي صلى الله عليه وسلم من إناء واحد
 من خذج يقال له الخرف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے نہایت تھے۔
 (بخاری)

مسائل حدیث

فقیر ابن شریح نے فرمایا فرق بولڈل کا ہوتا ہے حضرت غیلان بن علی نے فرمایا فرق تین صانع کا ہوتا ہے کہ
 اول نمونہ نے فرمایا ہمہ گاہ یہی نقل ہے ہم امتحان ہو کر نے کہا کہ فرق ایک پیاد ہے جو زمین میں مشہور معروف
 ہے اور سطرڈل کا ہوتا ہے یعنی ہر ۱۲ سال اس صلب سے فرق مدت میرا توڑ کا شمار ۱۲ فیض بلادی یاد معلوم میں اس مسئلہ پر تفصیل
 گفتگو ہو چکی ہے کہ خود غسل کے خطبات کی کوئی تعداد میں نہیں ہے۔ اتنے پانی سے دھو غسل کر لیا چاہیے۔ جس سے دھو غسل
 مستحب طریقہ پر ہوا ہو جائے۔ دیکھو نمونہ ایسی حضرت اول نمونہ

بک پہلو من اتنا سب سے دھو سب سے دھو۔ علامہ کرانی نے فرمایا کہ اولیٰ ہے کہ قندح کو انشاء سے بدل
 ہونے کا واسطہ قرار دیا جائے۔ اس سے حدیث دوسرا کا ایک ہی اس سے غسل جہت کرنے کا حجت ثابت ہوگا۔ اسی طرح دوسرے
 بھی ایک ہی برتن سے کر لیا جائے۔ دیکھو حدیث میں میں غسل المراء سے غسل کرنے کی نصحت آئی ہے۔ علامہ خطابی سے کہہ
 ہے۔ اس حدیث کا ال مرتبہ کے اس میں ثابت نہیں ہوا اگر ثابت بھی ہو جائے تو یہ منسوخ ہے یعنی ۱۲ سال ۱۲ بار پانی یا مائیں
 کے بدلے کہ دوسرا برتن میں باقی رہ جائے اس کی جہات بھی اس حدیث سے ثابت ہوئی۔

باب الغسل بالاصابع و الخوة
 قال سمعت ابا سلمة يقول دخلت
 بنا و اخو عائشة غسل فاسالما
 اغترها عن غسل و سولي الله صلى الله
 عليه وسلم فغسلت بيديها و خوة
 صابع فاعلمت و انما غطت عن راسها
 و بينات و بينات

باب ایک صانع پانی سے غسل کرنا

ابو بکر بن خنیس کہتے ہیں کہ جناب اول نمونہ نے فرمایا کہ
 میں اور حضرت عائشہ کے سفالی بھائی حضرت عائشہ
 کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل
 کے حلق پر بھاڑا۔ تو آپ نے پانی کا ایک برتن صانع کے کپڑے
 میں اچھڑا کر فرمایا اور اپنے سر پر پانی ڈال لیا اور بارے
 اس کی بعد میان حجاب تھا۔

فوائد مسائل

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی میں انہیں جناب ہم کلیم بنت مینا اور
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوسرا صانع دوسرے حضرت عائشہ کے رضائی بھائی میں۔ جن کا نام
 جید الشریح ہے۔ دیکھو شریح، تو حضرت عائشہ کے بھائی یہ دونوں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے غسل کی کیفیت دیکھنے کے متعلق اتہل نے صانع کیا حضرت عائشہ نے ایک صانع بیانہ کے اندر جس قدر پانی آتا ہے۔
 اس کی غسل ایک برتن پانی کا مٹایا۔ پھر پردہ تان دیا گیا اور آپ نے غسل کر کے دیکھا کہ اور ان دونوں کو کیفیت نظر
 آئی وہ صورت یہ تھی کہ آپ نے اپنے سر پر پانی ڈالا۔ اور اس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ سر پر پانی ڈالنے کا یہ مطلب ہے
 کہ سارے بدن پر پانی بہ جائے۔ ۱۲ اس موقع پر مستحکم سنت یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ایسا بائیک ہوتا ہے کہ

بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ مِنَ الْإِسْقَاتِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ تَرَكُوا رَجُلًا

قرآن و مسائل اول پر مشتمل ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم اور دیگر محدثین نے کتابِ اشعار میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث مسر
میں ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے لئے مستحب سے کہ وہ غسل کے پانی کے لئے ایک
برتن بن کر دے۔ پھر یہ حدیث میں ہے کہ اگر ایسے برتن میں پانی بھر کر
اسے جو دوسرا کسی کو دے اور چیز کا جو اس چیز کی جگہ پر ہو اس میں پانی بھرے تو وہی معتاق نہیں ہے۔ ہم
میں نہ دلی شدت دہی علیہ الرحمۃ نے دینِ خطاب ایک شخص کے بچوں کا شیرہ ہے جو عرب غسل سے نہیں بہتے تھے
اس کو عرب نعت میں خطاب کے یہی تھے۔ شرح ترمذی ہمارے مطابق۔

بَابُ فَضْلِ جَنَابَتِ الْمَرْءِ عَلَى كَرْتِهِ أَمَّا كَرْتُهُ فَيُفِي
لِيْلَهُ كَيْفَ بَيَانٍ فِي
حضرت ام المومنین سیدہ زینبؓ نے حضور
کے لئے غسل کا پانی رکھا تو حضور نے پیسے سے بات
فرمائی کہ میں نے یہ پانی رکھا۔ اور ہاتھوں کو دھوا۔ پھر آپ
نے ہاتھ دھوئے۔ پھر ہاتھ میں پر مار کر رکھا اور حضور نے
اس کی اور کتاب میں پانی بھر کر ہاتھوں کو دھوا۔ پھر
اپنے سر پر پانی ڈال دیا۔ پھر اس جگہ سے طہر ہو گئے اور
اپنے دونوں ہاتھوں کو صاف کر دیا۔ پھر اس جگہ پر گھسے گئے
پھر ہاتھوں کو آپ نے پیر سے سے تیرا تھا۔

بَابُ الْإِسْقَاتِ وَالْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْجَنَابَةِ
لَمْ يَمُوتْ وَذَاتُ صَبَاتٍ بَقِيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ
يَتَذَكَّرُ فَفِيهَا نَصْرٌ عَنِ
تَمَّ بِمَا يَنْبَغِي لَكُمْ لَكُمْ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ شَرِّفْ
وَأَمَّا شَرِّفٌ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ
نَحْنُ لَكُمْ شَرِّفٌ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ
أَيُّهَا النَّبِيُّ لَكُمْ شَرِّفٌ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ

قرآن و مسائل اول پر مشتمل ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم اور دیگر محدثین نے کتابِ اشعار میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث مسر
میں ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے لئے مستحب سے کہ وہ غسل کے پانی کے لئے ایک
برتن بن کر دے۔ پھر یہ حدیث میں ہے کہ اگر ایسے برتن میں پانی بھر کر
اسے جو دوسرا کسی کو دے اور چیز کا جو اس چیز کی جگہ پر ہو اس میں پانی بھرے تو وہی معتاق نہیں ہے۔ ہم
میں نہ دلی شدت دہی علیہ الرحمۃ نے دینِ خطاب ایک شخص کے بچوں کا شیرہ ہے جو عرب غسل سے نہیں بہتے تھے
اس کو عرب نعت میں خطاب کے یہی تھے۔ شرح ترمذی ہمارے مطابق۔

بَابُ الْإِسْقَاتِ وَالْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْجَنَابَةِ
لَمْ يَمُوتْ وَذَاتُ صَبَاتٍ بَقِيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ
يَتَذَكَّرُ فَفِيهَا نَصْرٌ عَنِ
تَمَّ بِمَا يَنْبَغِي لَكُمْ لَكُمْ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ شَرِّفْ
وَأَمَّا شَرِّفٌ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ
نَحْنُ لَكُمْ شَرِّفٌ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ
أَيُّهَا النَّبِيُّ لَكُمْ شَرِّفٌ ثُمَّ عَنِ النَّبِيِّ

غسل جبابت علی الغور واجب نہیں ہے۔ نماز کا اس بارہ کرے تو دھب ہے۔ کسی طرح تنگی و برہنہ کی حالت میں غسل کرے تو دھب ہے۔ اور جس سے البتہ سنے میں خیر نہ کرنی چاہیے کہ حدیث میں فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی شخص غسل کرے مگر اس سے پہلے کہ اس نے وضو کر لیا ہو۔

حضرت اس وقت تھے کہ حضرت ابی بن کعبہؓ نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت ابی بن کعبہؓ کو مشرف فرما دیتے تھے اور آپؐ کی شانہ و کرامت میں نہیں تھا۔ ان سے کہا کہ ایک کی اتنی طاقت تھی حضرت اس سے جواب دیا کہ وہ لوگ آپؐ میں سے کہا کرتے تھے کہ آپؐ کو میں نے صرف ایک ہی بار دیکھا ہے۔ یہ سید ابن عمرؓ نے حضرت قتادہؓ سے جو دعا بتائی کہ حضرت اس سے لکھ لے گا۔

قائد و مسلک۔ ان سے جب سے تخریج کی ہے کہ حکم کا قطعاً ذرا بڑھے ذلت استمرار و اس میں شکیں کرنا اس میں حدیث میں ہے کہ اس سے استمرار متنازع ہو۔ جو صاحب کہ اس کی خصلت متنازع ہو۔ تو اگر اس میں حدیث میں ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی عادت کہ یہ کسی بھی وقت کہ آپؐ سے تشریف فرما رہتے تھے۔ اور وہی مطہرات کی مشرف فرما دیا کرتے تھے۔ مگر اس سے یہ بھی ہے کہ یہ حدیث ایک ہی حدیث تھا۔ نیز اوداع کے توفیق پر کہ آپؐ نے اپنی تمام اشیاء مطہرات کو دفن فرمایا۔ کہ جب حضرت میں مشرف فرمایا ہے اس ذریعہ کی روئی حالت کریمہ۔ صحیح اور نہ مطہرات میں اس کو پتہ سے رہا نہیں۔

وہ صحیح ہے۔ نیز حضرت سے احقر میں سے سرعہ ہو کر میں پہلے موجود تھا۔ انہوں نے حدیث بخدا کی حدیث فرمائی۔ میں نے یہاں تک کہ وہ کہہ چکے تھے۔ چنانچہ کے میں ہیں۔ بلکہ بعض مذاہب پر مبنی کے میں حدیث سے اس سے کہ جس سے حدیث کی تردید تو حدیث پر بحث کے خلاف ہی کر دیتے ہیں۔ اگر دیور کا مطلب اس میں حدیث پر مبنی ہو۔ تو پھر حضرت سے یہ حدیث کہ یہ حدیث میں اتنی ہی طاقت تھی۔

یہ ہے کہ حدیث کی بحث سے اصل واضح نہیں ہے۔ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان اور اس کے بعد حضرت میں اپنی تمام اشیاء مطہرات کو مشرف فرما دیا تھا۔ مثلاً حدیث جو یہاں احتیاج کرتے ہیں۔ وہ حضرت پر ہی ہے کہ حدیث میں ایک ایک حدیث میں سے وہاں نہیں کر سکتے۔ جواب بالکل صاف اور حدیث میں ہے کہ اگر حدیث میں ہے کہ ایسا بھی نہیں ہے۔ تو حضور علیہ السلام کے طریق میں تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور علیہ السلام فراموش ہو گئے تھے۔ حدیث میں ہے کہ اگر آپؐ اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ تو نہ کہتے

مگر حقیقت ہے کہ بہت سی باتیں انہی کو کہیں ایسی برائی میں جو وہ منافقوں میں نہیں دیکھ پائیں اور انہی میں سے انہی کو مومن کی رسمیں بے بعدت اور آدھے چرخہ و اسحاب کا اظہار کیا ہے تو اگر یہ بھی ایک خاص بات حضور میں دیکھی جائے تو اس سے یہ بات کہ یہ چیز قابل اعتراض نہیں ہے، اگر کسی نے اعتراض کیا ہے اعتراض کی تسمیہ نہ ہو تو یہ عیدہ بات ہے۔

حضور علیہ السلام کو چالیس بتی سروں کی طاقت دی گئی تھی

وہ بتی کا مدعا ہے کہ حضور علیہ السلام کو
 قُوَّةٌ زَبَدَتْ رَجُلًا كُلَّ رَجُلٍ مِنْ
 قِبَلِهَا أَهْلُ الْكَلْبِ وَرَعْدٌ مِنْهَا
 بعد از مدد کی حدیث میں ہے کہ ایک بتی سرو کی طاقت ہے۔

۱۔ حدیث دوسری، ترمذی،
 چالیس سو برس پہلے وہی تو حامل یہ خبر پہنچے تھے۔ اس طاقت و قوت کے میں تعراں آپ نے
 یہاں کو مومنوں میں اور ان کو مومنوں کی صورت کی بنا ہے۔
 اس پر سب کا مقال ہے کہ ہوا کی قوت و کثرت کے بعد ہی چالیس سو برس پہلے یہ خبر پہنچے تھے۔
 ازواج مطہرات کی تعداد چالیس بتی کے بعد ہے ان سے نماز ہو، ترتیب یہ ہے۔
 حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بعد سب سے پہلے نکاح میں تھیں، آپ کے حالات یہ واضح ہمارے ہاں ہیں۔

حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے رسولؐ کے عقد نکاح میں آئیں و منکر منکر ہوئی
 حضرت سودہ بنت زمعہؓ اور ہر بات کہہ دے کہ ان کی شہرت ہوئی میں آپ کا نکاح ہوا، یہ سودہ ہم سہر قرآن پائی، آپ
 سے کوئی اولاد نہ ہوئی آپ حضورؐ کی عنایت فرما کر، بلا بی تھیں، اور اس وقت میں تھا، ازواج مطہرات
 سے لہذا انہیں حضرت عائشہؓ کے ساتھ نہ رہنے دیا، وہ خود ہی رہیں، مگر اس وقت میں ایک مرتبہ حضرت
 عمرؓ سے ایک قصہ بھی ہوا، کہ جبکہ ان کی دور عمر میں آپ نے فرات چھوڑ دی تھی، لیکن میں دور عمر بھیجے
 جاتے تھے یہ فرمایا اور تمام دور عمر قسم دے دیئے۔
 میں بھی ہے صحاح میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور عیسیٰ بن جعفرؓ و حسن بن محمدؓ نے ان سے روایت
 کی ہے۔ آپ کے مع وفات میں احوال ہے کہ انہی کے نزدیک زمانہ وفات امیر مومنینؓ
 میں آپ کی وفات ہوئی۔ ابن جریرؓ وفات شہرہ قرار دیتے ہیں۔ ذہبیؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے
 بعد وہ میں آپ کی وفات ہوئی، حضرت عمرؓ نے شہرہ میں وفات پائی، اس لئے ان کو آخری زمانہ وفات شہرہ
 ہوا اور ان ہی آپ کے مع وفات ہوا۔

لہذا حضرت سودہؓ کو چالیس بتی سروں کی طاقت دی گئی تھی جو انہی کے لئے تھی۔

تو جسے تو جہاد کہہ گا اس سے وہی ملاقات ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہی سچ ہے۔ لیکن وہ لوگ ہیں
 تہہ نہ ہو کہ حضرت رسول سے ملائے گئے وہ حضور نے کچھ بکرا دیا اور اس سے کچھ دیا کہ یہ نکاح
 اور عروہ میں نکاح کیا۔ حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے اس کا نکاح دیکھا وہ جس نے آسمان پر
 حضور علیہ السلام سے ملائے آپ سے حدیث مروی میں ہے کہ حضور کا نکاح ہوا ہے۔

۱۰۔ اہم المسائل حضرت زینب بنت جحش کو بہت زیادتی کے ساتھ نہایت گھٹایا کرتی تھیں آپ پہلے
 بہت شرمیلی تھیں جس کے کان میں جس جو کچھ کہتے تھے۔ شرم میں آپ غصہ ہو جاتی تھیں۔
 سو کہ وہ تین آدمی گذرے تھے کہ آپ کا افعال کو دیکھ کر حضرت نے جو کہ حدیث حضرت زینب ہی میں ہے کہ وہاں
 حضور کی حدیث میں تھا حضور علیہ السلام نے خود زینب پر چڑھا۔ جنت بقیع میں دفن ہوئیں
 وہاں کے وہ آپ کی شہادت پر حاضر تھے۔

۱۱۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ ایک نامور عورت تھیں۔ ان سے طلاق کے
 بعد وہ دوسرے نکاح ہو گئیں۔ ان کے نکاح کے بعد حضور کی زینب میں آئینہ شامہ میں نہایت پائی۔ آپ سے یہ حدیثیں
 ان میں سے تھیں کہ سات سالہ عمر میں آپ نے طلاق کیا ہے۔

۱۲۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ ایک عورت تھیں۔ ان کی پہلی شادی مسقع بن عمرو سے
 تھی۔ حضور نے ان سے طلاق کر دی۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ ان سے طلاق ہوئی۔ ان سے آپ نے
 عروہ سے نکاح کیا۔ ان سے حدیثیں مروی ہیں کہ حضور نے ان کو عروہ پر گرا کر اور فرمایا۔ اور عروہ نے ان کو
 پہنچا۔ ان سے حدیثیں مروی ہیں کہ ان سے دو بچے ہوئے۔

۱۳۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ ایک عورت تھیں۔ ان کی پہلی شادی مسقع بن عمرو سے
 تھی۔ حضور نے ان سے طلاق کر دی۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ ان سے طلاق ہوئی۔ ان سے آپ نے
 عروہ سے نکاح کیا۔ ان سے حدیثیں مروی ہیں کہ حضور نے ان کو عروہ پر گرا کر اور فرمایا۔ اور عروہ نے ان کو
 پہنچا۔ ان سے حدیثیں مروی ہیں کہ ان سے دو بچے ہوئے۔

باب نئی کے مضمون پر غور ہے یا غور
باب غنیمت اور غنیمت کے وقت جو عید اور مسی و طرب تھی ہے اس کو عید ہی کہتے ہیں۔ نئی کے
 مضمون سے وہ عید ہے جسے مسی و طرب تھی ہے اس کو عید ہی کہتے ہیں۔ نئی کے
 عید اسلام سے اس کے محل و زمانہ کیا تو حضور نے فرمایا۔

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے

کے لیے اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تمہیر کا کیرٹے لے کر بھاگنا

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے
خود کو اپنے خلیفہ کے

کے کسی نہیں کر سکتا

ملا کر کسی ملے۔ محمد نے انھیں اس مدت میں اس امر کی دلیل ہے

بِقَوْلِهِ تَشْتَلِيْ اَيْتُهُمْ وَتُخَفُّ وَتُزْهِقُ | اِنْ تَحْزَنْ عَنْهُمْ فَاَنْتَ رَايُهُمْ لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِمْ حَقٌّ |
میں ان کا غائب ہونا چاہتا ہوں کہ وہ ہٹ جائے اور اس سے ان کا دل نہ ہو

وہ ہٹ جائے تو وہ ہٹ جائے۔ ہٹ جانے میں یہ ہٹنا چاہتا ہے۔ اور اس سے ان کا دل نہ ہو۔
تو ان کی جو حالت تھی وہ نہ ہو۔ سے وہ ہٹ جائے۔ ہٹ جانے میں یہ ہٹنا چاہتا ہے۔ اور اس سے ان کا دل نہ ہو۔
ہٹ جانے میں یہ ہٹنا چاہتا ہے۔ اور اس سے ان کا دل نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔

میں نے یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔

یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔
اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔

یہ خبر وہ مدت کا تھا تاہم خبر کے بعد کی سوچیات سے جتنے تشریح و تفسیر میں
ہوئے وہ علیہ السلام کے مدد میں علامت تھی۔ میرا وقت ہے کہ میں اس کی تشریح کر دوں گا۔

ان کے حضور آجس کہ نماز ہے۔ تو ان کی کیفیت کی بات سے اسی لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس کو رکھتے رہے۔

وَالْأَسْرَىٰ وَالْقَبْلَ عَيْنًا لِّمَنْ
تَعْلَمُ وَحَيْثُ دِي رَمُوبَ مَتَمَّ مَسْوَ
بَتَّةَ عَيْنِهِ وَسُكْرِي حَرَمُوبَ حَوَاجَا
بُحْسِينَ وَنَ هَمَّ تَسْعَهَ حَقْلَ حَرْ
هَدِي وَحَقْلُ بِنَا مَرْفَا
وَسَنَ مَقْبُورَةً تَلَتْ سَكْرَتَ شَيْخٍ
مَنْ بِنَا عَشِيْرًا وَسُكْرِي مَسْوَ
مِنْ حَرْفَا

باب وقت غسل بوقت سے پردہ کر کے ہا
ہم ذی نیت۔ لی طاب بقی میں کہ میں حضور
خدمت میں حاضر ہوں تو آپ غسل فرما کر تھے
حضرت علیہ السلام آپ پر پردہ لگے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا
میں نے پیر میں نہ دیکھا۔
حضرت یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضور علیہ السلام سے پردہ نہ دیکھا
غسل نہ فرمایا۔

فوائد مسائل

حضرت یوسف علیہ السلام وہاں پہنچے وہاں سے اور مسلمان ہمارا دعا و صلوات میں
نہیں کے سب سے اور ساری نے طہارت و صحت میں اور اس نے طہارت میں ذکر کیا۔
حضرت یوسف علیہ السلام وہاں پہنچے وہاں سے اور مسلمان ہمارا دعا و صلوات میں
نہیں کے سب سے اور ساری نے طہارت و صحت میں اور اس نے طہارت میں ذکر کیا۔
حضرت یوسف علیہ السلام وہاں پہنچے وہاں سے اور مسلمان ہمارا دعا و صلوات میں
نہیں کے سب سے اور ساری نے طہارت و صحت میں اور اس نے طہارت میں ذکر کیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام وہاں پہنچے وہاں سے اور مسلمان ہمارا دعا و صلوات میں
نہیں کے سب سے اور ساری نے طہارت و صحت میں اور اس نے طہارت میں ذکر کیا۔
حضرت یوسف علیہ السلام وہاں پہنچے وہاں سے اور مسلمان ہمارا دعا و صلوات میں
نہیں کے سب سے اور ساری نے طہارت و صحت میں اور اس نے طہارت میں ذکر کیا۔
حضرت یوسف علیہ السلام وہاں پہنچے وہاں سے اور مسلمان ہمارا دعا و صلوات میں
نہیں کے سب سے اور ساری نے طہارت و صحت میں اور اس نے طہارت میں ذکر کیا۔

اب باریک بینی سے جو حدیث مذکور ہے اس کے بتوں کا ترجمہ یہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کہتے ہیں کہ
میں نے حضور علیہ السلام سے پردہ نہ دیکھا۔

ہاں۔ عین سے واضح ہوتا ہے کہ جو طاع کرے اور نہ اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ بتانے کے لیے کہ یہ حدیث منسوخ نہیں۔ ائمہ میں جنسور میرا مسلم نے یہی حکم دیا تھا۔ اس کے بعد اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ اسی سے حضرت امام بخاری نے فرمایا کہ یہ حدیثیں جن سے عام غسل حدود پر لایا ہے جہلے یہ بتانے کے لئے ذکر کیا ہیں۔ کہ اس مسئلہ میں صحابہ کا اختلاف ہے۔ اور ضروری حدیثوں کی وجہ سے کہ اس صورت میں بھی غسل کیا جائے۔

غسل کے فرائض سنتیں مستحبات غسل کے طریقہ اور اس کے ضروری احکام و مسائل

اب اس میں جوہر کی آسانی کے لئے غسل کے تمام مسائل مع واکل کے ترتیب و دریاں کے جانے ہیں۔ غسل کے تین جز ہیں۔ پانی کا بہا۔ کہ غسل میں تین فرض ہیں۔ ان کی اہمیت کا یہ عام ہے کہ اگر ان کی رعایت نہیں کی ہوگی۔ تو غسل نہ ہوگا۔ وہ بھی جوہر میں۔

غسل کے فرائض اولیٰ اس کی کہ کسی روز نہ دوشے۔ ہر وقت سے حتیٰ کی ہر ایک ہر جگہ پانی بہا دے۔ غسل

بہا میں اور پانی مٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح کلی کرنے سے غسل نہ ہوگا۔ حقیر کا کہہ دینا۔ حتیٰ دوہوں خصوصاً کی غسل تکسیم ہوگا۔ یہ دھوا موندی ہے۔ پانی کو نہ لگا کر پور پورا حاکم پیشہ۔ کہ

مٹوہر تمام ہر بدن پر پانی کا بہا۔ یعنی سر سے پاؤں کے تھوڑے تک جسم کے ہر جزء سے ہر دو گئے ہر

پانی سے پانی سے سر ہر پانی و بدن پر چیز سے سے غسل ادا ہوگا۔ و اس جو کہ تمام بدن کو دھوئے۔ دھواں

دھواں۔ پانیوں و مٹوہر اور خارجی کے۔ اور کا پڑے۔ تک اور پانی کے نیچے کی کھال کا دھواں۔ کان کا ہر رور

پانی کے سوراخ کا سر۔ ٹھنڈی اور ٹپے کا پڑے۔ صاف دھوئے۔ گائیس ہے۔ انہو اٹھائے۔ نہ دھو جس کی بار

کا ہر ہر پٹے کا سر۔ پٹے کی پٹیں۔ ٹھنڈی دھو جس کی نہت کو اٹھی۔ پاؤں کو دھو جس۔ سہا کہ پانی پہنے میں شک ہو۔

جسم کا سر۔ دھواں۔ پڑے۔ ٹپے۔ دھواں اور پڑے۔ کا جوڑ۔ دھواں اور پڑے۔ کا جوڑ۔ پٹے۔ کہ نہ نہیں۔ تو دھو جس کی

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذِي شَعْرٍ فَلَا تَحْجُجَ الْمَنَاجِجَ
فَنُحْوَ أَذَى فَأَعْمُرُوا الْقُبُورَ
الْمَنَاجِجَ بِرَأْيِ لَوْ هُنَّ حَتَّى يَطْمُنَّ
رَأْدُ الْكُفْرَةِ فَخَالَتْهُ مِنْ حَيْثُ
أَمَرَ لَوْ اللَّهُ بِأَنْ يُحْيِيَ الشَّعْرَ
وَيُحْيِيَ الْمَنَاجِجَ

اور تم سے (مجھے) ہے۔ جس کا حکم نہ ہو گا، یا کہ بت
ذکر تو ہے ایک جو بعض کے دلوں میں۔ اور
ان سے لڑائی نہ کرو۔ جب تک پاک نہ ہو لیں۔ پھر
جب تک ہو جائیں تو ان کے پاس گاؤں۔ جہاں سے
تجسس آتے نہ ہو کر دیا جیسا کہ، شد پسند کرتا ہے بہت تو
کرنے والوں کو اولیٰ خدا رکھتا ہے تمہارا کو۔

حاضرِ محدث کے بارے میں یہود افراد کے اندر تعداد کی تقریب کے مرگب تھے۔ یہودانہ تہذیب میں مرد قتل کو
اپنے سکون مکان سے نکال دیتے اور ایک مکان میں دھتے۔ انسان کے ساتھ کھانا پینا کر کے دیتے تھے۔ یہود قتل
میں حالت میں بھی مرد قتل سے سمجھ کر دیتے تھے۔ صحابہ کرام نے جب اس معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے استفسار کیا تو ذکر کیا کہ یہ بیت بدل ہوئی میں میں بتا رہا تھا۔ کہ اس حالت میں موت صحت نہ کی جائے۔ انسان
کے ساتھ اچھے ٹپے کھانے پینے کے ساتھ یہود سے پیش آنے میں حرج نہیں۔ یہود کی ایام میں حدیث کو
جو خلافت لاق ہوئی ہے وہ سچی ہے جس کے احکام اور ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُ كَانَ بَيْنَهُمَا الْخِيَانُ

وَمَنْ شَرَّ مَنْ ضَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سُلُوكُهُ هَذَا
يَعْنِي الْكَافِرَ وَاللَّهُ عَلَى شَيْءٍ أَهْلًا
فَكَانَ يَنْفُسُهُمْ كَمَنْ أَهْلًا فَكَانَ يَنْفُسُهُمْ
فَكَانَ يَنْفُسُهُمْ كَمَنْ أَهْلًا فَكَانَ يَنْفُسُهُمْ
فَكَانَ يَنْفُسُهُمْ كَمَنْ أَهْلًا فَكَانَ يَنْفُسُهُمْ

یہاں کافروں کی انتہا کی ہے۔ یہ کسی چیز ہے جس
کو خدا عزوجل نے بتاتے اگرم یہ مقرر کر دیا ہے۔ اور
جس شخص کا سب سے پہلے بعض نبی اس کی طرف
کئے تھے مقرر ہوئے۔ اہم جلد خدا تعالیٰ فرماتے ہیں حضور
کا فرمایا اگلی ہے۔

فَوَاللَّهِ مَسْأَلُ الْقَوْلِ أَرْحَضَ طَبَقًا كَمَا شَاءَ مِنْكُمْ كَيْ يَفْظُرَ حَضْرَتِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَقَوْلِهِمْ كَقَوْلِهِمْ
جِسْمِ كِيَانِ اسرار کی طرف سے نہیں۔ حالانکہ یہ واقعہ کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ یہ بات تو بالکل بدیہی ہے۔ مگر
جب سے مرد قتل کی اس شروع ہوئی ہے۔ انہیں جیسے کہ ہے۔ خود کتاب مجید میں حضرت ابوبکر علیہ السلام کی یہود
حضرت سارہ کے متعلق ارشاد ہے فضیلت سے ابھی کو جیسے کہ اور ہی ہے کہ حضرت سارہ علیہ السلام سے پہلے تھیں
یہ مستند کہ ابن ہشام میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مستند صحیح مروی ہے کہ
بَلَّغْتُكُمْ بِالْخِيَانِ كَانَ هُوَ سَوْدَةً بَقِيَّةً
بَلَّغْتُكُمْ بِالْخِيَانِ كَانَ هُوَ سَوْدَةً بَقِيَّةً

اس سے واضح ہے کہ جبکہ جیسے کہ ابتدا میں سے ہی صورت جہاں حضرت حق مود اللہ علیہ السلام ہے۔ ہوئی۔
اب سارا پیدا ہوا ہے کہ حضرت ابی مسعود کا قول۔ جیسے کہ ابتدا میں اس قول کی حد تک سے ہوئی۔ حدیث
اصل سے کوئی فرق کی کہ صورت بعد از شریعت کے بعد اس کے متعدد جواب دیئے ہیں۔ مگر سب کے سب بعض

کائنات اور صابر رہنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اصل اسطرطہ سطر است کے سر کا و علم و طیب اعظم میں جو قرآن نے کریم
برہنہ اسوہ کو پانے کی تاکید کی ہے۔ اس طرح کہ حضور کے خصوصی حالات منورہم پر نہیں آتے چاہیے۔ یا کو
نقص یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے وہ حالات و خصلت بھی لوگوں کو معلوم ہوں۔ جو انھیں کی بیوی کے
خاتمہ میں دراصل منصب و رسالت و نبوت سے بے خبری پر مبنی ہیں۔ اور کسی چہ لت کی وجہ سے نہ
کے نہ بھی یہ اعتراض کیا کرتے تھے یہ کیسے۔ مرن میں جو مصداق کو پیش بکرنے یا پانہ پھرنے تک کے
یہ ہے۔ ایک راجی کو رد نصیر جب رضائی حضور اور اس کے افعال و خواص پر مکتبہ دیا ہے۔ نو
یہ امور بھی مومن بہت میں لکے پڑے ہیں کہ جن کا منت اور بیان کرنا بھی اور آپ کو گوارا لگے نہیں ہوتا۔ لیکن اس
بعد رو فیصر لکھی ہوا اعتراض میں اٹھا گیا کہ وہ انس کے مخصوص انصار کے افعال و خواص کیوں بیان کرتا ہے
اور خصوصاً کتابت کے سامنے اس ایک حال کو سننے کو کہ اگر آپ مذکورہ امور پر غور کریں گے تو
ان اعتراضات کی نفی آپ پر ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو امتیاز ہے گا کہ جس بنی کا فرض نبوت
ہے کہ وہ جس بنی ان بنی کے ہر گوشہ کے متعلق جہالت سے اور میں کا مرتبہ و مقام ہو کہ اس کی زندگی
کے خال و خال خدا کا قانون ہے اس شان کے حامل اور اس مرتبہ کے نبی کے ظاہری و باطنی عمری و خصلت
اور احوال کا مدعا ہے تاکہ کسی قدر ضروری نہ لاجری ہے

باب عائشہ عورت و فزہ ترک کر دے

بَابُ تَرْكِ عَائِشَةَ وَفَزَةَ

اس باب میں امام نے ایک حدیث بھی ہے جس کا ابتدائی قول کا ترجمہ یہ ہے۔ ابو سعید خدیجی فرماتے
کہ میرے پاس میرا چچا بنی ہاشم کے دن مدینہ گئے تھے۔ آپ جب منورہ اشع کے پاس سے گئے
کہ ان کے ساتھ دو گریں تھے ہوش میں تھیں زیادہ دیکھ لی گئی تھیں۔ عرض کی حضور اس کی وجہ سے
صفت بہت کر کے پہلو چھوڑ دی، شکر کی کرنی ہو

میں نے عقل اور دین میں ناقص اور عقل مند کو
عقل کھونے دیاں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دے
حد قول نے عرض کی یا رسول اللہ! اسے نہ
عقل میں کیا نقصان ہے۔ قرآن میں نبوت کی گواہی
دی ہوئی کے نصف کے بعد ہے یا نہیں؟ انہوں نے
بے شک سے فرمایا پس یہ دھڑاں کے عقل
انسان ہے۔ حدیث کو جب جھٹ آتا ہے۔ تو وہ
پرستی ہے اور مذہد رکھتی ہے! انہوں نے کہا۔
فرمایا یہ ان کے دین کا نقصان ہے

مَنْ رَأَى مِنْ نَحْوِ عَائِشَةَ فَقَدْ رَأَى
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ عَائِشَةَ وَفَزَةَ
وَقَدْ تَقَرَّرَ بِذَلِكَ وَتَقَرَّرَ بِذَلِكَ
قَالَ بَيْنَ تَهْدٍ تَهْدٍ وَتَهْدٍ
تَهْدٍ تَهْدٍ تَهْدٍ تَهْدٍ تَهْدٍ
تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
وَقَدْ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ
تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ

۱۱۱۱ھ

مسائل
۱۔ اس حدیث کو مؤلفہ صوم و عورت۔ زکوٰۃ و عیوہ میں بھی ذکر کیا ہے مسلم نے بیان میں
۲۔ انسانی نے مؤلفہ میں اور ابن ماجہ نے ابی کریم سے روایت کیا وہ عقل خلق کی خدمت

مَنْ عَاتَبَكَ وَغَتَابَكَ فَخُصِّمْهُ
عَنْ عَاتِبِكَ وَغَتَابِكَ
تَوَدَّ حَتَّى يَمُوتَ شَرٌّ
وَلَمْ يَشْرَفْ فَخُصِّمْهُ عَنْ عَاتِبِكَ
نَحْنُ

مَنْ عَاتَبَكَ وَغَتَابَكَ فَخُصِّمْهُ عَنْ عَاتِبِكَ وَغَتَابِكَ
تَوَدَّ حَتَّى يَمُوتَ شَرٌّ وَلَمْ يَشْرَفْ فَخُصِّمْهُ عَنْ عَاتِبِكَ
نَحْنُ

باب فی الجہاد کو جس کفر سے جس جہاد سے اس میں
تواضع ہوگی ہے

۱۰۱۱ جہاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا ہم میں سے کسی کے پاس بھی سونے کی کپڑے
نہیں تھے نہ روایت ہے کہ اس کو پہنچا جب اس
میں بھی دیکھ دیکھ کر سونے لگا ہوا تو لوگوں کا
خوشی سے اس کو بھڑکائی

۱۰۱۲ جہاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا ہم میں سے کسی کے پاس بھی سونے کی کپڑے
نہیں تھے نہ روایت ہے کہ اس کو پہنچا جب اس
میں بھی دیکھ دیکھ کر سونے لگا ہوا تو لوگوں کا
خوشی سے اس کو بھڑکائی

۱۰۱۳ جہاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا ہم میں سے کسی کے پاس بھی سونے کی کپڑے
نہیں تھے نہ روایت ہے کہ اس کو پہنچا جب اس
میں بھی دیکھ دیکھ کر سونے لگا ہوا تو لوگوں کا
خوشی سے اس کو بھڑکائی

باب فی الجہاد کو جس کفر سے جس جہاد سے اس میں
تواضع ہوگی ہے

۱۰۱۴ جہاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا ہم میں سے کسی کے پاس بھی سونے کی کپڑے
نہیں تھے نہ روایت ہے کہ اس کو پہنچا جب اس
میں بھی دیکھ دیکھ کر سونے لگا ہوا تو لوگوں کا
خوشی سے اس کو بھڑکائی

۱۰۱۵ جہاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
نے فرمایا ہم میں سے کسی کے پاس بھی سونے کی کپڑے
نہیں تھے نہ روایت ہے کہ اس کو پہنچا جب اس
میں بھی دیکھ دیکھ کر سونے لگا ہوا تو لوگوں کا
خوشی سے اس کو بھڑکائی

مَنْ لَمْ يَدْخُلْ نِسَاءً قَطُّ لَمْ يَكُنْ رَجُلًا
وَمَا كَانَ لِحُجَّتِهِ مَعَهُ شَيْءٌ
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
فَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِ

جس کی نازیں نہ لیں کریم کی۔ سب
ڈروا کیا تو حرم سے۔ ہم حضور کے
میں جس میں قید ہوئے۔ اور سب
کا حکم نہیں دیتے تھے

نہایت اول سے معلوم ہو کہ یہ جس کی ناز نہ لیں سے مراد ہے۔

یہ کے ہوتے ہیں لا تقصی کا حد معلوم کیا۔ اور حدیث میں شروع کا لفظ ہے چہا
نہیں۔ جس کی عمر بڑھی ہوئی ہو اور کہ قضا نہیں ہو حدیث میں حضور نے یہ فرمایا کہ
ہیں نہ چھوڑے۔ وہ جس میں کہ ترجمہ سے مراد ہے تو نہ ہوگی۔ کہ ترک سطرۃ عدم
مستقیم ہے۔ یہ فرمایا عید السلام پر چہ کے رک کا کوئی تو اس کو کرنا واجب نہیں ہوا
کہ۔ یہی واجب نہ ہوگی۔ تاہم

یہ اس سے کہ یہ جس میں نازیں نہ لیں ہیں۔ اور ان کی نوا بھی۔

یہ لکھا اور وہ ان میں فرم سے
حسب دور۔ کہ دور دور کی نوا۔ کہ نہ کہ اب ابھار میں ذکر کا اور نہ
کہ اب ابھار میں بھی دریا ہے۔ کہ جس کی احداث کے سنی بعضی کے میں ہے
لا تجزی حسن من لیس سبب میں سے تو اب نے سامنے سے کہا و غار میں تو نہیں۔ جو
دفعہ یہ بھی مسئلہ کو احتیاط سے مسئلہ حدیث میں ہے کہ سائل نے کہ میں غار میں نہیں ہوں۔ کہ
کے سے سن رہا ہوں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ حضور عید السلام میں ایام جس کی وقت
نہیں تھا۔ یہ ہے کہ میں خود کرتے تھے۔ اس طریق سے ثابت ہوا کہ ایام

نہیں۔ مرد۔ کہ وقت نہیں ہے۔ کہ جوئی تو حضور کو فرماتے اس مسئلہ میں کہ کا تقاضا
نہیں۔ کہ وقت کا تو کہتے ہیں کہ کتاب و سنت و اجماع امت کے خلاف ہے۔ کہ قضا کی نوا
میں رہے ہے۔ کہ نہ ہر زمانہ میں ہوئی ہے۔ تو اگر ایام جس کی وقت شدہ نہ ہوگی نہ کہ
نہیں۔ کہ وقت تو خود ہی ہوتا ہے۔ کہ اس جہد علیہ صحت۔ کہ وقت
حضور۔ کہ نہ سے جو کہ تمام سال میں ایسا ہوتا ہے۔ اور ان کی قضا مشکل نہیں اس
نہیں۔ کہ نہ کہ وہ

یہ اب۔ شوہر مع انہیں وہی

یہ بھائی

یہ کہ وہ جس میں وقت کی بھائی ہوئی ہے۔ اور ان میں اس سے

یہ کہ وقت نہ لیا ہوا نہ کہ وقت کی نوا ہے

أَحْبَبَهُمْ حَرَمَهُ مَقَرُّهُ مَقَرُّهُ عَيْشُهُ
لَعَلَّهُ أَشَقُّ عَيْشُهُ عَرُودًا فَكَانَتْ
أَحْبَبَ مَعَهُ فِي بَيْتِهِ فَكَانَتْ حَسْبَتْ
سَادَى سَكَنَى وَتَقَدَّرَ عَنْهُ نَزْهُو
فَكَانَتْ أَلْفَى لِقَائِهِ فَكَانَتْ عَيْشُهُ
وَسَكَنَهُ قُلُوبُ الْخِدْمَانِ سَأَلَ بِكَ يَكُونُ
لَهُ جَنْبُ الْإِلَهِ لَا تَحْزَنُ مِنْ رَيْبِهِ
فَكَانَتْ مِنْ جَنْبِهِ وَتَلَسَّسَتْ مِنْ حُسْبِهِ
وَدَلَّوْهُ سَوَابِغُ مَسَلَقِهِ مَسَلَقُ حُرِّ
عَيْشِهِ سَأَلَهُ حُسْبِيَّتِهِ لَقَائِهِ فَكَانَتْ
عَلَيْهِ دَسَائِقُ فَكَانَتْ بِأَيْ كَفَرْدَ كَانَتْ
لَا سَكَنَ لَمْ يَلَا فَكَانَتْ بِأَيْ سَبْعَةٍ
يَكُونُ لَحْمُهُ لَحْمُ قَبُولٍ وَكَانَتْ
لَحْمُهُ دَسَائِقُ لَحْمِهِ وَتَلَسَّسَتْ مِنْ حُسْبِهِ
وَدَلَّوْهُ سَوَابِغُ مَسَلَقِهِ مَسَلَقُ حُرِّ
عَيْشِهِ سَأَلَهُ حُسْبِيَّتِهِ لَقَائِهِ فَكَانَتْ
عَلَيْهِ دَسَائِقُ فَكَانَتْ بِأَيْ كَفَرْدَ كَانَتْ
لَا سَكَنَ لَمْ يَلَا فَكَانَتْ بِأَيْ سَبْعَةٍ

بخاری

یہاں دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ
پارہۂ خواتین حرکت کی " کچھ غروت میں
ہیں ہی آپ کے ساتھ تھی تو ہم قوت میں رہا
کیا مگر شی دریا میں کی خبر گیری کیا کرتے رہے
پیری میں نے شی سے حد علیہ وسلم سے پتہ چلا
میں سے کسی عورت کے پاس پہ درہم جو ہر دو
دس لکھے، پھر حرج و مرج میں ہر روز ہوا
کہ میں کی رہا میں ایسی صورت میں کوئی اور نہیں
جو بیکر کر خواتین کو سب کے کاموں میں اور سب
۱۰۰ میں سر پہ ہوں، پھر جب دم عطیہ
سے سب سے وہی گھر سے یہ حرکت ہی حد اسرار
میں سے، اور نہ کہ میرا وہاں آپ کو جس
اور دم عطیہ سب سے منظور کر لیں۔ میں
تسلیہ میں سے حضور کو یہ حرج سے
کہ وہی میں خواتین اور درہم میں
روماں جیسے ان میں اور آپ سے
اور خواتین کی وہاں سر پہ ہوں اور شی
میں پھر سے حضور کی ساریت حضور
حاشیہ خواتین بھی حیدر گاہ میں تو ام عطیہ
کیا حاشیہ خواتین حرج و مرج میں اور
خواتین میں۔

فوائد مسائل
یہ بخاری کے اس حدیث کو جدیدی و قدیم میں ملے گا ہے اور اس حدیث میں ہر
رسائی وہی جو ہے سب سے زیادہ تا حد تو جمع عانی کی ہے سادی کے قابل ہوت
ہوئی ہے سب سے زیادہ جو کہیں سے ہو۔ پھر ہر کالج سے اس باتوں کو کہتا تو اپنے میں
اسی پر ہی ہر دو لکھے ہیں جس سے چہرہ اور ہر دو لکھے کے چہرہ و دنوہ و مسند
و حق سبب کی یہاں جس حد و حدیث کہوں خرافات و تائید مرد میں تھوڑی سی حلف یہ ہر دو میں حدیث
اور اس میں کوئی حدیث بھی کہیں نہیں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں
حدیث ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں
۱۰۰ حدیث ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں ہر دو میں

کے لئے اور ۷ دن حیض کے لئے ہوتا ضروری ہیں۔ لہذا ہر ماہی کے نزدیک ۷ دنوں میں عدت پوری ہوگی۔
 یہ فرض کیا جائے کہ شوہر نے آخر طہر میں طلاق دی ہے۔ کتاب دو طہر اور تین حیض کی ضرورت ہوگی۔ اس حساب سے
 نہ ہی کے نزدیک ۲۴ دن میں عدت پوری ہو سکتی ہے۔

حسب سیدنا امام انکم علیہ الرحمۃ کے نزدیک حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین ساتیں ہیں۔ یعنی پورے ۲۴ گھنٹے
 نہ ملے بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس ساتیں ہیں۔ اور طہر
 سے کم مدت پندرہ دن ہے۔ اس حساب سے احکام کے نزدیک ۷۰ دن عدت کے لئے
 ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ انیس دس دن میں عدت گزر جائے۔ کیونکہ تین حیض کی اقل مدت نو دن
 اور دو ساتیں تین دن۔ ۱۷ دن میں بھی عدت کو تین حیض کہتے ہیں۔ قائم
 پس اگر عدت ۷۰ دن یا ۷۰ دن میں عدت گزرنے کا دعویٰ کرے۔ تو قسم کے ساتھ اس کا قول

لایا جائے گا

وَقَالَ عَطَاءٌ أَكْثَرُ أَهْلًا مَّا سَقَاتَتْ نِهَا

ثَالِدٌ وَنَبِيٌّ عَطَاءٌ

بجہادی

اور حضرت عطاء نے فرمایا کہ عدت سے بچے جو
 اس کے حیض کے دن تھے وہی ساتیں گے۔ امام شافعی کا
 بھی یہی قول ہے

یعنی طلاق دینے سے پہلے تین دن سے حیض آنے کی عادت تھی۔ رستہ دن ہی اس کی عدت کے مطابق
 کر کے۔ یہ بھی شہد گئے ہیں گئے۔ تو اگر وہ عدت گھٹنے کا روز مدت میں دعویٰ کرے۔ جو اس کی عدت کے خلاف
 عدت کا قول نہیں مانا جائے گا۔ یہ حضرت عطاء و امام شافعی کا قول ہے
 اس تفسیر کو امام عبدالرزاق نے بھی اسی طرح صحیح عطاء و مسلم کیا۔

وَقَالَ عَطَاءٌ أَلْحَقْنَ بِسُورَاتِ

خَمْسَةِ عَشْرَةٍ

اور عطاء نے فرمایا۔ حیض ایک دن سے لے کر پندرہ
 روز تک ہوتا ہے۔

یعنی حضرت عطاء کہتے ہیں کہ حیض کا کم سے کم حکم ت ایک دن اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے۔ امام شافعی
 اس تفسیر کی پہلی ہی نے سند صحیح کے ساتھ دلیل کیا ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ

ثَالِدٍ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ

الْبَصْرِيِّ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ

ابْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدٍ

اور حضرت عطاء نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ انہوں نے
 کہا کہ میں نے محمد بن یسری سے سنا۔ اگر عدت پاک ہو گئی
 کہ باقی بعد از پیر عین دیکھو؟ انہوں نے کہا تو میں
 میں باتیں کو خوب جانتی ہیں۔

یعنی عدت اپنی عادت سے خوب واقف ہے۔ تو اگر عادت عدت اس کی یہی ہے کہ باقی عدت کے
 عدت کے حیض آیا کرتا تھا۔ تو یہ حیض ہی گناہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں عدت کی بات مانا جائے گی
 اس کے بعد امام نے جو حدیث کہی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام
 سے فرمایا۔ محمد کو استنافہ کی تیاری ہے کیا میں نہ چھوڑ دوں؟ فرمایا نہیں تو یہ سارے

دَجِي مَسْنُونٌ قَدْ رَأَيْتُهَا فِي كُنُوتِ
مُصَيِّبِينَ يَتَمَتَّعُونَ بِهَا غُصْبِي وَصَلِي

کہ اس بیماری میں پہلے جتنے دن کچھ چھل "اک" آتا ہے وہ
نہا چھوڑ دے پھر غسل کر اور مار پڑے

یہ حدیث سب دستخاضہ در باب غسل دم میں گندہ کی ہے۔ اور وہ اس کی پوری فہم و ترجمہ
کا گئی ہے مطلب حدیث یہ ہے کہ جسے استحاضہ کی بیماری ہو وہ عادت کے مطابق جتنے چھل کے دن
اتنے دن نہا کر رہے۔ پھر غسل کرے اور نہا کر رہے۔
یہی حیض کے معانی میں عورت کی عادت کا تعبیر ہو جائے گا۔

بَابُ الصُّغْرِ وَالْمَسْنُونِ فِي غَيْرِ
أَيِّ يَرْجِعُ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ كَيْتَ كَيْتَ لَا مَسْنُونٌ
نَسْنَانُ دَاخِلٌ وَتَسْنَانُ

باب حیض کے دنوں کے علاوہ اور دنوں میں غاک اور
رطوبت کے لئے کے مطلق
اور طہیرت کے کہ کہ ہم غاک اور در رنگہ
دلت کو حیض نہیں کہتے تھے۔

خون حیض کے رنگ

ادنیٰ جو کہ حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ، سرخ، میسر، زرد، گدلا اور سفید
سید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ تو اگر دس دن کے اور رطوبت میں دن
بہر دن ہے۔ نوہ حصہ ہے اور دس دن رات کے جدہ حکم میں ہی ہائی ہے۔ عادت کی کے شے جو
عادت کے میں غسل لے عادت کے بعد وہاں سے استخاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں۔ تو دس دن رات تک
حیض سے باقی سو نہ رہے حضرت ام علیہ کے مکرورہ بالا ارشاد کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر عورت کو اپنی
عادت کے معادل سے دن خون نکلا ہے۔ ان دنوں میں اگر خون کا رنگہ بدل جائے۔ غاک یا زرد
آئی ہو جائے۔ تو وہ حیض ہی کہہ جائے گا۔ اور جب حسب عادت مستمرہ حیض کے دن پورے
ہو جائیں اور وہ نہ رہے۔ پھر غاک یا زرد کی رطوبت خارج ہو تو یہ حیض میں شمار نہ ہوگی۔ کہ
رطوبت کے لئے سے ماز نہ چھوڑے تاخیر

حضرت امیر احمد رابع سامی ولیدہ بر حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مسلک ہے وفتح مبارکی وضمطان
رو حدیث ہذا کو ابو جاد بن ابی وثلثی نے کتاب الطب میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ سَكْرَتِي الْإِسْتِخْاضَةِ

باب استخاضہ کی رنگ کے بیان میں

استخاضہ کا خون یک رنگ سے آتا ہے۔ میں کوئی میں عاقل کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَشْرَجَ بِمَنْثَرَةٍ مِنْ مَنَاسِكٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَيْفٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَسْتَحْضِيَ
فَكَانَ هَذَا يَرْوَى فَكَانَتْ تَسْتَحْضِي
بِغُلٍّ حَلَوَةٍ رِيحَانِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ
کرمات برس تک استخاضہ رہا۔ رسول نے رسول نے
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مطلق سوال کیا آپ نے
فرمایا۔ غسل کر لے پھر فرمایا یہ رنگ ہے ریحان کی رنگ
کا خون سے حیض نہیں ہے، تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے
غسل کیا کریش

سیرت نے سیدنا ابی ہاشم سے روایت کیا کہ مسیحی ہزار کی حکم ہے کہ لوہے سے فرمایا جب تک جیسن کا خون سے رو رہا ہے جب پاؤں مسودہ کرے اگر چہ ایک گھڑی دن جو تو تھکے اور تھکے سے مطلب یہ کہ عورت کو خون یعنی راستہ میں روق مسودہ ہوتا ہے وہ پہچان لیتی ہے کہ یہ اتنا فہم کا خون سے ہو رہی جیسن کا۔ تو جب جیسن کا خون بند ہو جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے (۱۵) نیز مستحضر عورت سے عائدہ کا صحبت کرنا جائز ہے یعنی جب غسل کر کے نماز پڑھنا درست ہے۔ تو عائدہ کو نکاح کرنا بطریق ادنیٰ درست ہے۔ جمہور فقہاء و عامہ علماء کا یہی مسلک ہے یعنی ۱۶ ص ۲۴

حدیث نمبر ۱۷ سے معلوم ہو کہ مستحضر عورت پر نماز واجب ہے۔ اس سے امام بخاری فیہ الرحمۃ نے یہ استدلال رکھا ہے کہ جب مسیحی نہ کو نماز واجب ہے تو اس سے جماع کرنا بھی جائز ہونا چاہیئے۔ حدیث نمبر ۱۸

وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فِي مَنَاسِكِكُمْ لَا يُغْنِي عَنْكُمْ كُفُّكُمْ إِنْ لَمْ تَحِمْسُوا سَعْيَكُمْ فِى الدِّينِ وَمَنْعُوا نَفْسَكُمْ فَعَلَا فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ
وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ
وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ
وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ

۱۸ باب نفاس دلی عورت کی فائدہ جتانہ پڑھنا
حضرت سرورین جناب سے مروی ہے کہ ایک عورت نامکھب زنگی میں سرگئیں تو نکاح صل اللہ علیہ وسلم نے ان کی نذر جائز فرمایا۔ آپ جتانہ کے وسط میں گھڑے ہوئے۔

وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ
وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ
وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ
وَأَمَّا عِدَّتُكُمْ فَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ

۱۹ عید اللہ بن شہاد لے کیا کریں نے اپنی قاری بیونہ سے سنا کہ جو نبی صل اللہ علیہ وسلم کی نذر نہیں جب وہ جیسن سے ہوئیں تو نماز نہ پڑھیں اور حضور کی جائے نماز کے سامنے نہ بیٹھیں۔ اور حضور نماز پڑھتے ہوئے جب آپ مسجد کرتے تو آپ کا کچھ کچھ اچھے لگ جاتا۔

فوائد مسائل
۱۔ عورت کا اور جو وہ کو نہ کا حاکم متروک تھا۔ تمام شیعہ علموں کا انتقال تھا۔ ان سے ۱۲۴ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار بخاری میں ہیں ۱۰۱ اس حدیث کو امام نے کتاب الجنائز میں بھی ذکر کیا ہے۔ اور مسلم ترمذی ابن ماجہ اور نسائی نے بھی کتاب الجنائز میں ذکر کیا ہے (۱۰۲) مائتہ فی بطن کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت پیٹ کی بیماری میں سرگئی تھیں کلام عرب میں فی کا اصل ظرفیت کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اور سببیت کے لئے بھی یہاں سببیت کے لئے ہے جیسا کہ حدیث میں کہ عذوبت امساة فی حرة کہ ایک عورت کو پی کے سبب عذاب پڑا۔ اور کرانی نے فرمایا مائتہ فی بطن زنگی میں سرگیدہ کہ عورت زنگی کی حالت میں امام بخاری نے عنوان نفاس کا وضع ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہو کہ عورت زنگی کی حالت میں سرگیدہ اس کا بھی جواز پڑھا ہے۔ اور ان لوگوں کے خیال کی تردید سے جو کہتے ہیں کہ آدمی موت سے

45

حریٹ قمیر! مجھے مسئلہ یہ ہیں۔

[illegible][illegible]

تذیب انیسویں صدی کے برطانوی کتابت کے محققین میں کل ۴۰ تصانیف ہیں ان میں سے ۱۱ قلمی اور متابع ہیں۔ اور باقی ۲۹ تصانیف ہیں۔ ان میں سے ۱۱ قلمی اور ۲۸ قلمی ہیں۔

سید الشہداء علیہ السلام

كتاب التَّحْفِ

انہی میں تیرہ کے متنی تعدد کرتے کے ہیں اور شریع میں تیرہ پاک مٹی سے منہ اور ہاتھ کے
 دھونے کو کہتے ہیں اس طہاں کے تحت ہم نے پانچ سو بارہ کی ایت بھی سے ایت کے ذکر سے بہت ناگوار ہے
 نیز کہ اسکو قرآن سے ثابت ہے اور روایت میں بھی ایت کا ذکر ہے وہ یہی ایت ہے

ابو اسد عزوجل کا ارشاد ہے پھر اللہ تعالیٰ
تم کو نیکی کا قصد کریں تو ایسے منہ دیا تمہارا
اسے مسکرائے۔

اسم حضرت علی رضی اللہ عنہ و مولیٰ اللہ تعالیٰ عنہ
سید عالم ہے

فَقَالَ لِيُصِيبَكَ حَبِيبٌ مِمَّنْ مَعَهُ
وَابْتَاعَ كَفْلَهُ

[illegible]

حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَا نَسِيْنَاهُ وَادْبَعْنَا
الْبُحُوْرَ لِقِصَّةٍ عَظِيْمَةٍ فَاَقْرَبَ شُغْلُ
رَبِّنَا وَهِيَ غَمَّةٌ فَلَسْنَا عَلَىٰ شَيْءٍ
مِّنْهَا فَمِنْهُمْ مَنْ مَّعَا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ
كَثِيْرٌ اِلَّا اِيُّهَا بَكْرِيَّةٌ وَهِيَ حَتِيْفَةٌ
فَعَالُوْةٌ لَا تَأْوِيْ مَا مَضَتْ فَاَتَتْهُ
اِقَامَتٌ يُّوْصُوْبُ، مَبْرُوْقٌ، اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَا الْقِيَامِ وَتَبَيَّنَ عَلٰى مَا يَدُوْ
لَيْسَ مَعَهُ مَهْرٌ اِلَّا اِيُّهَا اَبُو سَكْرَةَ
رَسُولُ اَللّٰهِ حَتَّى اَمَرَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابُ
بَيْتِهِ عَلَىٰ خِيْبَةِ اَبِيْ قَتْلَبَةَ اَنْ يَّكْنُسُوْا
وَسُوْرًا يَلْعَنُ عَلَيْهِ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَبَيَّنَ وَتَبَيَّنَ عَلٰى مَا يَدُوْ لَيْسَ
مَعَهُ مَهْرٌ اِلَّا اِيُّهَا اَبُو سَكْرَةَ
اَبُو سَكْرَةَ وَفِيْ مَالٍ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَعَلَ يَلْعَنُ عَلَيْهِ بَيْتَهُ فِيْ حَاوِيْمَ بَنِي
مَلَايَةَ مَعْنَى مِنْ، يَلْعَنُ عَلَيْهِ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولُ اَللّٰهِ حَتَّى اَمَرَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَىٰ خِيْبَةِ مَعَا مَرُوسُوْلُ اَللّٰهِ حَتَّى اَمَرَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَصْحَابُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَّا تَرَوْنَ اَشْفَعُوْا وَسَلِّمُوْا بِيْنَهُمْ
فَمَا تَرَوْنَ اَصْحَابُ اَسْمَاءُ بَنِي الْحَصْبِ
مَّا يَأْتِيْكُمْ مِنْكُمْ بِمَالٍ يُّسْكِرُ
ذَاتُ قَبِيْلَتَا شَيْبَةَ بَنِي كَثُفَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَّا حَبَسَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دکھو

یاد تائیں کہ پیچھے تو میرا اور میرا رسول اللہ
میں، مذہب و مسلم اس کی تلاش میں ٹھہر گئے اور
لوگ بھی وہاں پائی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر
صدیق کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ تم سے دیکھا
کہ صدیق نے کہا یہ حضورؐ کو اور سب کو حضورؐ یا اور
نہیں پائی ہے نہ لوگوں کے ساتھ پائی ہے یہ سن
کر ابو بکر رہ گئے۔ اور حضورؐ علیہ السلام میرے نہ اور میر
رکھے ہوئے آزمودہ تھے اور کہا۔ تو نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگوں کو روک دیا۔ حالانکہ نہ
پیار پائی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پائی ہے حضرت
حاشیہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے مجھ پر قہار
کی۔ خود کو یہ امت نے وہ انہوں نے کہا۔ اور اپنے
خود سے میری کو کہ میں کو خیر شروع کیا۔ اور مجھے
حرکت کرنے سے کوئی نیز منع نہ تھی کہ حضورؐ کا پیسہ
خواب پر نام فرما۔ واجب صحیح ہو تو۔ اسی جگہ
جس زمانہ میں حضورؐ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے
تیسرے کی آیت ازل زمانی۔ اور لوگوں
نہ کر کے۔

اسید رحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا۔ اے ابوبکرؓ! یہ کوئی حدیث
میں برکت نہیں۔ یہ ایسی باتیں تم سے
جوتی ہیں، سچی ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر ہم نے
ساری کا اڈٹ لکھا جس پر میں سوا تھی تو
اس کے پیچھے سے بدل گیا

۱۱۔ اس حدیث کو علم نے کتاب المنکاح و تنبیہ عمار میں ذکر کیا اور مسلم و نسائی
قواعد مسائل نے بہارت میں رد و بیہ اور ذوات البیہرہ یہ دونوں کتب اور دوسرے کے درمیان ایک
میں ایک کلمہ شک کے لئے ہے یعنی ان دونوں متون میں ایک متدبر پر ہے۔ جو تو حضرت عائشہؓ
سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ دم ہو گیا۔ اور دوسرے دلائل ٹھہر چکے۔ اور وہاں پائی نہ تھیں لوگوں نے

کاش بھی کہ مگر نہ جانتا اگر تم کا حکم آگیا۔ اور اس ار کے گم ہونے اور وہاں پر حضور کے قیام و سکون کی وجہ سے تم کا مسئلہ معلوم ہو گیا اور حضرت امیر علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ تم کی وجہ سے حضرت امیر آسانی ہو گئی ہے۔ اس کا سبب حضرت ابو بکر کا گھر نہ ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ لہذا کوئی برکتیں ان کے گھر کے سبب نہیں ملی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ نیک اور صالح احسنوا اللہ و اتقوا اور برکتوں کا سبب بنتے ہیں۔ اور ان کے وجود کی برکت سے مشکلیں آسانی ہوتی ہیں اور سفر فرما کر مطلق ہوتا تھا۔ جس کو غور سے سمجھتے ہیں۔ یہ سلسلہ میں تھا تھا۔ قطعاً انک اس میں ہوا (۲) یہ ہر گم ہوا کہتے ہیں کہ اس کی قیمت ہر دو سو تھی وہ یہ بھی معلوم ہوا دہو اس میت کے اترنے سے پہلے واجب تھا یہ وہ ہے کہ ایسے مقام پر ٹھہرا صحابہ کو ناگوار نہیں پائی نہ تھا اور حضرت ابو بکر نے اسی بنا پر سبب حاکم بنے ہر کتاب (ایا کہ اس جگہ تھو سبب دیکھا نہیں وہ چنانچہ تمام اہل سنتی نے اتفاق کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے جب سے نماز فرمائی وضو ہی سے پڑھی ہے وہ ایسا میں تھو تھو کے وضو سے معلوم ہوا کہ گیم میں نیت فرض ہے۔ نہ کہ کراچی دل ہے یہ تھو تھو کے بعد وضو کے میں۔ البتہ اہل نماز اور انسان کے وضو یہ کیا جاتا ہے کہ وہ گیم میں نیت ضروری نہیں سمجھتے۔ اور اہل کائنات کرا مینا ہے۔ اگر یہ وہ معمولی قیمت کا ہر گم ہوا تو حضور نے اس کو کاش کرنے کی جابجائی کی اور تم کے حال میں تھو دست اور ہر سفر و تیمم محبت اور علی سب برابر ہیں۔ یعنی جب بھی پانی پر تھو دست نہ ہو۔ ان سب کو تم کرا ہے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ محبت ان ستر کرا جاتا ہے۔ اور تھو کو اختیار ہے کہ جس پر وہ پانی اپنے ساتھ لے جائے۔ البتہ سب تھو ہر پانی ہل اور تھو کے قیدر آقاب کرنا سبب ہے اور

حضرت جابر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں ملیں۔ اول ایک بیکر کے ماہ سے دو تھون پڑا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے مسجد میں بنایا گیا۔ کہ میری دست کے جس ہادی کے جہاں نماز کا وقت آجائے وہ نماز پڑھنے سے تم غصہ کرا دل میرے لئے حال کر دیا ہے مجھ سے پہلے کسی کے لئے جہاں وقتا جہاں غصہ شعلات کا ہے یہ نجم۔ ہر ایک خاص خاص کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سب لوگوں

کو رسد و زیت کے لئے زیادہ فرما دینا چاہیے
 اِنَّ اَقْبَىٰ صُلٰى اَمْلَہٗ عَلٰیہٗ وَسَلٰمٌ
 قَدْ اَنْبِیْتُ حَسْبَہٗ لَوْ لَطَفْتُ اَحَدًا
 فَبَلٰی نِعْمَتُہٗ بِالرَّحِیْمِ مَسْبُورٌ شَہِیْدٌ
 وَجِیہْتُہٗ اِلٰی اَلَاہِیْہِ مَسْبُورٌ وَفِہٖ
 کَافِیۃٌ رَّحْمٰتِیْہِ اَمَّا اَنْفِیْہِ لَکِنَّ اَمَّا اَمَّا
 فَاَنْفِیْہِ لَکِنَّ اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا
 عَمَلٌ یَّحْیِیْہِ اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا اَمَّا
 وَکَانَ اَمَّا یَنْبَغُ اِلٰی کَوْنِہِ حَکْمَہٗ
 وَیَنْبَغُ اِلٰی اَمَّا عَاقِبَہٗ

بجائی

حضرت سید محمد علی کے تئیں کوئی بھی نہیں تھا کہ حکم میں رہنے کے لیے اس سے معلوم ہو کہ جو بعض ائمہ نے اپنے سے
سید محمد و خاندان کے لیے لکھا ہے کہ ان کو شریعت کا بھی نہ ہوتا ہے یہ تم کے نزدیک نہیں چاہیے۔

بَقُولِهِمْ عَصَايَ مِثْرَ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ
لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمِثْرِ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ
وَلَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمِثْرِ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ
فَتَرَكُوا مِثْرَ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ

جدا شدہ علی مرتضیٰ زبیدی میں جو کثرت میں تھی ہے کہ ہے
تھے کہ میں نے تم میں حضرت کا کثرت کیا گیا، انہوں نے یہ تم
کو کہہ کر کہ میں نے۔ پھر وہ میرے منہ سے تو سورتی ہی کثرت
تھی تو تھا۔ لیکن کثرت نہیں دینی

اس تعلق کو ہم کہتے ہیں کہ اس میں شریعتی مسئلہ نہیں بلکہ بیان کیا ہے جو کثرت
در مسائل کے باہر تعلق میں ہے ایک موضوع ہے جو دین اسلام جب کسی قوم پر رواج ہوتا ہے تو اس مقام پر حق
ہے کہ وہ اس میں ائمہ دین سے ایک مسئلہ کے واسطے ہے۔

اس اثر سے یہ ثابت ہو کہ سفر ہو یا حضر اور پانی میں بھر دہ ہو۔ ایسی صورت میں تیمم کے لیے پانی نہ
ہے جس احکام کا بھی یہی مسلک ہے درخت و درجہ قدر میں ہے۔ بعد وہ موقعاتی اور مصلحتی
نہ صرف ہوا ہے۔ کثرت میں بھی پانی ہے۔ اور وہ کثرت میں وقت کر ہوتے ہیں کہ
تیمم ہے کہ وہ پانی کی ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھے لیکن اگر کسی نے، کسی مذکور بالا صورت میں
سفر کی صورت کر کے نماز پڑھ کر پڑھے۔

فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمِثْرِ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ
لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمِثْرِ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ
وَلَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمِثْرِ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ
فَتَرَكُوا مِثْرَ بَيْتِ زَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ

حضرت عجم نے فرمایا کہ شیخ علی مرتضیٰ سلم بیڑی
کی کثرت سے تشریف لائے تھے کہ کثرت میں
کہہ آویں اس نے سلام کیا لیکن حضور علیہ السلام
نے جواب دیا۔ ہاں تک کہ آپ دو رکعت پاس
آئے اور اس سے اپنے چہرہ اور انہوں کا مسح
کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

اس حدیث کو سلم، بروقد، و تالی سے کتاب، اجازت میں ذکر کیا ہے۔ انہوں سے اس
در مسائل کی سادہت یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے سلام کا جواب دینے کے لیے حاضر
ہوئے تو پانی کے بغیر وضو کے بھی سلام کا جواب دینا جائز تھا۔ تو جس شخص کو حضور پانی پر قدرت نہ
تھی تو یہ طریق ائمہ نے کرنا جائز ہو گیا کہ وہ وضو کا جواب نہیں دے۔ اس حدیث سے واضح
رہا کہ سلام کا جواب دینے اور وضو کا جواب دینے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور وضو ہو کر مسجد میں جلنے
پارہ آن بعد پڑھنے کے لیے تیمم جائز ہے۔ اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

وضو ہو کر وضو سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ ایسی حضور علیہ السلام نے ہے وضو سلام کا جواب نہ دینا
سب کا اصل طریق تھا فقہی رہا۔ کہ جب تک کہ اس طرح کے امور کا بھی حاسن چاہے اور حضور علیہ السلام
بہت دلالت کے لیے مرتبہ پڑھا تو میں۔ آپ کہہ کر کہ وضو

یَابُ اَیُّهَا النَّبِیُّ هَلْ یَسْتَفِیْضُ فِیْکَ رَجُلٌ یَخْرُجُ
 اباب کی تمہارے والے انھوں کو پھر تک مارے؟

اس سوال سے سخت ہنسے ایک حدیث بھی ہے جس سے متنبہ رہیں کہ ترس رہے ہیں۔

۱۱۔ حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت فاروق عظیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا اگر میں
 ہنسی جو جاؤں اور پانی نہ ملے تو کیا کروں۔ اس پر حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم اور وہ دونوں ایک
 سفر میں تھے۔ وہ بہرہ و زور چلی ہو گئے۔ آپ نے نماز میں وقت نہیں پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ تھا۔ وہ نماز پڑھ کر
 پھر میں نے حضورؐ سے مل کر علیؓ سے اس کے مصلیٰ پر گیا تو آپ نے فرمایا۔

وَمَا كَانَ مِنْ یَا نَبِیِّکَ هَذَا فَعَصِیْتَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ
 وَصَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ

تمہیں بس اس طرح کن کافی تھا۔ پھر آپ
 نے وہاں تعبیضیں تو میں پر ماریں۔ اعلان کو
 پھر تک کر مٹا اور وہ دونوں پہنچ کر صبح

۱۲۔ اس حدیث کو امام نے کتاب الصلوات میں بھی ذکر کیا ہے نیز زوائد النسائی اس بابہ مسلم و ابوداؤد
 نے کتاب حدیث میں ذکر کیا ہے وہ حدیث نہ مسائل ذیل پر مشتمل ہے۔

اول حدیث: فرما عمار بن یاسر یہ دونوں حضرات سے سفر میں تھے انہیں نہانے کی حاجت ہو گئی
 پانی نہ ملا۔ حضرت عمار بن یاسر نے تو زمین پر روٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر دی۔ حضرت عمار بن یاسر کو تمہارے
 چاہیے تھا۔ اگر انہیں یہ معلوم تھا کہ جیسی کہ تمہارے انہوں نے یہ سمجھا کہ جو کہ جیسی پر غیبت۔ اجب
 تھے۔ اور غسل میں سارے دن پانی نہ آیا جاتا ہے۔ اور جو غسل کے عوض جہنم میں ہو گا کہ
 سارے دن پر مٹی ملے۔ اس لئے انہوں نے زمین پر روٹ پوٹ لگائی وہ نماز پڑھی حضور علیہ السلام سے جب
 انہوں نے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا صرف تمہارے کرینا کافی تھا۔ یعنی دونوں انھوں کو زمین پر
 مارے مٹا اور دونوں انھوں پر پھیر لیا چاہیے تھا۔ مطلب یہ کہ جیسی کے لئے تمہارے طریقہ بھی وہی ہے۔
 بے دخل کے لئے ہے۔ حضورؐ ہی کہ جس کو نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو نیم کر کے

ادا کرے اور یہ سو کر اور جیسی دو طرفہ سے طے کرنا کا طریقہ اور کیفیت ایک ہی ہے
 دوم حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے ۱۰۰ سال نہ دیکھے تو یہ بھی۔ کو جب کہ وہ اجماع تھی کہ ایسی نماز کا بہت وقت ہے۔

وقت کے اندر جیسا دل چاہے گا۔ یا نہ کرے گا۔ حدیث میں ہے کہ جیسی کو نیم کر جائز نہیں
 سوم حضور علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا کہ نیم کر نماز کو جو جیسا کہ مٹی کے ساتھ کوئی اور چیز آپ کے
 انھوں کو لگ کر جیسی یہ کہ نزدیک جیسی انھوں نے روٹ پوٹ کو بھی اس لئے آپ نے پوچھا کہ اس کو چھوڑ دیا۔

چہرہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے یہود تک مارنے سے روکنا
 کا سبب دیا گیا ہے۔ یہ کہ جب مٹی پر نیم کر کے لئے ہاتھ مارے۔ تو مٹی کا انھوں کو لگ جانا
 تیر نہیں ہے۔ یہ کہ ایسا پتھر جس پر خمار نہ ہو اس سے بھی نیم کر جاتو ہے۔ یہ کہ اگر خمار کا پتھر شرط نیم کر
 نہ حضور علیہ السلام یہ حدیث نہایت ہے۔

کافی ہے۔ یادوں کے نئے عینہ، عینہ، منہ پر ہاتھیں دوسرے کہ ہاتھوں کا صبح کینوں سمیت کیا ہاں
 دھرتی بنیں مکہ

۱۔ حضرت خطار، کھول اور داعی، امحاق شعیب، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری کا مسلک یہ ہے کہ کسی ایک دفعہ فاتحہ کر لیا جائے یعنی اُتوں اور متہ کے لئے علیحدہ علیحدہ حزب کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ حضرات صحاح کی مذکورہ بالا صفحوں سے مستفاد فرماتے ہیں حتیٰ میں یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے زمین پر ایک حزب رکھا تھا اسوای ایک حزب سے تمام اولیائوں کو صبح کیا رہا اور حضرت احمر ابو عقیقہ ، امام مالک و امام شافعی دیگر فقہائے کام کا مسلک یہ ہے کہ میرے ریح کے لئے دین پڑھیں وہ حزب رکھے جانئے۔ اور انھوں نے صبح کے لئے علیحدہ جیساکہ قصود حدیثوں میں آئی کی تصریح ہے کہ حضور علیہ السلام نے چپرا اور بائیں دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ حزب دیے۔ اور وہ حدیسی جم میں ایک حزب کا ذکر ہے تو ان کا مقصد موت وصولیت معلوم ہوتا ہے چنانچہ متعدد حدیثیں اس امر کی تائید و توضیح کرتی ہیں مگر ہم کے لئے دو حربوں کا بوجہ ضرب ہے خود روایت بنار ملی عامکہ کے خلاف یہ من -

(۳)

إمرت فصرن ما حلتا فلووجه ثم
ضربة أخرى بيلين إلى امر قطين
روحته الحافظ في الداراية وهم
تلمس تصب المويه للسلامة الزياحي.

حضرت علیؓ اسلام نے یہی حکم دیا۔ تو
ہم نے ایک ضرب زمین پراری تیرہ کھلے پیر
دوسری ضرب تری پراری (تھوں کے لئے
کیشوں سمیت)

حضرت چاہر دینی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت ہے۔

ان التيمم ضربية طوعية وضريبة للشرعية للمسلمين —

حضرت یحییٰ المرعشی شہزاد عالی مرتبہ سے مرزا غلام حیات ہے ۔

ان التی صحر ضرر بہ فوجہ و ضرر بہ القیدین الی الخ لصدقین رواہ ترمذی، حکم و بیعتی، تہذیب الاولاد

دوسرا اختلاف | ہاتھوں کا مسج کیا جائے کہ ہاتھوں کو مسج کرنا شرعاً جائز ہے۔ یہ حضرات بھی رو
کی مذکورہ بالا حدیثوں سے استدلال کرتے ہیں جن میں یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ مسجود
الوجہ وانکھین (۲) اور حضرت علی بن ابی طالب و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاتھوں کو مسج کرنا
بن عمر و بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاتھوں کو مسج کرنا جائز ہے۔ کہ تم میں انھوں نے فرمایا: ہاتھوں کو مسج کرنا
مسج کیا جائے روئی نیکو اور طاریح (۳) جیسے حدیث چاہر سے ثابت ہے

بجائے کہ حدیث یک کیفیت الوحید و ~~بعض~~ استبدال کیا گیا ہے۔ کہ تیسرے میں
 انھوں کا صبح پانچ بج گیا تھا۔ کہیں سمیت صبح کرتا ضروری نہیں ہے
 یہ ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے اختصار کو اختیار فرمایا ہے۔ کیونکہ حضرت عمارؓ نے تم کو کہنے میں
 دیا تھا اس لئے حضور نے بھی نہیں تنگ و طریقہ بتانے میں اس کے مبالغہ کا یا بلخ و دیگر فرمایا یہ ایسے
 ہے کہ جب حضرت جبر بن مطہر نے غسل میں مبالغہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: امانا فالیض
 میں تیرا دل لا۔ عمارؓ نے تلاش پر سمجھ کر مقصود نہ تھا۔ بلکہ اس کے مبالغہ فی غسل کا رد مقصود تھا اس کے
 میں روایت میں بغیر وہ اشارہ ہے۔ اور تعلیم بقول روایت یا معنی ہے۔ یعنی رعایا کی ایک ایک جگہ غصوبہ ایسی
 سر نہ عیاد و مسعود کی اصلاح اس میں تعلیم تو مع فعل صلی اللہ علیہ وسلم بالقیس سے موجب ذکر کسی حضور کے
 میں جاری ہو جو حضور کے قبل کا بیان ہے۔ جو بعض دعا سے اس میں قس کو قس قرار دے کر دفع کر دیا۔ قافہم

بہا کی ایک حد الوحید و مکمل کا جو روایت یا معنی معلوم ہوتا ہے۔ قافہم
 باب المسحوب من المسحوب و المسحوب من المسحوب
 باب المسحوب من المسحوب و المسحوب من المسحوب
 سے کھات کر رہا ہے۔

اس مسئلہ میں ہم یہی دیکھنے کے ذریعہ شافعی کو ترک کر کے مذہب شافعی اختیار کیا ہے۔ کیونکہ
 اس میں شافعی کے نزدیک ہر نماز کے لئے نیت کا ضروری ہے۔ نیز احادیث کے نزدیک مجسم
 تعلق ہے۔ اور تیسرا یہ کہ نزدیک ضروری ہے۔ اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضور اسلام سے عنان قائم کر کے
 یہ اشارہ کیا ہے کہ تم عبادت مستحبہ سے ذوق

عنوان دار اور اصل ایک حدیث ہے جس کو بخاری نے احادیث و روایات سے مروی روایت کیا ہے مسند احمد والی
 اس حدیث کے ساتھ اسے اپنے اعداد و روایت کے میں اگرچہ اس میں کتب پانی نہ پائے۔ امام ترمذی و حاکم و ابی
 داؤد و نسائی نے کہا۔ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کے طور سے خط ہیں۔

باب المسحوب من المسحوب و المسحوب من المسحوب
 باب المسحوب من المسحوب و المسحوب من المسحوب
 اگرچہ اس میں کتب پانی نہ پائے
 حدیث نہ میں اس میں کی قدیم ان کثرت کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تحکم کی مشروعیت اس
 تک ہے۔ جب تک کہ پانی پر قدرت نہ ہو خواہ عدم قدرت کی دعا و دعا میں بھی قبول نہ ہو۔ بلکہ اس

تہ پر وہ کتب قبول نہ ہو
 وَتَمَّتِ الْحَقُّ بِتَحْوِيلِهِ وَتَحْوِيلِهِ
 مَا لَمْ يَجْعَلْهُ
 حضرت حسن بصری نے فرمایا عجب تک کہ آدمی کو
 حدیث نہ ہو تحکم کافی ہے

اس اثر کو ہم بعد از مذاق نے معنی میں دیکھا کہ مطلب یہ ہے کہ تحکم و ضوابط کا قائم مقام ہے۔ تو جیسے
 یہ دستور سے کئی مائیں پڑ سکتے ہیں۔ ایسے ہی ایک حکم سے بھی کئی غلطی پڑ سکتے ہیں ہر نماز کے لئے
 سر کی ضرورت نہیں ہے (۲) اور اصل چیز سے وضو ہوتا ہے یہ ہم بھی اس سے کوٹ جاتا ہے۔

ہے اور مسلمانوں میں ذکرِ کلمہ، دعویٰ اور حدیث میں حضرت عمرؓ کی قابلِ ذکر اس میں۔ عمرؓ ان کی مصلحتوں کی کیفیت سے
 ہے۔ غرض کی دیکھی میں عام خیر مستند میں ایمان والے صحابہ میں ایسے فاضل اور فقیہ تھے جو ہر میں فاضلی معروض
 ہونے تک عابد و زاہد تھے۔ دیکھتے نہیں مسلم کرتے تھے۔ ان سے کل ۱۰ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ۵ بخاری میں
 مشہور ہیں اور ۵ دلائل و دلائل میں ۲۰ حدیثیں بخاری و مسند میں
 حدیث یہ اس میں قابلِ پرستش ہے۔

۱۰۔ بزرگوار کی تعظیم اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آنا ضروری ہے۔ اگر ان کو حکمانے کی ضرورت
 ہو تو اس میں بھی ادب کو ترجیح دینا چاہئے۔ عسا کہ خاریقِ احکم رمی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضورؐ کو ہر ایک کے لئے
 جلد و آواز سے کہیں کہی ۱۔ جب حضورؐ اور مرہمات تھے تو صحابہ کرام حضورؐ کو جگہ سے نہیں تھے کیونکہ ہوسکتا ہے
 کہ جگہ میں ایک پیر بھی ہو ۲۔ یہ نہ کہ عسائے کہ حضرت میں حضورؐ بھی غافل تھے یہاں تک
 غافل و غافل ہو کر اور سورج غل آتا۔ کو کو حضورؐ علیہ السلام کے قلب اقدس اور خدمتِ خاریق میں ہوسکتی تھی
 دیکھتے میں ہری ہمس سو فی میں اور دل مانگتا ہے وہ۔ اگر بلا قصد و اختیار سے قضا ہو جاتے تو نہ نہیں
 ۳۔ جس کو ہا سے کی حاجت ہو اور ان پر قدرت ہو۔ ہواں کہ تم کو مانا جاتا ہے ۴۔ غرض حاجت پڑنے
 کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے ۵۔ وہاں شد و سار کی تعداد واجب ہے۔ اور تاخیر سے وہ نہ
 پس ہو کر رخصت کرنے میں بلا تاخیر کرنا چاہئے ۶۔ قضا نماز کے لئے اذی کیا مستحب ہے
 ۷۔ قضا نماز حاجت پڑھنا چاہئے ۸۔ جب ہی عورت کے ساتھ عورت جائز ہے۔ جبکہ ضرورت
 شدید ہو اور عورت کا وقت بھی نہ ہو ۹۔ مشرک اور کافروں کے رتن کا ہمسار جائز ہے جب کہ ان
 کے کھس ہوئے لایقین نہ ہو ۱۰۔ عورت کی حدیث ہے۔ کہ آپؐ نے مشکوں سے پانی بھرا تھا
 اس میں آبی ذرات تھے اور وہ پانی مشکوں میں ڈال دیا تھا جس کی وجہ سے پانی میں برکت پیدا ہو گئی۔ مسلم کی
 حدیث میں ہے کہ حضورؐ کے ساتھ سفر کرنے والوں کی تعداد ۴۰ تھی ان جالیں افراد نے پانی پیا اور کھاتے تھے
 ۱۱۔ انہوں کو بھی پانی پانی میں نہ ہوئی۔ یہ حضورؐ علیہ السلام کا عظیم و جلیل معجزہ تھا کہ حلقہ ان حریفہ اور
 نے ڈرایا کہ عورت جو کھانہ عربہ تھی اس لئے اس کی عورت کے بغیر اس کا ال یہ جائز تھا۔ لیکن یہ ظاہر
 ہے کہ مسافروں نے اس کا پانی یا ہی کھاں ۱۲۔ پانی مسافروں نے استعمال کیا۔ ۱۳۔ حق تعالیٰ نے
 اور حضورؐ کا عطا کیا اور اس عورت کے مشیر دل سے اس عطا کے ظہور میں حلف یہ تھی کہ اس کے
 قیدی ہوتوں کی ہدایت ہوگی چنانچہ ہوئی اور اس عورت کی ذمہ مشرف اسلام ہوئی۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بھی اس عورت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

۱۴۔ عسائے ہمسار و ہمسائے دیکھنے نے تیرا پانی کچھ کم چھین کیا۔ ۱۵۔ اس عورت کو کھ
 پہلے میں جو تاخیر ہوئی اس کے عورت میں اس کو سستا دینا چاہیے دے دی گئیں۔ ۱۶۔ حضورؐ
 علیہ السلام کا بیان کہتے تھے کہ حضورؐ علیہ السلام نے ان کے دین کو بڑا کر دیا تھا۔ اور دین اسلام کو جاری
 فرمایا تھا۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے یہ بتایا کہ عورت میں جو صالحی کا خطاب ہے اس کے معنی ایک دین کو چھوڑ

سے دین کو اختیار کرنے کے ہیں۔ جو قرآنی میں جو حد کا لکھا ہے اس کے معنی اور ہیں نہ
 سِدِّ حَافِ الْحَبِطِ عَلَى نَفْسِهِ: نہ عرض ہو
 تِ اَوْحَاتِ اَنْفُسِ مَنِ مَشَر
 وَنَدَّ كَرَّ اَنْ عَشْرَ وِثْنِ اَنْصَابِ
 حَبِطِ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ تَبْتَدُّ وَتَكْ
 وَلَا تَعْلُو: تَعْلُو: اَنْفُسُ اَنْفُسِ كَاَنْ كَفَرَتْ جِئَا
 فَكَرَدَ بِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ كَلَّمَ بَعْضَ رَعَايَا
 یہ موت کا پاپاس کا ڈر ہو تو وہ قہر کرے
 اور حضرت علی بن ابی طالب کے متعلق لکھا جاتا ہے کہ انہیں
 عسری کی حالت میں ہمارے کی حاجت ہوئی۔ و انہوں نے
 تیمم کر لیا۔ یہ بہت پریمی اسی جہاں میں شائع د
 کہ نہ تم پر ہر دین سے جو حضور علیہ السلام سے اس کا
 ذکر کیا تو سب نے ہر دین سے اس کا

ترجمہ کو یہ اندیشہ صحیح ہو کہ غسل کرے تو قریش میں ہوتا ہو جائے تو یا قریش بڑھ جائے گا
 کئی عضو صاخی ہو جائے گا۔ وہ ایسی صورت میں تیمم کرے جو رہے۔ خواہ یہ صورت
 ہو یا خطر میں ہو۔ سیدنا اہم نظر پر خید، نہ دینی۔ تک، توری دینی اللہ عظیم کا یہی سبک ہے
 غسل کرنے سے موت واقع ہو جانے کا اندیشہ صحیح ہو و تمام آئمہ کے نزدیک یہ شخص کو تیمم کرنا جائز ہے
 صورت سو میں ہو یا حضور میں ہو۔ اسی طرح اپنی موجود ہے مگر اس سے کہ صرف غسل یا وضو کے
 ملتا ہے۔ لیکن غسل یا وضو سے کی صورت میں جو یا ساتھی باجو اس کے ساتھ ہو رہے یا سارہ ۲۰
 وقت میں ساتھ ہو جائے کا خطر ہو تو بھی تیمم کرنا جائز ہے

و احصیہ عنہ وہین عن قریشی رضی اللہ
 عنہ میں مسلمان ہوئے غایت ادب و جہا کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے۔ غرض
 میں جیسے بھی ٹکاؤ رکھے تھے حضور نے انہیں خان کا مالی امداد بھی نہ کر لیا تھا۔ آپ سے کل ۴۰ خطیں
 میں ان میں سے میں کاوی میں میں رہا۔ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر اہل و اولاد و حاکم نے
 سدا ذکر کیا۔ میں کا حضور نے سے۔ میں غزوہ فزات میں اس سلسل میں جہی ہو گیا۔ مجھے خلوا
 میں سووی میں غسل کی نوبت ہو چکا۔ چنانچہ میں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ میں نے یہ
 میں کہ کچھ ہوئی ۲ پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کیا تم نے ایسا کیا۔ میں نے غسل نہ کرنے کی وجہ بیان کی اور
 میں میں میں میں سوہنہ ۲ پٹ کی آیت لا تقنطروا عنکوا انکم اولادہ پیش کی۔ حضور نے یہ سن کر مسکرائے
 میں میں میں میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل پر انہوں نے کہا: حضرت قریشی سے اس سے ثابت ہو کہ بخیر اگر پانی کے
 سے نہ ہو تو سے تیمم کرنا جائز ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو کہ تیمم کے نیچے تیوض کی نماز درست ہے
 حضرت شعیب بن مسلمہ کا بیان ہے کہ میں عبد اللہ
 میں مسودہ ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا کہ ابو موسیٰ
 حضرت ابن مسعود سے کہا اسے صلی اللہ علیہ وسلم
 فَكُلُّكُمْ يَكُونُ مَقْبُولًا مَلَكُودًا
 مُنُونِي مُنَالًا قَهْ اَيُّ مُنُونِي مُنَالِي
 يَا عَمَدَ التَّوْحِيدِ اَلَا اَبْجَنَّتْ مُنَالًا

میں پورے ان دونوں حضرت پر بھی قیودوں نے اپنے قول سے رجوع فرمایا۔ جیسا کہ نووی اور ابن ابی شیبہ نے تصریح کی ہے (۱۴) یہ حدیث مسائل دین پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ جنہی کو کرنا یا پر قدرت نہ ہو تو قیوم کرے جیسا کہ احادیث مرفوعہ صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور جمہور صحابہ اور کبار تابعین کا یہی مسلک ہے۔ یعنی اس کی وضاحت کے لئے متقدمہ جائزہ سے اس مناقبہ کے وقت تک وہیں کو بھڑک کر دوسری دلیل سے محبت پر گنا جائز ہے۔ حجاب اور عجم میں ایسا اسلام کے حکم ایسا ہی کیا تھا۔

۱۶۔ حجیم میں المستند السنۃ لا تھدی ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمرہ کی رائے میں جس سے ہر دو صحاح نہ تھے۔ یہ بھی وجہ تھی کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک اس جہیز میں انھیں وضو نہ کرے اور اس کی داغ بیل نہ لگے جیسا کہ عمرہ بنانے والے تھے۔ لیکن ان کے حکم سے انھیں اظہار کیا۔ —————۔ مندرجہ بالا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے یہ روایت اس وقت آئی کہ اس کے جب یہ ایک مسئلہ کی تھی تو ان کے پاس میں جس میں حجاب کا حکم تھا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کی رائے میں بھی اس میں حجاب ہوتا تھا۔ اسی وقت رجوع فرماتے تھے۔

۱۷۔ یہاں یہ کہنا چاہئے کہ حضرت عمرہ کی رائے تھی کہ حدیث رو کر دی۔ اور یہی ہے یہ واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت عمرہ کو فرار دیا۔ انہوں نے کہ حضرت عمرہ کو فرار میں سفر میں رو کر دیے جس کے متعلق حضرت عمرہ کا بیان تھا کہ حضور نے مجھے بکریاں جاتیں تم کر کے لی۔ اور یہی ہے حضرت عمرہ نے جب یہ روایت بیان کی تو حضرت عمرہ نے فرمایا:۔

”عمرہ سے رو کر حضرت عمرہ سے عرض کی کہ آپ کہیں وہیں یہ حدیث بیان نہ کریں۔ کیونکہ حدیث بیان کر کے کا بود و حق ہو جائے تو خدا میں اور رکھتا ہے اس پر حضرت عمرہ نے کہا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہی (مسلم قرین)“

اس سے یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ حضرت عمرہ اور بنی ہاشم نے حدیث کو رد نہیں کیا بلکہ انہوں نے (۱) ان کو کہہ دیا ہے۔ اور یہ خیال انہیں اس لئے تھا کہ وہ حدیث میں موجود تھے چنانچہ جب حضرت عمرہ نے یہ کہا کہ آپ کہیں تو میں۔ حدیث بیان کرنا بھڑکوں۔ تو حضرت عمرہ نے ان کو اس حدیث کے بیان کرنے سے منع نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا کہ میں تیرا ہم کچھ کا پر لڑا ہوں۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ حضرت عمرہ فرار نہ تھے۔ اور رو کر دی وہ یہ تھی۔ کہ وہ خود اس حدیث میں موجود تھے۔ اور انہیں یاد تھا کہ حضور سے حضرت عمرہ کو یہ حالت ثابت عجم کا حکم دیا تھا۔ لیکن اس شک و تردید کے بعد وہ حضرت عمرہ کو بھڑکا نہیں فرما دیتے تھے۔ یہ جابجہ حدیث کو رد کر دیتے۔

پھر جب حضرت عمرہ کو یہ حدیث ہو گئی کہ حضرت عمرہ کا بیان صحیح ہے۔ تو انہوں نے اپنی رائے سے رجوع فرمایا۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود بھی رجوع کر لیا۔ تاہم وہ اب ثابت انتم صریحاً ہے۔ اب تم میں کیا رہا ہے۔

میں غصوں کے باعث ہم نے وہی حدیث لکھی ہے جس میں حضرت ابو موسیٰ و حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ جو حدیث محمد مصطفیٰ سے جو کوئی شائے کی حاجت ہو گئی تھی۔ اور انہوں نے زمین میں دھس دیا تھی۔ وہ دونوں حدیثوں کی تائید و تصدیق اور پر ہو چکی ہے۔ ہم یہاں غصوں کے مناسب تھاوار سے لکھتے ہیں۔

حدیث ۴۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حدیث کو جاننے کی حاجت ہو گئی اور وہی موجود نہ تھا۔ آپ نے نہیں دیکھا کہ میں نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث میرے پاس نہیں تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے زمین پر لوٹ آئے ہو۔

۱۰ (۱) - کتب بکینہ ان یفنی
ع ۱۰ - کتب بکینہ ان یفنی
لا من بعد لظہا تم منہ بیہا
ع ۱۰ - کتب بکینہ ان یفنی
ع ۱۰ - کتب بکینہ ان یفنی

۱۱: حدیث ۴۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حدیث کو جاننے کی حاجت ہو گئی اور وہی موجود نہ تھا۔ آپ نے نہیں دیکھا کہ میں نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث میرے پاس نہیں تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے زمین پر لوٹ آئے ہو۔

۱۲: حدیث ۴۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حدیث کو جاننے کی حاجت ہو گئی اور وہی موجود نہ تھا۔ آپ نے نہیں دیکھا کہ میں نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث میرے پاس نہیں تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے زمین پر لوٹ آئے ہو۔

۱۳: حدیث ۴۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حدیث کو جاننے کی حاجت ہو گئی اور وہی موجود نہ تھا۔ آپ نے نہیں دیکھا کہ میں نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث میرے پاس نہیں تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے زمین پر لوٹ آئے ہو۔

ہاں کے مصلحتات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 سونے کا رنگ، بشت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں جھریاں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 عامی کے لئے بھی ہیں۔ ان کے علاوہ سونے چاند کی کہانیاں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 شے کی رو سے، روحانی علاج میں طبیعت پر اثر کرنے کے لئے جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 رنگ کو نکال دینا، اس کے لئے جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 عامی کے لئے بھی ہیں۔ ان کے علاوہ سونے چاند کی کہانیاں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔

شق قصہ : شگفتہ کو نکالنا نہیں ہے، بلکہ اس کی طبیعت کو تبدیل کرنے کے لئے جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 اگر یہ مصلحتات رہیں تو مسدود ہل جاتا ہے۔ اور یہ مصلحتات رہیں تو مسدود ہل جاتا ہے۔ اور یہ مصلحتات رہیں تو مسدود ہل جاتا ہے۔

پہلے اس کیفیت کا علاج کیا جائے گا۔ اور یہ مصلحتات رہیں تو مسدود ہل جاتا ہے۔ اور یہ مصلحتات رہیں تو مسدود ہل جاتا ہے۔ اور یہ مصلحتات رہیں تو مسدود ہل جاتا ہے۔

اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔

پہلے اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔

پہلے اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔

پہلے اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔
 اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ان کے سونے چاند کی کہانیاں ہیں۔

عربی میں چیزیں ہیں جنہیں ان تو لایا نہیں جاتا۔ اور نہ ہی ان کو کوئی حد یہ درج مقرر کیا جاسکتا ہے۔ لہذا ایک دفعہ علم و حکمت سے پرہیز روکتے کے بعد علم و حکمت میں سرحد وسیع کے لئے اور دیگر کی وجہ سے جس سرحد سے روکتا ہے اس کے لئے بھی شریعت سے روکتا ہے۔

مثنیٰ صدر دینی ایک حقیقی کیفیت تھی۔ اس کا تعلق نہ عالمی عام سے تھا جو لوگ مثنیٰ صدر کو عالم مدحی سے زاد دیکھیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مثنیٰ صدر کی تمام مستند مروج روایت میں جی مور کا سینہ دوسرے سے نکالے جانے کا بیان ہے جیسے مثنیٰ صدر وغیرہ اور جی مور کو اس میں دیکھ کر بیان بھی ہے جیسے مثنیٰ صدر، رحمت و شفقت، ایمن و حکمت وغیرہ ان میں سے کسی تیر کا مثنیٰ جہانیت سے میں۔ بہر حال مزاج کے مطابق میں۔ یہاں مدحی کیفیت جملہ مسائل میں کسی طرح نظر آئے ہیں۔ مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔ اور جہاں مثنیٰ صدر کی صورت میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

پہلا پہلا حضرت امام صادق علیہ السلام کی مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔
 مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں مثنیٰ صدر میں۔

صاحبِ کتب و صحیفہ ہونے کی کوششوں میں نوجوان کی حوصلہ شکنی نہیں ہوتی

من ان لامروح السجود في التوضيف بالوسطية

مدرسہ ذرا دیر چائے کی سیٹھ میں فرماتے ہیں سب میراج حقو علیہ السلام نے حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کو وحی میں لکھ کر پڑھے ہوئے دیکھ کر یہ کہ آپ نے ان کو پٹھے کہان پر دیکھا۔ اسی طرح دیگر انبیاء
 کو یہ واقعہ دیا جس سے ایک حکم کو سن کر وہ یہ تصور قائم ہو کر چلے جاتا ہے۔

اس کے علاوہ عید کا طلاقِ قسم و روح دونوں کے مجموعہ پر رہتا ہے۔ ستارِ معراج کو عید نہیں کہا جاتا بلکہ عید کو
بے کس و معراجوں کے مجموعہ کو معراج کا نام دیا گیا ہے۔

ایہیت الذی بہی عیدہ واسئل

و راتہ لثقلہ عیدہ اقلہ عیدہ عیدہ

یہ دو بیتیں ہیں اس امر پر تامل کریں کہ عید کا حلقہ روح و قسم دونوں پر مشتمل ہے۔ روح معراج پر ہی رہتا ہے جب تک کہ
نہ ہو۔ اس کے معنی یہ ہے کہ معراجی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتے۔

۴۔ اقلہ عیدہ اس کے معنی یہ ہے کہ عید کا معراجی اور تامل کرنے میں۔

معراج کی عیدہ اس کے معنی یہ ہے کہ عید کا معراجی اور تامل کرنے میں۔

۱۔ یہ عیدہ عیدہ میں سے عیدہ عیدہ عیدہ

یہ عیدہ عیدہ کے معنی میں ہے۔ روح و قسم دونوں پر مشتمل ہے۔ روح معراج پر ہی رہتا ہے جب تک کہ
نہ ہو۔ اس کے معنی یہ ہے کہ معراجی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتے۔

۲۔ اگر معراجی روح و قسم دونوں پر مشتمل ہے۔ روح معراج پر ہی رہتا ہے جب تک کہ
نہ ہو۔ اس کے معنی یہ ہے کہ معراجی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتے۔

۳۔ اگر معراجی روح و قسم دونوں پر مشتمل ہے۔ روح معراج پر ہی رہتا ہے جب تک کہ
نہ ہو۔ اس کے معنی یہ ہے کہ معراجی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتے۔

۴۔ اگر معراجی روح و قسم دونوں پر مشتمل ہے۔ روح معراج پر ہی رہتا ہے جب تک کہ
نہ ہو۔ اس کے معنی یہ ہے کہ معراجی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتے۔

معراجِ روحانی | اقلہ عیدہ اس کے معنی یہ ہے کہ عید کا معراجی اور تامل کرنے میں۔

۱۔ یہ عیدہ عیدہ میں سے عیدہ عیدہ عیدہ
۲۔ اگر معراجی روح و قسم دونوں پر مشتمل ہے۔ روح معراج پر ہی رہتا ہے جب تک کہ
نہ ہو۔ اس کے معنی یہ ہے کہ معراجی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتے۔

اُنہی باب کے تحت کہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد یہ چلے

پیش قدمی میں آئے۔ تاکہ وہ بھی اس کو ہمہ جہتی آئیں

اس معراج آسمانی معراج کا جہاں ذکر ہے کہ کوثر آیت نشانی سے مراد آسمانی نشان میں مثلاً جنت

و جنت سدہ کوثر اور دیگر آسمانی عجیب و غریب چہر

بقیہ خواہش و بیخ نشانی

یہاں اس قرب خاص کا ذکر ہے۔ جس کو بیان کیا ہے کہ شہر رقی قسطنطنیہ کتاب خوس

اذ ثوی میں فرمایا گیا کہ خلیفہ تیسری میں معراج کے دونوں حصوں کا بیان ہے۔ جب اس کا پہلا

حصہ ہی میں آسمانی معراج ہے۔ تو دوسرا بھی یقیناً آسمانی ہی ہے۔ نیز آسمانی معراج اور دوسرے

اس کو حاصل ثواب اس کو حاصل کرنے کی بیان کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کا ذکر و معرفت میں وہ صلاح

ہے۔ اس لیے جو اس کیفیت کو بیان کر سکیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ قادر نہ تھا۔ وہ تو قادر

مگر حق تعالیٰ اس کے مدد کے بغیر قیامت کا سر سے اس لئے مسجد اقصیٰ تک تو تعمیل فرمائی گئی۔ اور اس

مذہب خاص کر اہل کمال

دور میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جس طرح آسمانی معراج میں عبادی ہے۔ اسی طرح مسجد

سے مسجد تھی۔ ملک رات کے نہیں حصہ میں آتا جانا بھی عادتاً محال ہے۔ تو جب مسجد اقصیٰ

آسمانی معراج مان لی گئی۔ تو پھر آسمانی معراج کو آسمانی اسے میں کیا امتداد ہے۔ ورنہ جو بات

اس کو کہنا ضروری ہے کہ رکعتوں کی وہی ہے اسی جہاں جلی جلی رہی ہے۔ پھر یہ وجہ ہے کہ

اس سے مسجد تھی ملک معراج آسمانی کی جائے۔ اور اس کے بعد آسمانی معراج کو درجائی

کہ وہ آسمانی ہے۔ اور یہی وجہ دیکھو!

اس لئے بلی مستحبہ اقصیٰ کے خلاف سے معراج آسمانی کو درجائی تاہم کرنا کسی طرح درست

نہیں ہے۔ لہذا جب مسجد اقصیٰ تک کی معراج کا واقعہ جہاں ہے تو آسمانی معراج بھی جہاں آتی پڑے

یہی تاہم نہ حقیقت سے کہ تمام دنیا کو درجہ رکھتا ہے کہ معراج ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا

معراج جہاں کہ سیر آسمانی خاص معراج کی خصوصیت سے جو کسی لمحہ کے لئے ثابت نہیں ہے۔ یہ بات

نہیں کہ آتی ہے کہ حضور کو درجہ رکھتا ہے کہ وہی جہاں میں عطا ہوا۔ اور وہ ہے کہ آپ نے عجایب جمال

رواۃ سے حضرت محمد کے در آپ نے خود اس معراج کی ایک جگہ کر امتداد سے تمام کیا ہے

خبر ہوگی مذکورستوں کا اس سے ہے پس عجایب و معجزات خدا سے ہے

یہاں علامہ چینی نے لکھا کہ عربی جبریل و معراج کی کے الفاظ سے واضح ہو کہ حضور کو پیش نماہ الہی سے وہاں

اور کے حضور میں نہیں کیا۔ اتنی حدیث یہ ہے۔

اس مقام کے درجہ میں کہان پر حدیث قرآن میں یہ حضور علیہ السلام حضرت رسول محمد علیہ السلام کی

ہے۔ انہی نے ان کے لئے حج کے حاتم سے حضور کا خیر مقدم کیا۔ اور امام شافعی علیہ

دھندلے سمندر کا جہاز تھکا ہوا ہے

جہاز تھکا ہوا ہے۔ کہیں سفر میں حضور علیہ السلام کے مدد نہ

ہو۔ اور علی بن ابی طالب بھی

میں یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت

کی اور حضرت ابوبکر و عثمان کے ہمراہی ہیں۔ سفر کیا۔ گراہوں نے بھی بھارت سفر کر رکھا

تو ان کی بات درست ہے۔

ایک شبہ کہ میں نے

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

جب تم میں میں سفر کرنا تو تم پر

کا کدہ نہیں کہ ہمارے قمر کرنا

جواب ہو کہ اگر تمہیں تمہیں

دیں گے

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

میں نے یہ یقین تھا کہ

۱۰. هَذَا نَزَّلْنَاهُ مِنْ قِبَلِ رَبِّكَ
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اِلٰهَكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
تَسْمِعُكَ لِقَا رَبِّكَ فِيْ اَمْرٍ
مَّعْنُوْمٍ

۱۱. وَ مَن مَّسَّ فِيْ شَوْبٍ مِّنْهَا
يَمْسُحْهُ

۱۲. وَ اَمَّا الَّذِيْ مَسَّ مِنْهُ
فَمِنْ شَوْبٍ مِّنْهَا

اور حضرت سہیل اکبر سے منقول ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک کپڑے میں نانہٹے سے تو
اس کو ایک سال تک ایک کالے ہی سے بھی اس
کو سند میں لکھ کر ہے

اور جس نے اس کپڑے میں نانہٹے سے
جس میں وہ طبع کرے جسے ایک اس میں کوئی
کندگی نہ دیکھ جائے ہے

یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کسی شخص
بیت اللہ کا نشانہ کرے اور کرے۔

فوائد مسائل حدیث پر مبنی روایات میں مسائل بیان کئے جاتے ہیں

آدمی جو کیا ایک سی قمیص میں نماز پڑھ سکنا جو حضور نے فرمایا۔ اور گناہی کو بند کرنے کے
کائنات سے ہی بند کرے وہی وہی ہے۔

یہی امر ہے کہ یہ حدیث میں امر کے ثبوت میں ذکر کیا ہے۔ کہ نماز میں ستر چھٹے
ہے اور اس طرف اشارہ بھی کیا ہے کہ بیت میں۔ یہاں سے مراد کپڑے پنچا ہے۔ غلامانگار نہیں۔
نکاح میں حکم یہ ہے کہ روت مسجد و مسجد کو رخ تار کی کو ایسا ستر نظر نہ آئے۔

عقن خلق سے نام پوری نے سرٹ ادا کر دیا اور نہائی کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ
یہ نہ پڑھے پڑھے سے پڑھے کو ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کپڑے میں نماز پڑھ کر کہتے تھے۔ غیر
صحت فرماتے۔ تو رسول نے جواب دیا ہاں جبکہ کپڑے میں نجاست دیکھو نہ لگتی۔

اس حدیث سے اہم ہے یہ واضح کیا ہے کہ نماز میں مقصود و مقصودت ہے۔ خدا کسی کپڑے
جو کالے بشریہ کپڑے پاک ہو۔

۱۳. اِنْ مَسَّ مِنْهُ شَوْبٌ مِّنْهَا
يَمْسُحْهُ

اس کے بعد ہمارے ایک حدیث بھی ہے جس کے ابتدائی جملہ کا ترجمہ یہ ہے۔
وہ حدیث کہتی ہے کہ ہم کو حکم ہوا کہ دونوں میں طائفہ اور پورا دار طائفہ حاضر
ہوں۔ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعا میں شریک ہوں اور حیض والی عورتیں نماز پڑھنے
کی جگہ سے الگ رہیں۔ کہ عورت نے عرض کی یا رسول اللہ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو
تو کیسے بچے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اس کی ممانعت نہ کرے نہ ہی چادر اس کو لگائی جائے۔

قَالَ يَتِيْسَةٌ مَّحْبُوْبَةٌ مِّنْ جَنَّتِهَا رِيْحًا

یہ حدیث مع تقسیم درجہ فی کے قریبی ہادی پر دوم منہ پر گذر چکی ہے۔ اس لئے ہم نے اس حدیث کے ساتھ لکھ دیجئے ہیں۔ جو ترجمہ باب میں۔ اور اسے اس حدیث کو ذکر کر کے یہ واضح ٹیپ ہے۔ کہ جب حضورؐ کو عید میں سے جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اس نے کہا کہ یہ ایک عید ہے کہ اس کو بھی پہننے۔ تو فرمایا ہاں

میں اس حدیث پر بھی دلی قریبی ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ

باب۔ عید نماز میں اپنی گودی پر

باز رہیں

ابو حازم نے مسلم بن سعد سے روایت کیا کہ انہوں نے حضورؐ عید کے ساتھ نماز کی اپنی بہن کے ساتھ گودی پر باز رہ کر

اور حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک عید میں نماز پڑھی جس کو اپنی گودی پر باز رہ کر تھا اور اس کے کپڑے رکھنے پر دیکھ کر اسے یہ دیکھ کر کہ کچھ سے کہہ رہے تھے یعنی جو وہ بن وید سے کہا۔ اب ایک عید میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت ابی بنہ نے جواب دیا میں نے اس کے کپڑے کرنا کہ عید میں تھے۔ ایک کپڑے جس میں نماز پڑھنا دیکھ کر وہ رسول اللہؐ کو دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ میں نے اس کے کپڑے دیکھے

باب۔ ایک ہی کپڑے کو چھٹ کر نماز پڑھنا یعنی اوقات کر

ابو ہریرہؓ نے اپنی روایت میں کہ اوقات کو جمع کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ کپڑے کے دھول کا۔ اور کو نمازوں پر گذر کر عید میں وہی ایک کو نہ ہیں صرف کہ ہمیں وقت کا یہی وہی ایک ہی کپڑے میں

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کے بعد کو دھواں

رَبِّ عَقْدٍ لَا تَدْرِي عَلَى الْقَفَا

بِالْعَشْوَةِ

مَنْ مَعَ مَخِيٍّ مَلِكٍ إِنَّهُ عَقِيدٌ

رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا

رَبِّ عَقْدٍ لَا تَدْرِي عَلَى الْقَفَا

بِالْعَشْوَةِ مَنِ مَعَ مَخِيٍّ مَلِكٍ إِنَّهُ عَقِيدٌ

رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

مَنْ تَقِيحُهُ رَجُلًا رَسُوْلُهُ مَعَ قَدِيحٍ أَوْ يَهْدِي عَقْلَ

اس کے بعد ام بخاری نے اس حدیث کی وہ ایک حدیثیں درکھی ہیں۔ جن میں سے ایک حدیث

نہیں کی جا سکتی۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنی رائے کے مقابلی عدیت کو اس کے تمام مراتب کے ساتھ چھوڑ دے تو وہ جیسا تک صحت ہے، اور غلط ہے۔

وہ نہ دیکھتا تھا کہ اس سے اور مراد ہے
 اسی طرح امر کے تارک پر جب دخیم وارد ہوا ہے یہ بھی کے فاعل پر و ملید وارد ہوا ہے
 تو یہ امر نہ ہی بلاشبہ وجوب و تحریم پر دلالت کریں گے۔ اس صورت میں اس کی تہناب
 پر غور کرنا زیادہ نہ ہوگا۔

يَلْبِسُ إِذَا كَانَ يَتَوَضَّعُ صِيْدًا عَنِ الصَّلَاةِ
فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ

في التَّوْبِ الْوَاحِدِ

[illegible]

پنجاب کی

باب: ٹنگ کیڑے میں ناز کے منتقل

سید بن ہاشم نے کہا ہم نے جابر بن عبد اللہ سے
ایک کسے میں نماز پڑھنے کے حلقہ پوچھا تو انہوں نے کہا
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا تو میں
ایک کھم سے حضور نبویؐ میں بات کو ماضی بنا دیا۔ پھر تو
اپنے ہاتھ پر لکھ رہے ہیں اس وقت میرے بدن پر ایک
بھی کپڑا تھا میں نے اس کو بیٹھ لیا۔ اور آپ
کے بنو میں ہاتھ پھرنے لگا جب آپ نے سلام پھیرا
تو قرینہ جابر اس وقت اس میں کیے ۱۲ تھا۔ میں
نے ایسا کام عرض کیا جب میں نبیؐ بات عرض
کر رہا تھا تو فرمایا یہ سب سنا گیا میں نے عرض کی کہ
ایک ہی کپڑا تھا اس لئے آئی میں ہاتھ پھری حضورؐ
نے فرمایا اگر کپڑا ساوا ہو تو اٹھ کر وادہ کر
تنگ ہو تو تہجد پڑھو۔

تنگ یوز تپتید مازدلو

علامہ تھانی سے فرمایا حضورؐ نے حضرت جابرؓ کو جس آیت سے منع فرمایا۔ وہ اشتباہ تھا اور اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی پاور میں، بچے پر سے بدن کو چھپائے اور اسے غلبہ نہ ہو جائے۔ اس طرح چاہت ہے کہ فائدہ نہ ہو کر وہ ہے۔

اس حدیث سے یہ بخیر و واضح بٹھ کہ اگر چادر کشا رہے تو پھر اتحاف کر کے نماز پڑھے۔ چادر ایسی ہے کہ اتحاف نہیں ہو سکتا۔ تو پھر تہمند یا نوحہ لے اور نماز ٹھے۔ اتحاف کی تشریف

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

حضرت علیؓ نے کہا کہ کچھ لوگ حضور علیہ السلام کے ساتھ بچوں کی طرح بی تمیز ہیں کہ دونوں پر ہاتھ سے ہونے والا بچہ چا کر تے اور اس وقت غور توں کو حکم یہ تھا کہ تم غار میں بیٹھو اس وقت تک نہ اٹھاؤ

حَقُّ الشَّيْءِ الرَّجُلُ الْمَلُومُ وَخَدِي
 عروق کو یہ ہدایت میں لے دی گئی کہ سر اٹھانے میں مودوں کے متر کے مقام پر ان کی
 دھڑکے۔ یہ تبدیلی دور کے حالات تھے جبکہ بوجہ حسرت صحابہ کرام کے پاس ایسا کپڑا نہ ہوتا تھا
 کہ لارج متر کا کام دے سکے۔

ب جوہ شامیر میں نماز پڑھنا
 اہم حسن بصری نے فرمایا کہ کپڑوں کو جو سی ہیں ان
 میں نماز پڑھنے میں حرج نہیں

بِالْمَقْلُوبَةِ فِي الْجَبَّةِ مَشَاوِمَةً
 تَعَالَى تَعَالَى فِي أَفْئَابِ يَسْتَجِئَا
 الْمَجْلُوبُ لَمْ يَبْخَا بَنَاتَا

یعنی جو کپڑے کہ غیر مسلموں کے ہاتھوں کے بنے ہوئے ہوں۔ ان کو بغیر دھوئے استعمال کرنا نا
 جائز ہے۔ اور جب تک یہ یقین نہ ہو کہ یہ شخص میں اس وقت تک ان کے نہیں ہونے کا حکم
 کیا جاتا ہے۔ گرجہ شامیر کی قید اس تھے جسے کہ اس وقت شام کا ملک دار لکھنؤ تھا۔ تو جو چیز وہیں سے بن کر
 آئی تھی کہ وہ غیر مسلموں ہی کی بنائی ہوئی ہوتی تھی۔ حضرت امام حسن بصری جلیل القدر
 فرمادے کہ اگر اس اثر کو نہ دیکھو تو دیکھو

موتنے لگا میں نے زہری کو دیکھو میں کے کپڑے مینے
 جو کپڑا میں دیکھے باتے بعد دھونے کے بعد

وَأَنَّ الْقَصْرَ نَائِبًا لِّمَا هُوَ فِي سَلَمَتٍ
 مِنْ شَابِ الْيَقِينِ فَصَبِّحْ بِالنَّبِيِّ

اس اثر کو علامہ عبد الرحمن نے اپنے معنی میں دیکھا۔ اہم میں سے جو کپڑے آتے تھے وہ جس
 شہر سے دھوئے جاتے تھے ان میں جیتاب بھی ہوتا تھا۔ حضرت زہری ان کپڑوں کو پاک کرنے کے
 بعد بنا کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ علیہ المرتضیٰ نے تصریح کی کہ جو محمول علیٰ اسے مکان بظہر
 میں دیکھا۔ بعض نے یہ کہہ کر جو کہ امام زہری کے نزدیک حلال جاؤں گا جیتاب پاک ہے۔ سب سے دیکھو
 سوائے اور پاک کئے ان کپڑوں کو جن پر پتے تھے۔ لیکن امام زہری کے نزدیک حلال جاؤں گا جیتاب پاک نہیں
 ہے جس کے معنی جہد الزنا کی روایت سے واضح ہے۔ ۱۰۔ بخاری مصری جو ۲۷۸ میں خود امام بخاری علیہ الرحمۃ
 نے اس وقت اشارہ کیا ہے یہی باب ہل کثیرا۔ لول لکابل۔ میں ناہم

وَصَلَّى عَلَيْهِ مِنْ آفِ مَذْهَبِ فِي شَرْبِ
 عَنِ بَعْضِ مَقْصُودِ

۱۰۔ حضرت علی کریم بعد وجہ الکرم نے ایک کو روئے
 کپڑے میں نماز پڑھی

اس اثر کو ابن سعد نے دیکھا۔ مقصود اس کپڑے کو کہتے ہیں جو بننے کے بعد دھویا جائے۔ اور
 مقصود وہ جو کہ اس اثر میں اگرچہ لکھا کہ بنے ہوئے کپڑے کی تصریح نہیں ہے لیکن امام بخاری کو اس اثر
 میں باب میں لانے سے مراد معلوم ہوا ہے کہ وہ کپڑا جس میں حضرت علی نے نماز پڑھی۔ کفار کا بنا ہوا
 تھا۔ بہر حال ان شمار سے یہ واضح ہوا کہ حسب قول کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور جب تک ان
 سے کس ہونے کا یقین نہ ہو ان میں نیک نہیں قرار دیا جائے گا
 ۱۱۔ وہ کپڑے جو غیر مسلموں کے بنے ہوئے ہوں ۱۱۔ وہ کپڑے جو جیتاب کی آمیزش سے کر دئے گئے ہوں

اور ان کو ہمیں دعویٰ کیا ہو ۳۔ عہدہ پکڑے جو کور سے ہوں اور نئے کے بعد ان کو دعویٰ نہ لے سکیں جو
۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرہ ایک سفر میں تھا
حضور نے فرمایا: اے مغیرہ اپنی بی ڈھلپی لٹاؤ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ چلے گئے حتیٰ کہ میری
نگاہوں سے پر حیرت ہو گئے۔

فَلْيُحَقِّقُوا رَأْيَهُمْ فِي هَذِهِ الْقِسْمَةِ
مَنْ يَرَىٰ عَيْنًا قَطْعًا مَوْجُودًا وَجُودًا
شَاهِدًا مِنْهُ بِخَيْرٍ مِنْهُ مِنْ حَقِّهِ
فَلْيُحَقِّقُوا خُرُوجَ بَيْتِهِمْ مِنْ أَهْلِهِمْ فَصَبَّحُوا
عَلَيْهِ فَتَوَضَّعُوا لَهُ فَتَوَضَّعُوا لَهُ فَتَوَضَّعُوا
عَلَيْهِ فَتَوَضَّعُوا لَهُ فَتَوَضَّعُوا لَهُ فَتَوَضَّعُوا

اجتہاد

آپ نے قطعاً برہنہ فرمائی۔ اس وقت آپ شامی
جہنم پہنچے تھے۔ آپ نے اس کی تائید میں سے
ہاتھ نکالنا چاہا وہ ملک نکلی۔ پھر آپ نے
جہنم کے عہد سے آتے تھے کہ میں نے خود کو لے کر
پرانڈ ڈالا آپ نے اگلے کو واپس کی طرح واپس کیا
تو کہہ دوں کہ آپ کی پھر نہ پڑے گی

اس حدیث کو ہم صحابی سے جہاد اور بیس میں بھی ذکر کیا۔ درمیان میں وہ بھی ذکر کیا۔ درمیان میں وہ بھی ذکر کیا۔
قرآن و مسائل اس حدیث کے مسائل اور ان میں سے ہادی بارہ اول سے ۱۳ پر گزر چکے ہیں

بَابُ صَكْرِ هَيْبَةٍ لِّلْعَبْدِ فِي الْمَسْئَلَةِ
وَعَمَلُهَا

اِنَّ رَسُوْلًا مَّا وَصَلَ بِلَهُ عَيْنٍ وَصَلَتْ
كَانَ يَسْتَدْعِيهِمْ بِصَدْرِهِ لِكَلْبَةٍ عَلَيْهِ
اِنَّ اُمَّةً فَقَالَ لَهُ خَاسُ عَلَيْهِ مَا اَنْزَلَ رَجُلِي
لَوْ خَلَّتْ رِجْلَاهُ لَخَلَّتْ عَيْنُ حَبِيبِكَ
فَقَالَ لَوْ قَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ لَخَلَّتْ عَيْنُ
مَنْ يَسْتَدْعِيهِمْ بِصَدْرِهِ لِكَلْبَةٍ عَلَيْهِ

اجتہاد

آپ کا ضرور تہ بہ تہ نہ پڑھنے اور غیر نمازی
برہنہ ہے کہ اگر اہل بیت علیہم السلام
ہو تو یہ عہد نہ کہاں کہہ کہہ سکیں کہ آپ کے وقت
حضور علیہ السلام بھی لوگوں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے
تھے خود آپ نے نہ دیکھا ہے کہ آپ کے چچا
حضرت عباس نے کہا ہے کہ میں نے آپ کے چچا
تھے کہ آپ نے کہا کہ میں نے آپ کے چچا
ہوئے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تہذیب و آداب
آپ کو دیا ہے کہ میں نے آپ کو دیا ہے کہ میں نے آپ کو دیا ہے
جو کہ میں نے آپ کو دیا ہے کہ میں نے آپ کو دیا ہے
کوئی چیز نہیں دیکھی کہ میں نے آپ کو دیا ہے

اس حدیث کو ہم نے بیض کعبہ میں درج کیا ہے جہاں اس کا ذکر فرمایا
قرآن و مسائل اس حدیث کے یہ الفاظ میں خدای بعد ازک سر بیاناً جو لفظ کی
حالت اور غیر لفظ کی حالت دونوں کو قائل ہے اس حدیث سے واضح ہوا کہ نہ
فورت سر حال میں واجب ہے خواہ تمام میں ہو یا نہ ہو۔ تنہا ہو یا کسی کے سامنے بلا غرض
بیچ تنہائی میں بھی برہنہ ہوتا جائز نہیں

اور لوگوں کے سامنے یا قدام میں تو متر بالاجماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر مرد صبیحے مکان میں نماز پڑھی
 کچھ دہائی کوئی نہ ہو اور اس کے پاس نہ پک کپڑا موجود ہے کہ متر کا کام لے سکے۔ لہذا اس نے برہنہ
 رہ کر بھی یہ واجماع قرار نہ دیا۔

علامہ حنفی حیدر الرحمہ نے فرمایا کہ حدیث مذکورہ سے یہ بھی ثابت ہو کہ حضور علیہ السلام قبل نبوت اور
 بعد نبوت روزِ قبل و مسائب سے محفوظ و معصوم ہیں۔ اور بجاوت معصومینی بھی اطلاق جاہلیت سے منزہ ہیں۔ اور
 نہ ہی حضور علیہ السلام کی جبلت میں کسی خلل یا کسر کا حال رکھی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حضور علیہ السلام
 وہ صبیح اور قبل سے بھی زیادہ جہاد سے متعلق۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيصِ وَالسُّرَّةِ وَبِشِلِّ
 وَالْعَصِيَّةِ وَالتَّحِيَّةِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَنِ
 رَسُولِهِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَقْبَلُ
 حَتَّى يَكُونَ ثَوْبُهُ ثَلَاثِينَ سَلًا يَسْتَمِرُّ
 قَوْلًا إِنَّهُ دَسَّعَ اللَّهُ مَا دَسَّعَ جَنَّتِ
 حَتَّى يَكُونَ ثَوْبُهُ ثَلَاثِينَ سَلًا يَسْتَمِرُّ
 هَذَا وَفِي قَمِيصٍ فِي إِمَامٍ يَدُ قَمِيصِي سَمَوِيلَ
 وَهَذَا وَفِي سُرَّةٍ فِي كَمِيصٍ فِي
 سُرَّةٍ وَفِي ثَوْبٍ فِي ثَوْبٍ وَفِي
 فِي ثَوْبٍ وَفِي ثَوْبٍ وَفِي ثَوْبٍ
 قَوْلًا فِي ثَوْبٍ وَفِي ثَوْبٍ

باب قمیص اور پیرہنے اور شلوار اور جاغیر
 میں نماز پڑھنے کے متعلق
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھوں
 جائز ہے؟ فرمایا کیا تم سب کے پاس وہ کپڑے
 ہوتے ہیں؟ پھر ایک شخص نے یہی مسئلہ جواب
 دیا کہ ہاں ہے۔ فرمایا تو آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ
 تم کو فراموش نہ کرے تو تم بھی فراموش نہ کرو۔ وہی کو چاہیے
 کہ اپنے کپڑے جمع کرے۔ کوئی تین دن اور چار دن یا
 پڑھے کوئی تین دن اور کبھی میں کوئی تین دن اور
 میں کوئی تین دن اور چار دن میں کوئی تین دن اور
 قمیص میں کوئی تین دن اور چار دن میں کوئی تین دن اور
 چار دن میں کوئی تین دن اور چار دن میں کوئی تین دن اور
 میرے پاس ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی
 جاغیر اور چار دن میں

اس حدیث کو ہم نے بہم معوضہ فی التوبہ میں بھی ذکر کیا
 اس مسئلہ میں سے عرب کی منہیت یہ ہے۔ کہ کسی میں مذکورہ مال کپڑوں میں نماز کے جائز ہونے
 میں ہے۔ اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نماز میں ستر ضرورت ہے۔ اور وہ کپڑوں میں نماز
 میں فعل ہے اگر کسی کے پاس وہ کپڑے نہ ہوں تو ایک ہی کپڑے سے ستر ضرورت رکھے تا کہ پڑھ سکے
 ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے یہی مقصود ان سے حصر نہیں ہے بلکہ
 سادہ ہے کہ جو بھی ان کپڑوں کے ذمہ مقام پوچھے اور ان سے ستر ضرورت ہو جائے۔ اس میں نماز پڑھ سکتے
 ہیں۔ بیان میں چھوٹے یہ جہاں سے کہتے ہیں جس سے صرف شرمگاہ چھپ جائے یعنی ہائیکہ اور

اگر آپ ہند کو اور وہ پادرو کہتے ہیں گرن وہوں میں
وہ نصف علی کے لئے رہا کم

رقی ہے کہ اگر نصف سفل کے لئے ہوتا ہے

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم
وہ نصف سفل کے لئے رہا کم

یہ حدیث صحیح ہے۔ ورنہ علیؑ مقدار میں مع قنبر کے نہ رہی۔ لہذا اس سے واضح ہو گا کہ ایک کپڑے کا کرنا پڑھنا جائز ہے۔ البتہ پتھر سے نہ پڑھنا۔ لہذا پڑھنا سب کے نزدیک افضل ہے۔

باب دوم کے عورت ہونے کے متعلق جو حدیث
آئی ہے

امام بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ جو وہ
عمر بن خطابؓ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ
عورت سے

باب دوم کے عورت ہونے کے متعلق جو حدیث
آئی ہے

قال: لا بأس بظفرها ولا بظفرها ولا بظفرها
ولا بأس بظفرها ولا بظفرها ولا بظفرها

امام نے حدیث بالا کو بحیثیت مؤخر میں اور حضرت ابن عباسؓ جو وہ
عمر بن خطابؓ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ
عورت سے

فوائد و مسائل ایسے

۱۔ حدیث ابن عباسؓ جو وہ عمر بن خطابؓ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا کہ
عورت سے۔ اور وہ اس سے یہ حدیث بھی مروی ہے۔ اور اس حدیث کے ایک روای اور بھی اختلافات
میں اور کثیف سے مشہور میں در ان کے نام میں جو قریب ہیں۔ اور حدیث جو وہ وہ امام مالک
رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ اور امام ترمذی و ابن حبان نے حسن صحیح اور امام بخاری نے حسن صحیح میں منقول
کیا جو حدیث جو وہ حضرت قتادہ بن دعلج سے روایت ہے۔ اور حدیث محمد بن حنفیہ کو کم و ہرانی سے روایت کیا
کے سب روای صحیح کے روای ہیں۔ حدیث ایک روایت ہے کہ کثیر بن حذافہ نے قبول فرمادیا ہے۔

وقال: لا بأس بظفرها ولا بظفرها ولا بظفرها
ولا بأس بظفرها ولا بظفرها ولا بظفرها

امام بخاری نے فرمایا کہ حدیث اس حدیث کے ایک روای اور بھی اختلافات
میں اور کثیف سے مشہور میں در ان کے نام میں جو قریب ہیں۔ اور حدیث جو وہ وہ امام مالک
رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ اور امام ترمذی و ابن حبان نے حسن صحیح اور امام بخاری نے حسن صحیح میں منقول
کیا جو حدیث جو وہ حضرت قتادہ بن دعلج سے روایت ہے۔ اور حدیث محمد بن حنفیہ کو کم و ہرانی سے روایت کیا
کے سب روای صحیح کے روای ہیں۔ حدیث ایک روایت ہے کہ کثیر بن حذافہ نے قبول فرمادیا ہے۔

۲۔ حدیث جو کہ حدیث جو وہ حضرت قتادہ بن دعلج سے روایت ہے۔ اور حدیث محمد بن حنفیہ کو کم و ہرانی سے روایت کیا
کے سب روای صحیح کے روای ہیں۔ حدیث ایک روایت ہے کہ کثیر بن حذافہ نے قبول فرمادیا ہے۔

۳۔ حدیث جو کہ حدیث جو وہ حضرت قتادہ بن دعلج سے روایت ہے۔ اور حدیث محمد بن حنفیہ کو کم و ہرانی سے روایت کیا
کے سب روای صحیح کے روای ہیں۔ حدیث ایک روایت ہے کہ کثیر بن حذافہ نے قبول فرمادیا ہے۔

۴۔ حدیث جو کہ حدیث جو وہ حضرت قتادہ بن دعلج سے روایت ہے۔ اور حدیث محمد بن حنفیہ کو کم و ہرانی سے روایت کیا
کے سب روای صحیح کے روای ہیں۔ حدیث ایک روایت ہے کہ کثیر بن حذافہ نے قبول فرمادیا ہے۔

اس حدیث کو حضرت ابی ہریرہؓ نے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں کشف خدین کا ذکر نہیں ہے۔ لہذا یہ اشد دلالت ہے کہ روایت حدیث نہیں ہے۔

یہ بخیر اور مرنے کے بعد حدیث منہ جس میں کشف خدین کا ذکر ہے بمقتضیٰ ہے

مشہور امام شافعی نے فرمایا جس روایت میں کشف خدین کا ذکر ہے مشکوک ہے واپس ہوتا ہے۔

صعقہ مرمری تھے تاہم کہ تین روایات میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اسے اور حضور علیہ السلامؐ نے ان کو سے ہوئے ہوئے فرماتے تھے کہ اس کا استاد وہی ہے جو وہ اخبار و شمار میں ملے کہ چھپانے کے حکم کے بخیر ہے۔ کتاب تقریباً ۱۵۰۰ جلد ہے۔

ہشتم حدیث زکریاؑ و یحییٰؑ میں کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس میں فتہ کی جگہ یہ لفظ ہے۔ وھو

مستجد ہے۔ تراشہ لاس موطاۃ۔ اس سے واضح ہوا کہ اصل قصہ میں کشف

خدین کا ذکر ہے۔ دی مسلم نے روایت میں بھی عن محمد بن اسحاق کے

روایت ہے۔ اس سے یہ شہد ہے کہ کشف خدین ان روایات مشکوک ہیں۔

حاصل بحث یہ کہ حضور اکرمؐ سے اشد عید و مسلم کی کوئی روایت ہے۔ یہی ثابت ہوتا ہے

راق عورت ہے۔ اور حنفی کے نزدیک مان ہے کہ کھٹے عید عورت ہے۔ اور نماز و

یہ اس کا جہاد واجب ہے۔

وَقَدْ تَلَّيْتُ فِي ثَابِتٍ أَتَوَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

وَتَوَلَّيْتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَلَّيْتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

عَلَى قَبْلِي تَلَّيْتُ قَوْلًا حَتَّى جَعَلْتُ

وَأَنَا مُوَلِّئُ قَبْلِي رَحِمَهُ

میں نے اپنے آپ کو اللہ کے لئے وقف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا استغفار، لفظاً جملہ میں

تو وہ مسائل استنباط میں دیکھ کر یہ ابجد میں اس حدیث کو ذکر کیا۔ در ترمذی

تہمیر میں اور ساتھی سے جہاد میں ذکر کیا۔

انصاری صاحب جلیل القدر اور کاتب وحی ہیں۔ جس وقت یہ مدینہ میں تھے

حضرت زید بن ثابتؓ نے ان کی عمر ۱۱ سال تھی۔ جیل القدر علماء و فقہاء صوبہ میں ان کا شمار

نور نقی کے بار میں حضورؐ نے فرمایا۔ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق آپؐ نے یہود

صفت دہیں اور سب سے زیادہ دین میں سیکھ کر تھی۔ تاہم غیر ان دونوں کو پہنچ کر سکین۔ قرآن میں

مردوں میں ان کا بڑا حصہ ہے خلافت مدنی میں انہوں نے قرآن مجید کی کتاب لکھی کی۔ اور قرآن کو مصر

سے خلافت مدنی میں نقل کیا۔ ایک بڑی چھوٹ نے ان سے روایت کی آپؐ سے کل ۱۲ حدیثیں مروی ہیں

میں ۵ حدیثیں ترمذی ۵ سال وفات مدنی۔ یعنی اشدت و قسطنطنیہ

و فتح موکہ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان عورت نہیں ہے کیونکہ احتساب قوی ہے کہ

حضرت محمد بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ لیکن یہ سن کر حضرت
 علیہ السلام نے کہا: "یہ نماز پڑھنا چھوڑ دو، کرتے تھے"۔ محمد بن یزید

۲۔ اور حضرت محمد بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام نے نماز پڑھنے کے بعد کہا: "تو جب آپ نے نماز
 پڑھ کر اٹھ کر بیٹھے تو میں نے کہا: "یہ نماز پڑھنا چھوڑ دو، کرتے تھے"۔ محمد بن یزید

۳۔ علی بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا
 یا قہر اسف سطر

۴۔ میں نے کہا: "یہ نماز پڑھنا چھوڑ دو، کرتے تھے"۔ محمد بن یزید
 علیہ السلام کے محل کے خلاف متفق نہیں ہو سکتے۔ اور یہ عمل اس کی خدمت کرتے ہوئے کو افضل بھی ہے۔
 کہ نماز پڑھنے میں پڑھنے کے بعد نماز پڑھنا چھوڑ دینا نہیں چاہیے۔ بلکہ نماز پڑھنے کے بعد
 نماز پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے۔ اور یہ عمل اس کی خدمت کرتے ہوئے کو افضل بھی ہے۔
 تو یہاں تک کہ میں نے یہ سنا کہ یہ نماز پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے۔ اور یہ عمل اس کی خدمت کرتے ہوئے کو افضل بھی ہے۔

۵۔ امام محمد بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا
 کہ حضور کے بعد کسی مسٹر پر ایسے متفق نہ
 ہوئے۔ جیت نماز پڑھ کر اٹھ کر بیٹھے ہیں پڑھنے پر
 متفق ہوئے ہیں

۶۔ حضرت محمد بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا
 کہ حضور کے بعد کسی مسٹر پر ایسے متفق نہ
 ہوئے۔ جیت نماز پڑھ کر اٹھ کر بیٹھے ہیں پڑھنے پر
 متفق ہوئے ہیں

۷۔ حضرت محمد بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا
 کہ حضور کے بعد کسی مسٹر پر ایسے متفق نہ
 ہوئے۔ جیت نماز پڑھ کر اٹھ کر بیٹھے ہیں پڑھنے پر
 متفق ہوئے ہیں

اور غیر متعلق دونوں کے لئے ایک مرد موقوف ہے تیر حصوں میں سے اس نماز کا اعادہ نہیں کرنا۔
 یہ دلیل اس سے ہے کہ ریشمی کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ نماز کو مانع کی وجہ سے
 نے حرام سے ہے لہذا یہی قیاس میں نماز پڑھنی چاہیے۔ عظیم دوی نے فرمایا: ایسا معلوم ہوتا ہے
 نبی اس وقت وارد ہوئے جب کہ حضور قرآن میں تھے اس لیے کہ انہوں نے جیسا کہ حدیث جاری میں ہے کہ
 اسلام نے ریشمی کپڑے پر بھی پھر اس کو حرام قرار دیا۔

فہو فی حدیث ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ جبریل میں نے اس کے پست سے منہ کیا ہے
 چنانچہ حالت کلمہ کے ہی حضور علیہ السلام نے ریشمی کپڑے کی مذمت کی

خبر تو کہ مردوں کے لئے ریشمی کپڑے استعمال کرنا حرام ہے اور
 مردوں کو لاشیں کپڑے انے حرام کی حدیثیں متعدد ہیں صحابہ کرام سے روایت ہیں۔

باب | **مردوں کی حدیثیں** | **عبداللہ بن عمر** | **عبداللہ بن عمر** | **عبداللہ بن عمر**
 جبریل نے فرمایا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پست سے منہ کیا ہے

بہی ہوا کہ اس مرد کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: **مردوں کی حدیثیں**
 اور یہ حدیثیں اس کے پست سے منہ کیا ہے

بہی ہوا کہ اس مرد کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: **مردوں کی حدیثیں**
 اور یہ حدیثیں اس کے پست سے منہ کیا ہے

باب | **مردوں کی حدیثیں** | **عبداللہ بن عمر** | **عبداللہ بن عمر** | **عبداللہ بن عمر**
 جبریل نے فرمایا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پست سے منہ کیا ہے

وَبَيْنَ جَرَى نَحْوِ بَوْبِ دَفْقِهَا وَأَعْلَمُهَا
ذَكَرَ بَيْنَهُمَا شَرْقًا

تہیں دیکھتے۔ اگرچہ ان کے پیچھے یورپ یا سامنے
چینا یا جاپان ہو جس پر کیا مافی الارض کے درمیان
مسترد ہو۔

در صل سے جگہ کہتے ہیں جو ٹٹھی ہوئی ہو اور سخت ہو حکم میں ہے کہ چھند ق
جھل کر کے پانی کو کھتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ اگر خبر دیا یا سمندر کا پانی بہہ جائے اور
اس پر نماز پڑھی جائے اگر چہ جوئے ہوت کے نیچے نجاست ہو تا در مست ہے مگر کوئی نجاست
نماز پڑھنے کی جگہ تک نہیں پہنچتی اسی طرح پل پر نماز پڑھی جائے خواہ پل کے نیچے نجاست ہو۔ جو
یہاں پر ایسا ہے کہ جس کے نزدیک نجاست ہے۔ یہی عوار اور اور اندر نیچے کی سطح پر نجاست کا اثر
قدس و ثب کے بلکہ اور اور نماز پڑھنا درست ہے۔

ذوقِ نو شریف علی حقیر استغیث
بسمِ نو شریف علی حقیر استغیث

نہ ہوسکتا ہے کہ جس کی نسبت سے موصوفات ذکر کیا جاتا ہے، ایک ہی صانع میں کلام کیا گیا ہے۔
مگر سید بن طاہر نے اس ترک کو دوسری وجہ سے موصوفات بیان کیا، اس سے ہم بخاری علیہ الرحمۃ
اس ترک کو علیحدہ قرار دیا۔ قاتمہ ————— میں از سے واضح ہوا کہ اگر امام بیہیچہ جو درمستی
تجدت پر ہوں در اس کی صورت پر تو نہ ضرورت ہے مگر ضرورت ایسا کرنا گوارہ ہے

وَمَنْ يَنْتَظِرْ يَنْتَظِرْ لِقَائِهِ
حضر تاج الدین عارف نے فرمایا کہ جو شخص اپنے رب سے ملنے کا دن کاٹتا ہے وہ اپنے رب سے ملنے کا دن کاٹتا ہے۔

لوگوں نے مسل بن مسجد سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندر کس چیز کا تھا، مسل نے کہا آپ کا سامنے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوڑا نہ رہا۔ یہ منبر تلخاب سے بنا تھا، خاص جو غلامی مور کا غلام تھا۔ اس نے بنایا۔ جب مسجد میں رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے۔ ورتقہ کی عورتوں نے آپ کے پیچھے بھی۔ اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے قرأت کی۔ رکوع لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء میں رکوع کیا۔ پھر آپ نے۔ کورٹ سے سر اٹھایا۔ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر زمین پر سجدہ کیا۔

پھر وہ درہ منیر پر چڑھے تو ان کی رکوع کیا
پھر رکوع سے سرائیا پھر اسٹے پاؤں
پہنچے پہلے اود زمین پر سجدہ کیا یہ ہے
منیر کا قصہ

عَاذُكَ عَنْ اِيْتِيَانِ تَقَرُّرٍ رَّكَعٍ
تُسَبِّحُ رَفَعَهُ سُبُّهُ ثُمَّ رَجَعُ
فَيَقْرَأُ حَتَّى سَجَدَ بِاَلَاذِي
تَهْتَدُ مَنَاقِلُهُ

۱۔ اہم نے اس حدیث کو کتاب مصنفہ میں لکھا کہ مسکو دہو و دہو نہائی نے تئیب سے رو سب با
 ۲۔ یہ مسکو ہی ہوتے ہوں گے اور یہی
 ۳۔ رشتہ نامہ میر منور کے قریب ایسا قافلہ ہے۔ جس میں چھوڑ کی لکڑی کا ممبر بنا تھا
 ۴۔ اسے مٹی لکھی گئی تھی۔ چھوڑ کیسے مشہور وقت سے اس کی کوئی عورت ہوئی ہے۔ درہنہ وغیرہ
 ۵۔ اسے منائے جاتے ہیں۔ اس کے پتوں سے کپڑے دھاتے جوتے ہیں۔ قصہ ان
 ۶۔ یہاں پر ممبر ہمارے دے کا نام ڈور نہیں ہے۔ وہ سری رویت میں رخصتی نامہ مضمون در
 ۷۔ ہم خاص نامہ دستہ نصاریہ لکھا ہے۔ (نکاح اہلادی)
 ۸۔ یہاں سے گامیت لکھا کہ لکڑی پر غبار چھتا دہشت ہے۔ خود لکڑی کا تختہ مویا ممبر
 ۹۔ اس قدر محنت سے اسے سداں کا کر لکڑی پر غبار چھتا دہشت ہے۔ اس حدیث سے
 ۱۰۔ یہ ۱۰۰ کہ امر مقدس سے عدم میں غنہ کی بیش کا یہ حق ہو تو حرج نہیں ہوگا
 ۱۱۔ یہ ہیں کہ

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 ۱۔ گھٹنے سے انیس برس پرانے تھوڑے تھوڑے
 ۲۔ کدو تھیں یہ تئیب نے کی رویت سے ہمارے
 ۳۔ یہ کہ ایک عید کو ہمیں سپاہیوں نے ہمارے
 ۴۔ رشتہ میں کی سیڑھیوں پر لڑائی کی تھیں۔
 ۵۔ آپ کے صاحبزادے بہت جلد مر گئے۔ آپ
 ۶۔ نے ان کو کھانا ڈھونڈا اور وہ سب کھڑے
 ۷۔ ہوئے۔ آپ سے مل کر بھیجے۔ تو فرمایا کہ
 ۸۔ ہمارے لئے جو باغ ہے اس کی پیرائی کا کرے
 ۹۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو آپ نے کہا کہ اس عید
 ۱۰۔ کے قریب ہی ایک درخت ہے اگر وہ کھڑے ہو کر
 ۱۱۔ ناپڑے تو ہم بھی کھڑے ہو کر پڑھو ۲۸ دن کے
 ۱۲۔ بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو پیرے ہوئے کھانا
 ۱۳۔ آپ نے آپ کے ہاتھ کو دیا اور فرمایا کہ

یہی نبی ہوتا ہے کہ رسول
 ۱۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ۲۔ یہ تھوڑے تھوڑے
 ۳۔ نبی سے انھوں نے
 ۴۔ یہ تھوڑے تھوڑے
 ۵۔ نبی سے انھوں نے
 ۶۔ یہ تھوڑے تھوڑے
 ۷۔ نبی سے انھوں نے
 ۸۔ یہ تھوڑے تھوڑے
 ۹۔ نبی سے انھوں نے
 ۱۰۔ یہ تھوڑے تھوڑے
 ۱۱۔ نبی سے انھوں نے
 ۱۲۔ یہ تھوڑے تھوڑے
 ۱۳۔ نبی سے انھوں نے

۱۴۔

۱۔ اہم نے اس حدیث کو کتاب مصنفہ میں لکھا کہ مسکو دہو و دہو نہائی نے تئیب سے رو سب با
 ۲۔ یہ مسکو ہی ہوتے ہوں گے اور یہی

۳۔ رشتہ نامہ میر منور کے قریب ایسا قافلہ ہے۔ جس میں چھوڑ کی لکڑی کا ممبر بنا تھا
 ۴۔ اسے مٹی لکھی گئی تھی۔ چھوڑ کیسے مشہور وقت سے اس کی کوئی عورت ہوئی ہے۔ درہنہ وغیرہ
 ۵۔ اسے منائے جاتے ہیں۔ اس کے پتوں سے کپڑے دھاتے جوتے ہیں۔ قصہ ان
 ۶۔ یہاں پر ممبر ہمارے دے کا نام ڈور نہیں ہے۔ وہ سری رویت میں رخصتی نامہ مضمون در
 ۷۔ ہم خاص نامہ دستہ نصاریہ لکھا ہے۔ (نکاح اہلادی)
 ۸۔ یہاں سے گامیت لکھا کہ لکڑی پر غبار چھتا دہشت ہے۔ خود لکڑی کا تختہ مویا ممبر
 ۹۔ اس قدر محنت سے اسے سداں کا کر لکڑی پر غبار چھتا دہشت ہے۔ اس حدیث سے
 ۱۰۔ یہ ۱۰۰ کہ امر مقدس سے عدم میں غنہ کی بیش کا یہ حق ہو تو حرج نہیں ہوگا
 ۱۱۔ یہ ہیں کہ

جب یہ حد تک پہنچے تو ان کی دل میں ایک ایسا کلمہ وحی معبرات کے مکان میں داخل نہ ہو
 کہ یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا
 یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا

اس حد تک پہنچے تو ان کی دل میں ایک ایسا کلمہ وحی معبرات کے مکان میں داخل نہ ہو
 کہ یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا
 یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا

اس حد تک پہنچے تو ان کی دل میں ایک ایسا کلمہ وحی معبرات کے مکان میں داخل نہ ہو
 کہ یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا
 یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا

اس حد تک پہنچے تو ان کی دل میں ایک ایسا کلمہ وحی معبرات کے مکان میں داخل نہ ہو
 کہ یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا
 یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا

اس حد تک پہنچے تو ان کی دل میں ایک ایسا کلمہ وحی معبرات کے مکان میں داخل نہ ہو
 کہ یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا
 یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا

اس حد تک پہنچے تو ان کی دل میں ایک ایسا کلمہ وحی معبرات کے مکان میں داخل نہ ہو
 کہ یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا
 یہ کلمہ اس کے کورٹ سے قریب نہیں رہوں گا یا چار مہینہ قریب نہیں رہوں گا یا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَدِيمِ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ الدِّينَ وَهُوَ الْإِسْلَامُ الَّذِي هُوَ أَلْفٌ مِّنْ أَلْفٍ مِّنْ دِينٍ

یا ایہو الذین آمنوا جبکہ کہنے وقت آدمی کا پیر اپنی پوری کمر سے بھر جائے تو کیا حکم ہے

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ جس وقت کہہ رہے تھے اور میں جس کی حالت میں آپ کے برابر ہوتی تھی یہ سن کر اہم فرما سوتیں اور حضور ان کے قریب ہی نماز پڑھتے تھے اور جب تک آپ بجا کرتے تو آپ کا کمر میرے کمر سے ملتا تھا یعنی حضور صلوٰۃ علیہ وسلم کی حالت میں آپ قرعہ پر نماز پڑھتے تھے

اس نے اس حدیث کو بدلتا ہے اور صلوٰۃ میں اور مسطور اور اذکار اور ابن ابی نعیم نے صلوٰۃ میں یہ کہا ہے کہ اگر قرعہ چھوئے مصلیٰ کو کہتے ہیں اور اگر بڑا ہو تو وحید و بیٹا کہتے ہیں قرعہ کے اس مصلیٰ پہچانے کے ہیں مصلیٰ آدمی کے پیروں کو کہتے ہیں اس سے اس طرح غار دوڑتی سر کا چھپا دیتی ہے

حدیث مذکورہ میں یہ ہے کہ اگر آدمی کی پوری کمر سے بھر جائے اگرچہ وہ جائز ہو تو نماز میں ہوتی وہ حالت عورت کی حالت کی ہے بنا اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے میں یہ نہیں ملے پر نماز پر کمر بستہ ہونے اور اس پر ہمارا اتفاق ہے غیر مصلیٰ ہمارے کہا حدیث سے ثابت تھا کہ عورت کی عبادت سے نماز کا مصلیٰ ہوتی اور امام اعظم ابو حنیفہ کا یہ کہنا اسد ہو جاتی ہے اس حدیث کی رو سے مصلیٰ ہے لیکن یہ محض ایک مفاد ہے جو صورت عبادت اور کثرت میں ہے یہی عبادت سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک نماز کا مصلیٰ ہوتا ہے کیونکہ امام اعظم کا یہ ہے کہ عورت دمر و مشرک فی التعمید و اذکار میں نماز کا مصلیٰ ہوتی ہے اور حدیث تیرہ بحث کی تردید نہیں ہے

باب ۱۰۰۱

وَقَالَ جَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۰۰۲

وَقَالَ جَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس تفسیق کو روک کر بنی شیبہ نے اسند صحیح حدیث میں عبد اللہ بن مسعود سے کہہ دیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پڑھی اور متعدد قرآن کے ساتھ شیشی میں صفر کیا امام اعظم سے ہو کر نماز پڑھا تھا اور تم اس کے پیچھے بیٹھ کر پڑھ رہے تھے اور اگر ہم چاہتے تو کشتی کو لنگر لگا کر دیتے یعنی دے کے گھر لیتے

وَقَالَ الْحَسَنُ تَصَوُّقًا لِّمَا مَنَعَهُ تَشْرِيقًا لِّأَمْرِ مَنَعَهُ مَقَامًا

امام حسن بصری نے کہا کہ کشتی میں نماز پڑھ کر پڑھ کر تھک کر بنواری نہ ہو اور کشتی کے ساتھ ٹھہرنا چاہئے نہ نہ بیٹھ کر پڑھ

۱۔ عمارت مکان میں چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔ فتنہ خدہ مصیبتی (تو جس پر حضور نماز پڑھیں) ہم
 کو نماز پڑھنے کے لئے مقرر کریں۔ یہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھنے کی سنت ہے۔ اس لئے اس کے
 بعد نماز پڑھ کر نماز پڑھنے کے لئے اس کے سامنے نماز پڑھیں۔ پھر وہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔
 ۲۔ عمارت نماز پڑھنے کے لئے اس کے سامنے نماز پڑھیں۔ پھر وہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔
 ۳۔ اس کے لوالہ میں فصل چار کھیتیں پڑھیں۔ یہ ایک ایک کی مقدار درست ہے۔
 ۴۔ صدی دو سوں کو وہ مانو کہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔ یہ اگر صاف کے لئے ایک آدمی
 ہو جائے تو اس کی نماز درست ہے۔ یوں کہ وہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔
 ۵۔ وہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔ یہ ایک ایک کی مقدار درست ہے۔

باب الفصولۃ علیٰ الخضرۃ | اب محلیہ نماز پڑھنا

یہ یوں کہ خضرۃ علیٰ الخضرۃ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ | چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں

۱۔ یہ کہ مسجد میں زمین پر نماز پڑھنا۔ یہ اگر صاف کے لئے ایک آدمی
 ہو جائے تو اس کی نماز درست ہے۔ یوں کہ وہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔

باب الفصولۃ علیٰ الخضرۃ | اب محلیہ نماز پڑھنا

۲۔ یہ کہ زمین پر نماز پڑھنا۔ یہ اگر صاف کے لئے ایک آدمی
 ہو جائے تو اس کی نماز درست ہے۔ یوں کہ وہ چاروں دروازوں پر نماز پڑھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
 ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سو گھنٹیں اور میرے
 پیروں کے قبضے میں ہوتے تھے۔ جب آپ مسجد
 خراہنے کو مجھ کو سمجھاتے تھے اور میں اپنے پاؤں کی کھیر پھینکتی
 اور جب آپ کھڑے ہوجاتے تو میں اپنے پاؤں
 پیر لاتی تھی اور ان دونوں گھروں میں جو نماز تھے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ
 یصلیٰ علیٰ الخضرۃ

اس حدیث کو مسلم، ابوداؤد، نسائی نے کتاب المغازی میں ذکر کیا
 اس حدیث کا مسئلہ یہ ہے۔

۱۔ عمارت کو باہر لگا، ناقص و ختم نہیں ہے۔ روایت ابوداؤد میں ہے تشریح ہے۔ کہ حضور کا دست
 حضرت عائشہ کے پاؤں سے چھو رہا تھا۔ یہ حدیث کی علت نماز پڑھنے کی علت کا غلطی کے
 لئے ہے۔ نماز کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ چہرہ فقہائے سلف و خلف میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ
 نے بھی اس میں صحت کا یہی مسلک ہے۔ مثلاً میرے نماز کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ (۱) اور یہ جو فرمایا
 نہیں گھروں میں چرخہ نہ بنے اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر روشنی ہوتی۔ تو میں خود

مقدمہ پر سلام حسب مجدد کو جاتے تو پیسے گنتے رکھتے پھر پتہ اور حسب ٹھکانے تو پہلے پتہ طاعت پھر
 ۱۰۰۰ زدی سنائی

۴ مجدد میں فائدہ اور یاؤں کی بھینس کو قید رکھتے دھاری
 ۱۰۰۰ پھر دین تو تاکہ پھر چینی کو حضور علیہ السلام نے دیا ہے

۱۱۱۱ حضور علیہ السلام جب دو مجلس میں بیٹھتے تو یہاں یہاں بیٹھتے اور یہاں یہاں بیٹھتے۔ مسلم ترمذی
 ۱۲۰۰ دوسرے وقت کے لئے جب کھڑے ہوتے تو اس وقت کہ وہ یہاں بیٹھتے اور یہاں بیٹھتے۔ مسلم ترمذی

۱۳۰۰ وہاں مجدد میں جاتے ہوئے۔ مثلاً کبر کے منیر دونوں مجدد کے درمیان یہاں تک ٹھہرتے
 ۱۴۰۰ ٹوٹتی ہوئی آبادی نکالے

۱۵۰۰ یہاں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہوا اور کہتے
 ۱۶۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور

۱۷۰۰ حدیث ہے کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۱۸۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور

۱۹۰۰ ابوالفضل علیہ السلام نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۲۰۰۰ یہاں سے قبل کہا ہے اور

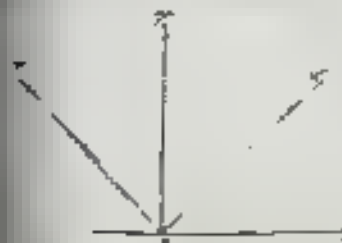
۲۱۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۲۲۰۰ یہاں سے قبل کہا ہے اور

۲۳۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۲۴۰۰ یہاں سے قبل کہا ہے اور

۲۵۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۲۶۰۰ یہاں سے قبل کہا ہے اور

۲۷۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۲۸۰۰ یہاں سے قبل کہا ہے اور

۲۹۰۰ ہر وقت کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہاں سے قبل کہا ہے اور
 ۳۰۰۰ یہاں سے قبل کہا ہے اور



فرق قائم رہے گا، ورنہ صدمے و غم میں مبتلا رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

24

جو مسلمان کہے حقوق میں کسی سے کم نہیں چاہے مسلمان پر ظلم

میں نے وہی اس شخص پر لاتا رہا ہے

فوائد مسلمانان

میں نے جو شخص تمام سعادت میں نہی نصیب فرمادے گا تو خود وہاں فرما دے گا کہ اس کے احکامات اور حقوق کی بات
 کب سلطان کے ہاتھ میں رہے جو مہم نو خیز ہیں کسی کے دل کو چر کر لینے کی صورت نہیں ہے اور نہ ہم میں سے
 جس کو ان کی سعادت پہنچے گا میں صد شخص مہم کے خود مرچوں کر تا ہے اور ضروریات دینا میں سے کسی
 میں نہ دے گا سے ملدین ہی سکھ دے گا۔

حدیث میں حقوق بہت کم ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل دین میں سے کسی ایک کا شمار کرے

صفت ایک مفسر
ایک شخص کی فطرت کی طرح خدا کا واسطہ میں اس کا قصور کسی مجاہد اور توفیق کو پہنچا کر الیں۔
منزل پر صبر و استقامت کے ساتھ ہر لمحہ کھڑے رہنے سے، جس نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو رکھا ہے۔

مجلس کے قریب ہی سون موجت کا فراہم اور ساتھی شہر و سر دیو مسجد پتہ دین کامیاب
شاہ قرین محمد علی

فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ | جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔

تو یہ سن کر یہ مصعب بن عمیر دوست ہے کہ مذاکرہ کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں آدمی مصلحت جو جائے اور
تو دوستوں کو ملے اور یہ جو ملے کہتا ہے مصلحت میں جو کسی کے

کے کہ یہ کسی ایک فصل یا چند خاص کھجور کی کو اسلام قرار دینا یا اس سے مراد یہی ہوتا ہے کہ کدی دین
مراد اس کے لئے نہ صرف قرآن و حدیث بلکہ عقل و فطرت بھی کرے۔

یہی مطلب یہ بحث عیسائیوں کے لئے جو شخص ضرور دیا، محمدی عیسائی سے ممکن و مسلمان، اسی صورت میں
وہ جسے (جسے) ان کے نزدیک تھانوں کے بعد قرآن و قرآن کے لئے ان کے ضرور دیا، وہی میں سے کسی ایک کے لئے

مسجد پر ہندوؤں کے سے قبو کی بدلتی حدوں ۱۳۳۵ھ ۱۳۳۶ھ ۱۳۳۷ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۹ھ ۱۳۴۰ھ ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۳ھ ۱۳۴۴ھ ۱۳۴۵ھ ۱۳۴۶ھ ۱۳۴۷ھ ۱۳۴۸ھ ۱۳۴۹ھ ۱۳۵۰ھ ۱۳۵۱ھ ۱۳۵۲ھ ۱۳۵۳ھ ۱۳۵۴ھ ۱۳۵۵ھ ۱۳۵۶ھ ۱۳۵۷ھ ۱۳۵۸ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۶۰ھ ۱۳۶۱ھ ۱۳۶۲ھ ۱۳۶۳ھ ۱۳۶۴ھ ۱۳۶۵ھ ۱۳۶۶ھ ۱۳۶۷ھ ۱۳۶۸ھ ۱۳۶۹ھ ۱۳۷۰ھ ۱۳۷۱ھ ۱۳۷۲ھ ۱۳۷۳ھ ۱۳۷۴ھ ۱۳۷۵ھ ۱۳۷۶ھ ۱۳۷۷ھ ۱۳۷۸ھ ۱۳۷۹ھ ۱۳۸۰ھ ۱۳۸۱ھ ۱۳۸۲ھ ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۴ھ ۱۳۸۵ھ ۱۳۸۶ھ ۱۳۸۷ھ ۱۳۸۸ھ ۱۳۸۹ھ ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ ۱۳۹۲ھ ۱۳۹۳ھ ۱۳۹۴ھ ۱۳۹۵ھ ۱۳۹۶ھ ۱۳۹۷ھ ۱۳۹۸ھ ۱۳۹۹ھ ۱۴۰۰ھ ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۲ھ ۱۴۰۳ھ ۱۴۰۴ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۶ھ ۱۴۰۷ھ ۱۴۰۸ھ ۱۴۰۹ھ ۱۴۱۰ھ ۱۴۱۱ھ ۱۴۱۲ھ ۱۴۱۳ھ ۱۴۱۴ھ ۱۴۱۵ھ ۱۴۱۶ھ ۱۴۱۷ھ ۱۴۱۸ھ ۱۴۱۹ھ ۱۴۲۰ھ ۱۴۲۱ھ ۱۴۲۲ھ ۱۴۲۳ھ ۱۴۲۴ھ ۱۴۲۵ھ ۱۴۲۶ھ ۱۴۲۷ھ ۱۴۲۸ھ ۱۴۲۹ھ ۱۴۳۰ھ ۱۴۳۱ھ ۱۴۳۲ھ ۱۴۳۳ھ ۱۴۳۴ھ ۱۴۳۵ھ ۱۴۳۶ھ ۱۴۳۷ھ ۱۴۳۸ھ ۱۴۳۹ھ ۱۴۴۰ھ ۱۴۴۱ھ ۱۴۴۲ھ ۱۴۴۳ھ ۱۴۴۴ھ ۱۴۴۵ھ ۱۴۴۶ھ ۱۴۴۷ھ ۱۴۴۸ھ ۱۴۴۹ھ ۱۴۵۰ھ ۱۴۵۱ھ ۱۴۵۲ھ ۱۴۵۳ھ ۱۴۵۴ھ ۱۴۵۵ھ ۱۴۵۶ھ ۱۴۵۷ھ ۱۴۵۸ھ ۱۴۵۹ھ ۱۴۶۰ھ ۱۴۶۱ھ ۱۴۶۲ھ ۱۴۶۳ھ ۱۴۶۴ھ ۱۴۶۵ھ ۱۴۶۶ھ ۱۴۶۷ھ ۱۴۶۸ھ ۱۴۶۹ھ ۱۴۷۰ھ ۱۴۷۱ھ ۱۴۷۲ھ ۱۴۷۳ھ ۱۴۷۴ھ ۱۴۷۵ھ ۱۴۷۶ھ ۱۴۷۷ھ ۱۴۷۸ھ ۱۴۷۹ھ ۱۴۸۰ھ ۱۴۸۱ھ ۱۴۸۲ھ ۱۴۸۳ھ ۱۴۸۴ھ ۱۴۸۵ھ ۱۴۸۶ھ ۱۴۸۷ھ ۱۴۸۸ھ ۱۴۸۹ھ ۱۴۹۰ھ ۱۴۹۱ھ ۱۴۹۲ھ ۱۴۹۳ھ ۱۴۹۴ھ ۱۴۹۵ھ ۱۴۹۶ھ ۱۴۹۷ھ ۱۴۹۸ھ ۱۴۹۹ھ ۱۵۰۰ھ ۱۵۰۱ھ ۱۵۰۲ھ ۱۵۰۳ھ ۱۵۰۴ھ ۱۵۰۵ھ ۱۵۰۶ھ ۱۵۰۷ھ ۱۵۰۸ھ ۱۵۰۹ھ ۱۵۱۰ھ ۱۵۱۱ھ ۱۵۱۲ھ ۱۵۱۳ھ ۱۵۱۴ھ ۱۵۱۵ھ ۱۵۱۶ھ ۱۵۱۷ھ ۱۵۱۸ھ ۱۵۱۹ھ ۱۵۲۰ھ ۱۵۲۱ھ ۱۵۲۲ھ ۱۵۲۳ھ ۱۵۲۴ھ ۱۵۲۵ھ ۱۵۲۶ھ ۱۵۲۷ھ ۱۵۲۸ھ ۱۵۲۹ھ ۱۵۳۰ھ ۱۵۳۱ھ ۱۵۳۲ھ ۱۵۳۳ھ ۱۵۳۴ھ ۱۵۳۵ھ ۱۵۳۶ھ ۱۵۳۷ھ ۱۵۳۸ھ ۱۵۳۹ھ ۱۵۴۰ھ ۱۵۴۱ھ ۱۵۴۲ھ ۱۵۴۳ھ ۱۵۴۴ھ ۱۵۴۵ھ ۱۵۴۶ھ ۱۵۴۷ھ ۱۵۴۸ھ ۱۵۴۹ھ ۱۵۵۰ھ ۱۵۵۱ھ ۱۵۵۲ھ ۱۵۵۳ھ ۱۵۵۴ھ ۱۵۵۵ھ ۱۵۵۶ھ ۱۵۵۷ھ ۱۵۵۸ھ ۱۵۵۹ھ ۱۵۶۰ھ ۱۵۶۱ھ ۱۵۶۲ھ ۱۵۶۳ھ ۱۵۶۴ھ ۱۵۶۵ھ ۱۵۶۶ھ ۱۵۶۷ھ ۱۵۶۸ھ ۱۵۶۹ھ ۱۵۷۰ھ ۱۵۷۱ھ ۱۵۷۲ھ ۱۵۷۳ھ ۱۵۷۴ھ ۱۵۷۵ھ ۱۵۷۶ھ ۱۵۷۷ھ ۱۵۷۸ھ ۱۵۷۹ھ ۱۵۸۰ھ ۱۵۸۱ھ ۱۵۸۲ھ ۱۵۸۳ھ ۱۵۸۴ھ ۱۵۸۵ھ ۱۵۸۶ھ ۱۵۸۷ھ ۱۵۸۸ھ ۱۵۸۹ھ ۱۵۹۰ھ ۱۵۹۱ھ ۱۵۹۲ھ ۱۵۹۳ھ ۱۵۹۴ھ ۱۵۹۵ھ ۱۵۹۶ھ ۱۵۹۷ھ ۱۵۹۸ھ ۱۵۹۹ھ ۱۶۰۰ھ ۱۶۰۱ھ ۱۶۰۲ھ ۱۶۰۳ھ ۱۶۰۴ھ ۱۶۰۵ھ ۱۶۰۶ھ ۱۶۰۷ھ ۱۶۰۸ھ ۱۶۰۹ھ ۱۶۱۰ھ ۱۶۱۱ھ ۱۶۱۲ھ ۱۶۱۳ھ ۱۶۱۴ھ ۱۶۱۵ھ ۱۶۱۶ھ ۱۶۱۷ھ ۱۶۱۸ھ ۱۶۱۹ھ ۱۶۲۰ھ ۱۶۲۱ھ ۱۶۲۲ھ ۱۶۲۳ھ ۱۶۲۴ھ ۱۶۲۵ھ ۱۶۲۶ھ ۱۶۲۷ھ ۱۶۲۸ھ ۱۶۲۹ھ ۱۶۳۰ھ ۱۶۳۱ھ ۱۶۳۲ھ ۱۶۳۳ھ ۱۶۳۴ھ ۱۶۳۵ھ ۱۶۳۶ھ ۱۶۳۷ھ ۱۶۳۸ھ ۱۶۳۹ھ ۱۶۴۰ھ ۱۶۴۱ھ ۱۶۴۲ھ ۱۶۴۳ھ ۱۶۴۴ھ ۱۶۴۵ھ ۱۶۴۶ھ ۱۶۴۷ھ ۱۶۴۸ھ ۱۶۴۹ھ ۱۶۵۰ھ ۱۶۵۱ھ ۱۶۵۲ھ ۱۶۵۳ھ ۱۶۵۴ھ ۱۶۵۵ھ ۱۶۵۶ھ ۱۶۵۷ھ ۱۶۵۸ھ ۱۶۵۹ھ ۱۶۶۰ھ ۱۶۶۱ھ ۱۶۶۲ھ ۱۶۶۳ھ ۱۶۶۴ھ ۱۶۶۵ھ ۱۶۶۶ھ ۱۶۶۷ھ ۱۶۶۸ھ ۱۶۶۹ھ ۱۶۷۰ھ ۱۶۷۱ھ ۱۶۷۲ھ ۱۶۷۳ھ ۱۶۷۴ھ ۱۶۷۵ھ ۱۶۷۶ھ ۱۶۷۷ھ ۱۶۷۸ھ ۱۶۷۹ھ ۱۶۸۰ھ ۱۶۸۱ھ ۱۶۸۲ھ ۱۶۸۳ھ ۱۶۸۴ھ ۱۶۸۵ھ ۱۶۸۶ھ ۱۶۸۷ھ ۱۶۸۸ھ ۱۶۸۹ھ ۱۶۹۰ھ ۱۶۹۱ھ ۱۶۹۲ھ ۱۶۹۳ھ ۱۶۹۴ھ ۱۶۹۵ھ ۱۶۹۶ھ ۱۶۹۷ھ ۱۶۹۸ھ ۱۶۹۹ھ ۱۷۰۰ھ ۱۷۰۱ھ ۱۷۰۲ھ ۱۷۰۳ھ ۱۷۰۴ھ ۱۷۰۵ھ ۱۷۰۶ھ ۱۷۰۷ھ ۱۷۰۸ھ ۱۷۰۹ھ ۱۷۱۰ھ ۱۷۱۱ھ ۱۷۱۲ھ ۱۷۱۳ھ ۱۷۱۴ھ ۱۷۱۵ھ ۱۷۱۶ھ ۱۷۱۷ھ ۱۷۱۸ھ ۱۷۱۹ھ ۱۷۲۰ھ ۱۷۲۱ھ ۱۷۲۲ھ ۱۷۲۳ھ ۱۷۲۴ھ ۱۷۲۵ھ ۱۷۲۶ھ ۱۷۲۷ھ ۱۷۲۸ھ ۱۷۲۹ھ ۱۷۳۰ھ ۱۷۳۱ھ ۱۷۳۲ھ ۱۷۳۳ھ ۱۷۳۴ھ ۱۷۳۵ھ ۱۷۳۶ھ ۱۷۳۷ھ ۱۷۳۸ھ ۱۷۳۹ھ ۱۷۴۰ھ ۱۷۴۱ھ ۱۷

من مفید رہے گا

۱۔ اور مرشد خاں عروج فزید ہوا بقیہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مذکور بالا امور بخوبی سمجھ لے گا

پھر کھنڈوں کی چٹائی پر اس سے کوئی حرم منور ہوگا تو میں یکسر روی جائے گا کہ یہ نہ ہوگا۔ اگر مسلمان ہوتے
تھے اس سے پہلے تیرہ برس نہ ہوئی

و صاحب صحیحی ہند مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو میں سے کسی ایک کو تو اس کو صاحب ہند واصل خود فرمائیے گا۔
اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

باب مرتبہ اول اور تمام اور کے بعد کا بیان
حدیثی شرح کا بیان

بَابُ فِتْنَةِ هَلِ الْمَوَاسِقُ وَ أَهْلِ
الشَّرِّ وَ أَهْلِ الشَّرِّ

ابن عمر کا کہنا ہے کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

كَمْ فِي الْمَشْرِقِ وَ لَا فِي الْمَغْرِبِ شَرٌّ يَتَوَلَّى
أَهْلَهُمْ مِنَ الْمَنَافِقِ لَمْ يَلْمِزُوا لَمْ يَلْمِزُوا لَمْ يَلْمِزُوا
بِأَهْلِهِمْ وَ تَوَلَّى ذَلِكَ مَنَافِقٌ وَ عَطِشُوا

مقصود حضرت ابو جحیفہ کا یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

باب حدیثی شرح کا بیان

بَابُ قَوْلِ الْمَدِينَةِ وَ أَهْلِهَا

مقصود حضرت ابو جحیفہ کا یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

مقصود حضرت ابو جحیفہ کا یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

مقصود حضرت ابو جحیفہ کا یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی ایک ہی عقائد و اصول کو اپنی رائے سے اسلامی ہو تو اس کو مسلمان سمجھیں اور
اسلامی ہوں تو اسے کاویاں ہیں۔

ہر دور میں ہر ایک کے لیے جو کچھ درگاہِ حق میں پڑھنا مست ہے۔ نہ حدیث و نہ روایہ کو اہم نے کتاب الہی
میں نہ رکھا اور نہ ہی اس وقت میں بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور وہ دوا بھی جو کچھ نے کتاب الہی میں ذکر کیا۔
نہایت ہی نیک۔

ہر ایک کے لیے جو کچھ درگاہِ حق میں پڑھنا مست ہے۔ نہ حدیث و نہ روایہ کو اہم نے کتاب الہی
میں نہ رکھا اور نہ ہی اس وقت میں بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور وہ دوا بھی جو کچھ نے کتاب الہی میں ذکر کیا۔
نہایت ہی نیک۔

ہر ایک کے لیے جو کچھ درگاہِ حق میں پڑھنا مست ہے۔ نہ حدیث و نہ روایہ کو اہم نے کتاب الہی
میں نہ رکھا اور نہ ہی اس وقت میں بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور وہ دوا بھی جو کچھ نے کتاب الہی میں ذکر کیا۔
نہایت ہی نیک۔

ہر ایک کے لیے جو کچھ درگاہِ حق میں پڑھنا مست ہے۔ نہ حدیث و نہ روایہ کو اہم نے کتاب الہی
میں نہ رکھا اور نہ ہی اس وقت میں بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور وہ دوا بھی جو کچھ نے کتاب الہی میں ذکر کیا۔
نہایت ہی نیک۔

ہر ایک کے لیے جو کچھ درگاہِ حق میں پڑھنا مست ہے۔ نہ حدیث و نہ روایہ کو اہم نے کتاب الہی
میں نہ رکھا اور نہ ہی اس وقت میں بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ اور وہ دوا بھی جو کچھ نے کتاب الہی میں ذکر کیا۔
نہایت ہی نیک۔

فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ لَّتُكْفِيَهُمْ
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ

کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے رکوع پڑھا اور پھر کعبہ کی طرف توجہ ہو گئے

(نوی)

اس حدیث کو ہم نے باب السجود میں الذی بیان اس تفسیر میں بھی ذکر کیا مسلم نے ہی اس کی نقل کی اور ابن جریر نے اس کی تفسیر بیان کی ہے

حدیث کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے اور اگر نماز میں ہی کعبہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے تو ہم نے اس کی تفسیر بیان کی ہے اور ہم نے اس کی تفسیر بیان کی ہے اور ہم نے اس کی تفسیر بیان کی ہے

فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ
فَإِنْ كُنْتُمْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُنَّ لَبِيسٌ

اس حدیث کو ہم نے باب السجود میں الذی بیان اس تفسیر میں بھی ذکر کیا مسلم نے ہی اس کی نقل کی اور ابن جریر نے اس کی تفسیر بیان کی ہے

استقبال قبلہ سے عاجز ہونے کی صورتیں
اگر کسی شخص کو استقبال قبلہ سے عاجز ہو جائے تو اس کی حالت نہیں کہ قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ وہ اس کی طرف رخ کرے بلکہ اس کی طرف رخ کرنا واجب ہے اور اگر کسی شخص کو استقبال قبلہ سے عاجز ہو جائے تو اس کی حالت نہیں کہ قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ وہ اس کی طرف رخ کرے بلکہ اس کی طرف رخ کرنا واجب ہے

اس اگر ساری کے روکنے سے عاجز ہو تو روک کر پڑھے اور کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرے اور نہ وہ اس کی طرف رخ کرے بلکہ اس کی طرف رخ کرنا واجب ہے

یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت کہ معاد ہے یہاں کہ ہم کہنے کی طاقت نہیں آئی تھی چنانچہ وہ

نہائی و سئل کی حدیث میں سے حضور علیہ السلام نے فرمایا: **رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْعَبْدِ إِذَا سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ** کہ غلام کو تسبیح و تکبیر پڑھا تو قرسی کے سوا اور کسی قسم کا

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ**

بخاری و مسلم کی حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

مات میں جو سب سے زیادہ گرجے گا جیسی کہ اس سے وہ نہیں پڑے گا اور اگر بخاری میں سلام عرض کی تو حضور نے جواب

دیا: **نَسَاءُ** یا حضور سے اس میں نہ تھا۔ **أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

بانت کی وجہ سے نہیں ہے۔ **مِنْ كَلْبٍ أَوْ خَيْلٍ** کہ جو شخص کسی سے سوال کرے تو اس کے

عرفہ میں لکھنا ہے کہ یہ کتاب ہے اور اس پر بھی لکھنا ہے کہ

وقت میں اس وقت کو یاد رکھو

مذہب و دین کے بارے

— ۱۰۰ —

[illegible]

حقن مکمل اسباب کو درجہ اول سے پہلے پرکھ کر کے جڑیوں کے

[illegible]

یہ ہے تو معلوم بھیہ گریا کوئی عمل مثالی

۲۰۰۰

۱۔ ہر شے پہلی بار تیرے سامنے آتی ہے تو اس کا نام ہے تو اس کا نام ہے تو اس کا نام ہے

1. $\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \right)$

۱۔ اہل باطن کا سہارا و حیلہ و تکیہ ہے۔ اسے صلہ حق اور غیر میں جس حد تک پہنچ کر قرار دیتے ہیں وہی ان کا دار

یہ سب باتیں بھی اس کے دل میں گونجنے لگیں۔ وہ سوچنے لگا کہ اگرچہ وہ ایک عورت ہے، مگر وہ ایک عورت ہے جو اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے لڑتی ہے۔

۱۔ محکمہ تعلیم کے سربراہ (ایم۔ اے۔ ایچ۔ اے) کے مطالبہ پر

بیشک کہ اب اس وقت میں جو مسلمانوں کو دیکھتا ہوں وہ سب ایک ہی چیز کے تقاضا کی

۵
در مسجد و در خانه بنده بنویسد

یہ پیرے پھل، بیج، ٹوڑے، موز، انار، سیب، گلاب، اور میٹھی میٹھی

$\frac{1}{2} \pi$

میں نے اس وقت تک نہیں دیکھا کہ کوئی شخص اس قدر بے پرواہ ہو کر اپنے آپ کو بے پرواہ کر دے۔

سب سے زیادہ غریب، مظلوم، کمزور، نادار، بے بس اور کمزور انسان کے لئے ہے۔ یہ ہے جسے کس

م. ق. ۱۰۰۰

میں نے اس شخص کو اپنے لئے ایک اور علاج میں شریک کیا۔ میری طرف غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

میں بائیں اور دوستوں کے ساتھ چلا گیا۔ وہاں پہلے ایک اور دوستوں کے ساتھ

یہ کتابیں جو کہ ہر ایک کے لئے ہوتی ہیں ان میں سے ایک کتاب ہے جو کہ ہر ایک کے لئے ہوتی ہے۔

میں نے ان کے لئے ایک اور چیز بھی کرنا چاہی تھی۔

ہے اور یہی سبب ہے کہ اس میں سے کسی بھی موضوع پر بحث نہیں

[illegible]

چند خطبہ سناں علیہ و آہن معلوم ہو و اگر تیرہ روزی ہو سکتی ہے
 نہ ہوتا ہے یہ علی بن ابی طالب کو چاہت ہے و چونکہ سکون و راحت کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔ و اگر ایسا نہ
 ہوتا۔ میں اس جہت و درجہ کے ساتھ ہیں۔ اتنے میں وہ توفیق و توفیق کی حاجت ہے۔
 میں اس کے ساتھ کہ میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس میں اس کے ساتھ ہیں۔
 جسے کہ کتاب و سنت کی صورت و عین ہے۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

موت کا فیضان علی بن ابی طالب نے فرمایا

و علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

و علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

و علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔
 اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

حرفی فانی کے بعد سے شیطانی یا دوسری نے اس کو حق سے پریشان اور اس دور سے پکارا کہ اس وقت نہیں بھڑکا

حضور خدا پروردگار مصلحتیں دی
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے چہرے کے ہرے ہونے کے بعد سے ایک اور دور ہو کر اس کو بھڑکا کر ڈال دیا

بلاشبہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
خود کو نہ کہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
انہوں میں سے کسی کو کوئی عمل کا کر نہیں سکتا ہے

اور یہ جو اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
یہاں لکھری ۲۰۲۵

ان حضرات کا بیان ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

معدیت پر مدعا میں ہے کہ یہ حق ہے کہ وہ اس کے بعد سے شہادت لکھری ۲۰۲۵
شہادت لکھری ۲۰۲۵

مستند لایہ کے کسی و تہ کو سب سے چوکیدہ کی بھی ذریعہ اور وسیلہ سے وہ جیت پر معلوم ہوا کہ
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے
 یہاں کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ یہاں کے جو جو چاہتے ہیں وہی چاہتے ہیں۔ انہی کے لئے

تھیں۔ ان میں سے ایک شخص ایسا تھا کہ وہ ہر روز صبح صادق کے سامنے بیٹھتا تھا اور اس کے سامنے ہاتھ رکھتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ "اے اللہ! میری زندگی میں سے ایک لمحہ بھی نہ برباد ہو۔" ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گیا اور اس کی حالت خراب ہو گئی۔ اس کی بیوی نے کہا کہ "اے اللہ! میری زندگی میں سے ایک لمحہ بھی نہ برباد ہو۔" ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گیا اور اس کی حالت خراب ہو گئی۔ اس کی بیوی نے کہا کہ "اے اللہ! میری زندگی میں سے ایک لمحہ بھی نہ برباد ہو۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک عجیب و غریب واقعہ کا شہادت دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے ایک بار اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے گھر کے اندر سے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ میری طرف سے نکلتا تھا۔ میں نے اس کو روک دیا اور اس سے کہا کہ "تو کون ہے؟" اس نے کہا کہ "میں ایک فرشتہ ہوں۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک عجیب و غریب واقعہ کا شہادت دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے ایک بار اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے گھر کے اندر سے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ میری طرف سے نکلتا تھا۔ میں نے اس کو روک دیا اور اس سے کہا کہ "تو کون ہے؟" اس نے کہا کہ "میں ایک فرشتہ ہوں۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک عجیب و غریب واقعہ کا شہادت دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے ایک بار اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے گھر کے اندر سے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ میری طرف سے نکلتا تھا۔ میں نے اس کو روک دیا اور اس سے کہا کہ "تو کون ہے؟" اس نے کہا کہ "میں ایک فرشتہ ہوں۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک عجیب و غریب واقعہ کا شہادت دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میں نے ایک بار اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے گھر کے اندر سے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ میری طرف سے نکلتا تھا۔ میں نے اس کو روک دیا اور اس سے کہا کہ "تو کون ہے؟" اس نے کہا کہ "میں ایک فرشتہ ہوں۔"

نے اور اچھڑت کو دیکھ کر وہ نہ تو تمہیں پرست میں حضورؐ کی بیچوں کو تقدس رکھنا چاہیے اور اگر حضورؐ
یہ کہہ دی تو مقدس ہے آپ کو جسے ہر چیز میں عطا فرمائے کچھ حضرت فاروقؓ کی زبان سے جب یہ جیسے صادر ہو
ان کی تائید و موافقت ہوگی۔ یہ یہ کہتے تھے کہ

سَی رُفِعَ رَأْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ قَدْ مِثَّ بِسَبْقِهِ
ابن کاتب قریب ہے اگر وہ نہیں ملو تو جسے دیں
معاذ اللہ

حضرت کے حال قریب سے نہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ تشریف لے رہے تھے۔ یہ بھی ہے پھر قرآن نے یہ
نہایت ہر چیز میں ہوا ہے ۶۔ یہ ہے کہ اگر کوئی یہاں سے گزرتا ہے تو اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے اور اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے
یہ قریب سے نہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ تشریف لے رہے تھے۔ یہ بھی ہے پھر قرآن نے یہ

ابن کاتب قریب ہے اگر وہ نہیں ملو تو جسے دیں
معاذ اللہ

وہ ہے کہ اگر کوئی یہاں سے گزرتا ہے تو اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے اور اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے

معاذ اللہ

معاذ اللہ

یہ قریب سے نہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ تشریف لے رہے تھے۔ یہ بھی ہے پھر قرآن نے یہ
نہایت ہر چیز میں ہوا ہے ۶۔ یہ ہے کہ اگر کوئی یہاں سے گزرتا ہے تو اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے اور اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے

ابن کاتب قریب ہے اگر وہ نہیں ملو تو جسے دیں
معاذ اللہ

یہ قریب سے نہ دیکھ سکتے تھے کہ وہ تشریف لے رہے تھے۔ یہ بھی ہے پھر قرآن نے یہ
نہایت ہر چیز میں ہوا ہے ۶۔ یہ ہے کہ اگر کوئی یہاں سے گزرتا ہے تو اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے اور اس کی ہر چیز میں ہوتی ہے

ابن کاتب قریب ہے اگر وہ نہیں ملو تو جسے دیں
معاذ اللہ

پہلے یہ کہ میں (نامور) سے ہوا کہ ہر دین میں جانے کا میں کھلتا نہیں کیا گیا۔
 يَا كَلْبُ الْمَذْمُومِ طَرِيقُ الْخَوَاضِ وَقِي
 لَمْ يَسْجِدْ
 وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَأْسٌ وَجَبَّتْ عَلَيْهِ قَنَازُ
 شَرَّطِ مَغْبِرَةٍ دَارَتْ عَنْ يَتِهَا
 فَلَا يَدْرِي
 باب مسجد میں ریت ڈیکھے تو اس کو گنگری سے
 کھرچنے کے بیان میں
 حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر تم گنگری بجا سست
 پر چلے تو اس کو دھو ڈال ورنہ سو گنگری پر چلے تو
 اس کو دھونا ضروری نہیں

حافظ بن عمر سے آیا کہ وہ ان ذکرہ سے اہم فرمائی تھے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ قبلہ رخ وہ
 تھوکتے نہ ہشت کی طرف متوجہ نہ تھے۔ بعض ماذی نہیں ہے یعنی، یہ بھی علت ہے لیکن احترام قبلہ الگ ہے۔
 ہے اہم کوئی سے حرکت کے لیے خشک موندے میں فرق نہیں کیا۔ اور یہ صورت تعیین کو یہی
 ہے ہندو کی ریت یہ قدر میں ہر میں چیز کو بچنے میں جس سے آدمی کو طہا نفرت ہو۔ غور و فکر اور فی الجہت
 نجاست پر نہ ہو

(۱۱) متوجہ الہام ہے اس تعیین کی بہت فائز ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایسے قنوک یا ریت پر چلے۔
 پاؤں میں لگ جائے تو سب سجد میں سے اس کو پانی پینے کے پاؤں دھوئے اس گریہ جری سو گنگری ہوئی ہوں۔ تو اس
 دھونے کی ضرورت نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے مسجد کی دیوار پر فرمایا
 مَثَلُ آتَانِ جَعَلَ وَطَنُهَا رَهَارًا
 بَلَّ لَا يَبْصُرُ عَنْ بَيْتِهِ فِي السَّلَوةِ
 حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا
 فَلَا يَسْتَحْضِمُ قَبْلَهُ وَجْهَهُ وَلَا عُنُقَ
 بَيْتِهِ رَهَارًا
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ عَنْ يَسَارِجَ نَحْتِ قَدَمَيْهِ
 الْمَسْبُورِ
 باب مسجد میں ریت ڈیکھے تو اس کو گنگری سے کھرچ دیا
 باب بجا سست ماز میں طرف دھونے کے
 جب کوئی تم میں سے گنگری سے نواپے منہ کے
 سامنے دھو کہہ رہا نہیں طرف دھونے کے
 باب بجا سست طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے
 غرہ کرنے کے بیان میں

حضرت قس بن ابلک سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو اپنے
 سر کو گنگری سے تو اپنے منہ سے دھو کہہ رہا نہیں طرف دھونے کے
 وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِجِ نَحْتِ قَدَمَيْهِ
 یا بایک ہر دین سے واضح ہوا
 (۱۲) ہر طرف دھونے کے بیان میں

قائد مسائل۔ دینی طرف دھونے کی بھی اچھی قسم کی کہ دینی طرف نیکیاں کہنے والا فرشتہ ہوتا ہے امام نووی سے
 دینی طرف دھونے کی بات مطلق ہے جو نماز میں یا غیر نماز میں مسجد میں ہوا غیر مسجد میں محض مسجد دانہ کی تعابیر
 کہ حضرت عبد قریب مسعودؓ کے حوالہ سے دینی طرف دھونے کو ناجائز قرار دیتے تھے۔ معاذ ابن جبلؓ نے

اسے ذہنیت صبح انکار دھند
چشم تو سینہ کا مائی الصدور

اس مرتبہ سے معلوم ہو کہ
محسوس ہر سلسلہ کی تقدیریں عام و خاص کی انکسول کی ترتیب تقدیریں محسوسہ تھیں پورے نیچے کمال دیکھتے
تعبیر کہ افواہ دہانہ کا کہ سنوں و قید سے دیکھنا چاہیے۔ ہوا عام سے پہلے مگر اس دھند میں نہیں جاتا ہے
بَابُ هَلْ يَقُولُ مَشِيْعُوْهُ نَحْيُ كَلَان
یہ نام علی کی جگہ اکتھ مقرر ہے۔ ایک تو ان لوگوں کی توجہ کی ہے جو کسی بات کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرتا
ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ جو غیر نسبت غیر اللہ کی طرف کرتا ہے وہ بہت سے غلطیہ کرتا ہے۔ اس میں کوئی تباہی
ہے۔ لیکن اس نسبت کا قصود محض تباہی و معرفت مرقی سے فتح مرقی سے مقرر ہے۔

۱ | سب کو نسبت و طاقت ان کے دینی یا مادی کی
دیت کرنی چاہئے۔ اسی طرح دیگر کتاب خیر کا
نسبت بھی ہائز ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اشارہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ سے
ہے کہ مقادیر اللہ و روح ایک مقرر کی ہے۔ غیر اشارہ
گھڑوں کی دقت مقرر ہے۔ اور اس سے بھی زرقی کی
مسجد تک مقرر کی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام
وہ میں تھے۔ جنہوں نے گھڑوں کی مسافت
کی شرط کی تھی۔

وَسَمَاعُ مَا جَوْرَاضَةُ الْمَسْجِدِ الْهَلْ
بَابُ هَلْ يَقُولُ مَشِيْعُوْهُ نَحْيُ كَلَان
۱ | سب کو نسبت و طاقت ان کے دینی یا مادی کی
دیت کرنی چاہئے۔ اسی طرح دیگر کتاب خیر کا
نسبت بھی ہائز ہے۔

۱ | **فوائد و مسائل** | تصدیق کے لئے یہ مس کر گھڑوں سے کہ جیس دن تک خوب چلتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ خوب
مڑا کر جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی طرف اس میں ہی کر دیتے ہیں اور جوں ہوں کر پیچہ دلاتے ہیں۔ اس طرح کہ اس
کی سستی کا ہی اور یہ فائدہ ہوگا یا خیر ہو جائے۔ اور یہ حیرت ہو جائے۔ اور وہ دہانے میں اس کا سانس نہیں چھوڑتا۔
حقاً ایک موضوع کا نام ہے۔ ثقیفۃ الوداع سے پہلے تک چھوڑے گا۔ اور یہ الوداع سے سبھی فی فی تک ایک
مل کا نام ہے۔ حریفہ و مسائل ذیل پر مشتمل ہے۔

۱ | جانوروں کی صفوح کو کھانا دینا جس کے سے نہیں چھوگا کر کھانا جو ہے۔ جیسے غصی کر کھانا جو ہے۔

۱ | **فوائد و مسائل** | ہر چیز کو اس کے صفوح سے کھانا دینا جس کے سے نہیں چھوگا کر کھانا جو ہے۔ جیسے غصی کر کھانا جو ہے۔
۱ | جانوروں کی صفوح کو کھانا دینا جس کے سے نہیں چھوگا کر کھانا جو ہے۔ جیسے غصی کر کھانا جو ہے۔

محنت دیا کہ یہ حدیث نام سے حضرت شریف کو حضور کے دربار کی حالت کے معلوم ہو گئی، جو یہاں بھی کہ کسی کے
سے نہ ملے۔ یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے جس میں شریف نے حضور علیہ السلام کے منہ کو دیکھا تو اس سے اندازہ کر لیا
میں یہ محبت کے سبب حضرت نے مجھے معلوم ہوا کہ حضور کی حالت کو معلوم ہو گئی ہے کہ آپ قدم آگے رکھنا چاہتے ہیں اور اگلے
میں طرح میں مدد کے لئے آگے آئے ہیں۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔

یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔

یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔

یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔

یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔
یہ حدیث بھی معلوم ہو گئی ہے کہ حضرت شریف نے حضور کے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔ یہاں سے وہ اپنے دربار میں قدم سے پہنچے۔

حرف سے جس میں تھے۔ اور حسب حدیث کبر و جلال سے سزا دی ہو۔ اور یہی ہے اصل مشرق و مغرب جو ہے۔ اور جس کو کہ
 فرماتے ہیں یہ ہے۔ اور علی و علیہ کے غیر خدا تھے۔ سلام کہیں کہ جس کے جوہر میں سے تھے۔ یہ ہے۔ اور
 حدیث میں مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں
 میں دعا فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

ایک کا ایک ہو کر ہو۔ یا غریب کا غریب نہ
 فی تشعبہ صحتی خلق الله عینیہ وسلم

اس حدیث کو امام نے اپنے تفسیر میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ میں ذکر کیا۔ اور وہی امام نے ہی درود میں کیا۔
 تو اندر مسائل کے بعد امام نے ایک حدیث لکھی ہے جس کے بعد ان کا ترجمہ ہے۔ اور حضرت بعل بن مرہ

سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

فان لا یزید فیہ منہ شیء من خلقی فاستقر
 یقرب عینی فی

صاحب اسلام کے کہ ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

فان لا یزید فیہ منہ شیء من خلقی فاستقر
 یقرب عینی فی

تو اندر مسائل کے بعد امام نے ایک حدیث لکھی ہے جس کے بعد ان کا ترجمہ ہے۔ اور حضرت بعل بن مرہ
 سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

فان لا یزید فیہ منہ شیء من خلقی فاستقر
 یقرب عینی فی

تو اندر مسائل کے بعد امام نے ایک حدیث لکھی ہے جس کے بعد ان کا ترجمہ ہے۔ اور حضرت بعل بن مرہ
 سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

فان لا یزید فیہ منہ شیء من خلقی فاستقر
 یقرب عینی فی

تو اندر مسائل کے بعد امام نے ایک حدیث لکھی ہے جس کے بعد ان کا ترجمہ ہے۔ اور حضرت بعل بن مرہ
 سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت میں سے کوئی شخص نہ ہو جس کا حال میرا ہو۔

فِي مَدِينَةِ مَكَّةَ وَفِي مَدِينَةِ مَكَّةَ
فِي مَدِينَةِ مَكَّةَ وَفِي مَدِينَةِ مَكَّةَ

نور و انوار محمد بن
نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن
نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

نور و انوار محمد بن

فہمہ شفیقہ لہذا لکھیں کہ حق تعالیٰ نے اس کو

میں سے بہت سے باتیں کہیں جو کہ میں نے ان سے نہ سنی تھیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ میری زبان سے ان باتوں کے اظہار کرتے

تھے کہ وہ میری ہی باتیں تھیں۔

اسلام شریف حبیب الرحمن بن شریف
 لکھنؤ، ۱۲۸۵ھ میں شریف
 یہ لکھنؤ، ۱۲۸۵ھ میں شریف
 یہ لکھنؤ، ۱۲۸۵ھ میں شریف
 یہ لکھنؤ، ۱۲۸۵ھ میں شریف
 یہ لکھنؤ، ۱۲۸۵ھ میں شریف

اب مسجد کے سر پرستوں سے
 میرا بھی یہی کہنا تھا کہ میں نے ان سے نہ سنی تھیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ میری زبان سے ان باتوں کے اظہار کرتے

تھے کہ وہ میری ہی باتیں تھیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ میری زبان سے ان باتوں کے اظہار کرتے

بابت تصحیح الحجاب فی امتیہ

میرا بھی یہی کہنا تھا کہ میں نے ان سے نہ سنی تھیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ میری زبان سے ان باتوں کے اظہار کرتے

فَضْلٌ يَنْتَظِرُ عَسَاءَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
وَعَبْدُهُ يَنْتَظِرُ عَسَاءَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
عَلَى بَنِي عَالِيَةَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
عَلَى بَنِي عَالِيَةَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
عَلَى بَنِي عَالِيَةَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ

کو پہنچے تو عشاء کی پہچان ہوئی نہ ہوئی۔ وہ مشی مسجد میں
غیر ساع کے انتظار میں رہا۔ اس نے ساع کی آمد پر بھی
نکلتے دھوئے نہ دھوئے۔ اس نے ساع کی آمد پر بھی
رہی تھی۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
کہ عشاء کا انتظار جس قدر تھا۔ عشاء کی آمد پر بھی
نہیں نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

۱۸۲ احادیث میں عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

اس کا معنی ہے کہ ساع کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

۱۸۲ احادیث میں عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

۱۸۲ احادیث میں عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

فَضْلٌ يَنْتَظِرُ عَسَاءَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
وَعَبْدُهُ يَنْتَظِرُ عَسَاءَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
عَلَى بَنِي عَالِيَةَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
عَلَى بَنِي عَالِيَةَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ
عَلَى بَنِي عَالِيَةَ وَنَسْتُورِيهِ غَيْرُ سَاعٍ فَخَرَقَ

۱۸۲ احادیث میں عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

۱۸۲ احادیث میں عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔
اور ان کی عشاء کی آمد پر بھی نہ نکلتے۔ اور وہ کہ عشاء کے انتظار میں۔

شرفِ الروی

حکمت فی شرف الروی - یہ ایک مقام ہے جو مرید سے پہلے پہنچنے سے دستبردار ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔
 وہ شخص نے کہا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔

فہم فی شرف الروی - یہ ایک مقام ہے جو مرید سے پہلے پہنچنے سے دستبردار ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔

فہم فی شرف الروی - یہ ایک مقام ہے جو مرید سے پہلے پہنچنے سے دستبردار ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔

فہم فی شرف الروی - یہ ایک مقام ہے جو مرید سے پہلے پہنچنے سے دستبردار ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔
 حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے اور شخص سے یہ
 کہہ دیا کہ میں نے حضرت مولانا غلام احمد علی صاحب دہلوی سے ملنے کا موقع ملا ہے۔

وَرَأَى رَجُلًا مِّنْهُمْ يَخْشَى اللَّهَ مِن مَّوْجِئِهِ
فَلَمَّا تَرَ أَنَّهُ قَاطِبٌ قَالَ لَوْ أَنِّي دُرِّي
مِنْكُمْ لَكُنْتُم مِّنَ الْغَايِبِينَ

مطہری اگر مفسر قرآن کے ہونے کی وجہ سے
جو وہ سنا حضور کا لکھا گیا ہے۔

یہ روایت کا تعلق بقرہ کی آیت سے ہے اور اس کے حضور علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لے گئے تھے آپ صبر
کے لئے حضرت کے لئے آپ کے اہل و عیال کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے

بَابُ الْفَضْلِ فِي الْمَقَامِ

باب برج کربلا و کربلا
جسٹائے حرکت پر کربلا کی مسجد میں
ہاں آپ اس کو صرف مانتے تھے

وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ يَكُونُ فِي الْمَقَامِ
فَلَمَّا تَرَ أَنَّهُ قَاطِبٌ قَالَ لَوْ أَنِّي دُرِّي
مِنْكُمْ لَكُنْتُم مِّنَ الْغَايِبِينَ

بَابُ الْفَضْلِ فِي الْمَقَامِ

باب برج کربلا و کربلا
جسٹائے حرکت پر کربلا کی مسجد میں
ہاں آپ اس کو صرف مانتے تھے

وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ يَكُونُ فِي الْمَقَامِ
فَلَمَّا تَرَ أَنَّهُ قَاطِبٌ قَالَ لَوْ أَنِّي دُرِّي
مِنْكُمْ لَكُنْتُم مِّنَ الْغَايِبِينَ

یہ روایت کا تعلق بقرہ کی آیت سے ہے اور اس کے حضور علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لے گئے تھے آپ صبر
کے لئے حضرت کے لئے آپ کے اہل و عیال کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے

وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ يَكُونُ فِي الْمَقَامِ

باب برج کربلا و کربلا
جسٹائے حرکت پر کربلا کی مسجد میں
ہاں آپ اس کو صرف مانتے تھے

وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّهُ يَكُونُ فِي الْمَقَامِ
فَلَمَّا تَرَ أَنَّهُ قَاطِبٌ قَالَ لَوْ أَنِّي دُرِّي
مِنْكُمْ لَكُنْتُم مِّنَ الْغَايِبِينَ

یہ روایت کا تعلق بقرہ کی آیت سے ہے اور اس کے حضور علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لے گئے تھے آپ صبر
کے لئے حضرت کے لئے آپ کے اہل و عیال کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے

یہ روایت کا تعلق بقرہ کی آیت سے ہے اور اس کے حضور علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لے گئے تھے آپ صبر
کے لئے حضرت کے لئے آپ کے اہل و عیال کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے اور آپ کے لئے دعا کرتے تھے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

یہ دعاء ہے جس سے اللہ تعالیٰ و ستروں کو
خیر و برکت پہنچے

عَلَيْهِ سَلَامٌ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

حق تعالیٰ نے محمد و آلہ کو
خیر و برکت سے نوازا ہے

... پند ... سوچیدے ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...

...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...

...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...

...
 ...
 ...

دہائی رہا اور حسبِ مقررہ کے توں اور عدوتِ شریعہ کی سزا عطا ہے۔ جس کی فطری ترمیم نہ ہو
 کے کہ رگڑنے دے دے سے اسے سبکِ عنایت کے نزدیک یہ فعل قبیح و عییل ہے جس میں بقیہ مبالغہ
 و ہر سے کہ شاید سبکِ ذوق سے جو کوئی کرے ہے۔ اسے تو لایا کی پہنچوں میں اس کے گھر سے کہ
 و تہذیبِ عیسویہ سمجھے۔ مصلحت ہیں سے کہ اس سے متعلقہ شروع کر دیکھنا اس کے کچھ سے جو دیکھنے
 و پیدا کیانچہ اس کے کہ جس سے کہ کتا ہے۔ تو ظہر سے گزیر میں تشریف جس سے تہذیبِ عیسویہ کے ہر
 سے تہذیبی کے ساتھ لا۔ مریب میں نہ۔ اس کی تہذیب و روئے کی سے کہ اگر کوئی ظاہر عدوتِ شریعہ کہ اسے
 سے کے مکتبہ لا۔ اس کی اس سے تہذیبِ عیسویہ۔

اور یہ پوچھنا کہ اے اسی کی کیا قسم ہے کہ فرشتہ نے دلائے ہے سید اور اس کو کہ پھر
وہ میرے لئے دعا کی دینا۔ کیا دینا ہے

کتاب اشتیاق الراضیہ و حصص
اس کتاب کو اہل سنت نے اس لیے عزیز کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی طرف سے کفر کا مذکور ہے اور کفر کے خلاف

۱۰ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد کہ جب شیطان پر خدا کا
 حکم ہو گا تو وہ اس کے لئے جو وہ کرے گا وہی کرے گا کہ اس
 میں کوئی شک نہ ہو گا کہ وہی جو خدا کا حکم ہے اس کے
 لئے وہی کرے گا کہ وہی کرے گا کہ وہی کرے گا کہ وہی کرے گا
 کہ وہی کرے گا کہ وہی کرے گا کہ وہی کرے گا کہ وہی کرے گا

۱۔ عیسائیوں کے لیے کھانے کی سہولتیں
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 دیتے تھے اور... آپ کے سامنے ٹھہرے۔ ان کی
 سہولتوں کو جب آپ نے دیکھا تو ان کا دل
 بہانے سے بھر گیا۔

[illegible]

اس حدیث سے صحیح ماحول ملتا ہے، اے کوئی سو روپے کو تو غلام میں خدا نہیں تھا، سو روپے سوٹے کر
 ۱۰ روپے کو یہ منسوب ہے۔ ۱۰ روپے کو صرف کہ یہ پڑھنا مستحب ہیں مگر یہ اس کے لئے جسے یہود کے احقر
 چاہا! غور کرو۔

یہ آپ انصاف و محنت و استقامت کی
 اس حوالہ سے ہے۔ اسے جو حدیث بھی ہے۔ اس کا ترجمہ ہے حضرت دہش قرنی میں میں رسول اللہ
 مدینہ پہنچے۔ مینے راوی ۱۰۰۰ راویوں سے پوچھا کہ آپ صبح کون کھڑے ہوئے تھے۔ جب آپ صبح کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا
 کہ میں نے آپ کو کب دیکھا ہے۔ ان کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔

اس عنوان کے تحت ہم نے وہی حدیث ذکر کی ہے۔ جو فیض الہدیٰ پر پہلے اول میں صحیح تعلیم و تربیت کے
 پہلے سے مسئلہ کا خلاصہ ہے کہ حضور علیہ السلام کبر کے پاس نماز پڑھ کر آئے تھے کہ کبر کے تشریف سے غمگین
 تھے و غمگین تھے۔ یہ حضور ہی پشت پر کسی دھڑکیا اور مناجات کا غرض تھا۔ تشریف لے کر آئے اور فرمایا۔۔۔
 اس سے واضح ہو کہ نماز کے بعد کسی چیز کو بٹھاؤ۔ تو نماز میں تشریف لے کر آئے ہیں۔ آئی کیسی بدیہی ہو گی۔
 اس سے درست نہیں کہ کبر سے جو چیز پشت پر رکھو گی اس سے نماز کا سد جو رہا ہے۔ تو نماز تو اس پیر کے
 واسطے ہوئی۔ یہی حدیث صحیح حدیث کے لئے ہے۔ نہ وہ۔ وہ کہہ گا کہ اس ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسے
 بچی مگر درست ہے کہ نای کے لئے سے حدیث گزرا ہے یا میں کا کتب حصہ جی حدیث کے بعد سے ہے۔
 تو میں تشریف لے آتا۔ نام
 اس میں یہ پیر و پیر ہو گیا۔ دیکھو کہ علیؑ کا تشریف آتا۔ تشریف لے کر آئے۔ وہ شروع ہو گا۔ نام
 و نماز میں کہ تشریف سے ہو گیا۔ کہ تشریف لے کر آئے۔

سید محمود احمد رضوی

۱۔ بیچ شان شمس
 مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۳۵۷ھ

وَنَزَلَتْ فِي قُلُوبِ الْمُتَّقِينَ
 الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ
 الَّذِينَ هُمْ يَرْفَعُونَ صَوْتَهُمْ بِحَمْدِ اللَّهِ
 كَثِيرًا مِّنَ اللَّيْلِ قَائِمِينَ

فیوض الباری

— جز ۳ —

صحیح البخاری

حصه سوم

ترجمہ سید محمود احمد رضوی

مکتبہ اصفیاء، دادپارو، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد بن محمد بن محمد بن محمد

۱۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۲۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۳۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۴۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۵۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۶۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۷۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۸۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۹۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔
 ۱۰۔ ہر شخص کو اپنے آپ کو جاننا چاہیے کہ وہ کون سا مذہب ہے اور کون سا مذہب اس کے لیے بہتر ہے۔

اشد ضروری نوبت

۱۰ سو سو چوبیس سالوں میں کتاب کے صفحات ۱۴ سے شروع ہو کر ۲۵۲ پر ختم ہو گئے ہیں۔
 فصل سے ۳۶ سے ۴۷ تک لکھی گئی ہے۔ خریدب مخصوص دستہ ہے چونکہ سید و حنفی میں ہیں صفحہ ۱۰
 ملاحظہ کیجئے کہ یہ کتاب ۱۰ سے ۲۵۲ تک لکھی گئی ہے۔
 علی صلی اللہ علیہ وسلم کے

درود و انوارِ حق
پادشاهِ قیام پر مسجود ہونے کا شعر و شاعری

دینِ مملوک میں ملکر رہا ہوں۔ دوامِ فی سبب سے جس سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے

سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے

سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے
سبب سے کہ ہے پادشاهِ آج و دیں سے اور جس کے در سے کہ تیرے

[illegible]

۴۴۲	طاعت سے بھی نہ مہربانی نہ تشریف	باب ۱۰۰	زور کچھ کر اور دیکھ کر	باب ۱۰۰	زور کچھ کر اور دیکھ کر
۴۴۳	مجدد کے تیری ساری اور جہد	۴۴۳	کے سب سے	۴۴۳	کے سب سے
۴۴۴	کوسے کا نام	۴۴۴	یاد و گویا شمع و شمع	۴۴۴	یاد و گویا شمع و شمع
۴۴۵	باب ۱۰۰	۴۴۵	دووں کہیں	۴۴۵	دووں کہیں
۴۴۶	رکھے اور پیتھ اور	۴۴۶	ماہر ہیں دھانے ثروت	۴۴۶	ماہر ہیں دھانے ثروت
۴۴۷	جہد کے	۴۴۷	پڑھے۔ نعت	۴۴۷	پڑھے۔ نعت
۴۴۸	باب ۱۰۰	۴۴۸	کراچ سے رخصت سے	۴۴۸	کراچ سے رخصت سے
۴۴۹	انجیل قورائش کے	۴۴۹	بد جہان سے کرم	۴۴۹	بد جہان سے کرم
۴۵۰	باب ۱۰۰	۴۵۰	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۰	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۱	باب ۱۰۰	۴۵۱	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۱	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۲	باب ۱۰۰	۴۵۲	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۲	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۳	باب ۱۰۰	۴۵۳	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۳	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۴	باب ۱۰۰	۴۵۴	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۴	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۵	باب ۱۰۰	۴۵۵	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۵	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۶	باب ۱۰۰	۴۵۶	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۶	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۷	باب ۱۰۰	۴۵۷	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۷	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۸	باب ۱۰۰	۴۵۸	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۸	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۵۹	باب ۱۰۰	۴۵۹	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۵۹	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۰	باب ۱۰۰	۴۶۰	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۰	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۱	باب ۱۰۰	۴۶۱	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۱	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۲	باب ۱۰۰	۴۶۲	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۲	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۳	باب ۱۰۰	۴۶۳	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۳	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۴	باب ۱۰۰	۴۶۴	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۴	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۵	باب ۱۰۰	۴۶۵	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۵	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۶	باب ۱۰۰	۴۶۶	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۶	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۷	باب ۱۰۰	۴۶۷	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۷	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۸	باب ۱۰۰	۴۶۸	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۸	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۶۹	باب ۱۰۰	۴۶۹	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۶۹	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۰	باب ۱۰۰	۴۷۰	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۰	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۱	باب ۱۰۰	۴۷۱	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۱	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۲	باب ۱۰۰	۴۷۲	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۲	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۳	باب ۱۰۰	۴۷۳	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۳	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۴	باب ۱۰۰	۴۷۴	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۴	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۵	باب ۱۰۰	۴۷۵	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۵	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۶	باب ۱۰۰	۴۷۶	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۶	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۷	باب ۱۰۰	۴۷۷	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۷	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۸	باب ۱۰۰	۴۷۸	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۸	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۷۹	باب ۱۰۰	۴۷۹	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۷۹	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۰	باب ۱۰۰	۴۸۰	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۰	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۱	باب ۱۰۰	۴۸۱	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۱	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۲	باب ۱۰۰	۴۸۲	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۲	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۳	باب ۱۰۰	۴۸۳	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۳	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۴	باب ۱۰۰	۴۸۴	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۴	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۵	باب ۱۰۰	۴۸۵	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۵	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۶	باب ۱۰۰	۴۸۶	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۶	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۷	باب ۱۰۰	۴۸۷	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۷	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۸	باب ۱۰۰	۴۸۸	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۸	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۸۹	باب ۱۰۰	۴۸۹	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۸۹	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۰	باب ۱۰۰	۴۹۰	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۰	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۱	باب ۱۰۰	۴۹۱	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۱	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۲	باب ۱۰۰	۴۹۲	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۲	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۳	باب ۱۰۰	۴۹۳	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۳	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۴	باب ۱۰۰	۴۹۴	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۴	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۵	باب ۱۰۰	۴۹۵	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۵	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۶	باب ۱۰۰	۴۹۶	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۶	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۷	باب ۱۰۰	۴۹۷	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۷	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۸	باب ۱۰۰	۴۹۸	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۸	سجدہ کے پیر سے کرم
۴۹۹	باب ۱۰۰	۴۹۹	سجدہ کے پیر سے کرم	۴۹۹	سجدہ کے پیر سے کرم
۵۰۰	باب ۱۰۰	۵۰۰	سجدہ کے پیر سے کرم	۵۰۰	سجدہ کے پیر سے کرم

فیوض الہامی دھندل

علاؤ سید محمد احمد صوفی

ایکسٹریور

جسم
دین

حسب فرمائش: صاحبزادہ سید فراز اشرف رضوی

سکر مہجہ محدث بھی کان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۴۹)

وہ کہ احادیث و ضعف احادیث کمال نہیں ہے اسی کے لئے حدیث کا صحیح نہ تھوڑا جڑ:

احکام کے لیے

حدیث ضعیف کا نہیں

جو شمع بھی کسی چہرے کے حرمِ مذکورہ ہوئے گا وہی ہو تو موت کسی کے وارے۔

پاپاں و مجنون یا مکار پر حقون سے خون لاسوت سے ۔ دروہ سے نہ کرب ماث حقوہ

مکملہ ہر قسم کے تعلیم و تربیت کے لئے موزوں ہے۔

وہ جس سے کسی سے ملنے کا سامنا ہے، چاہے وہ کتنا ہی کمزور ہو۔

حضرت محمدؐ کی زندگی پر مشتمل ایک جامع اور مفصل کتاب ہے۔ اس کی تصنیف میں مولانا نے بڑی محنت اور تحقیق کا مظاہر کیا ہے۔

جس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو شخص اس کے لئے ہے، اس کے لئے ہے۔

۱۰۔ جسے ایک ٹیوشن (تutor) پر مشتمل ہے۔ اس کے ہندسے نامعلوم، کوئی واحد ہی نہیں ہے۔

ادب و شہرت نہیں ہے

اور یہ کہ یہاں تک کہ اس کے لئے جو کچھ کہنا ہے وہ سب کہہ کر اس وحدیت کے ساتھ مل جائے گا۔

کی طرف دیر مت کو، مگر یہ جیسٹریٹ خزانہ میں

عسپہ باد سلطنتی سے ہاتھ بندھے ہیں کہ کون سی طرف بڑھیں، اور کون سا رخ لیں۔

مسکو وین کے یہ گیسٹے ملک داخل سو سو روپے ہی ہو رہے ہیں۔

سرگودھا : ۱۲ جنوری ۱۹۷۷ء

کرد و مراست حق تعالی ضروری و بدی سے سرحد کی کسی بد مقدمات پہنچا کر سے ۱۰۰۰

بدھ مت میں جبر تو کچھ نہ تھا نہ ہے اور نہ ہی وہ کسی اور جہ کی فعل سرکاری سے ہے۔ ہرگز محاکمہ نہایت

درجہ اولیٰ میں سے پہلے درجہ میں سے کائنات و مخلوق کے جس و از خود بخود

والتحقيق في هذه المسألة هو الذي يجب ان يكون له الاولوية في كل وقت.

روم سے ملے جانے والے ایک مسلمان کے کہنے سے کہ جس نے ایک مسلمان کو قتل کیا اس کا عذاب ہے کہ اس کی قبر پر ایک کھجور کا درخت لگا دیا جائے گا جس سے وہ کھجور کھا کر مر جائے گا۔

فصل پنجم در بیان احوال و حال

وہی کہیں، میں یاد کر رہی ہوں اب۔ اور اس کے وہاں یہاں کے لوگ اس کے ساتھ ہیں۔

مستوفی: ۱. احوال و معاشیات، ۲. تجارت، ۳. صنعت و معادن، ۴. کشاورزی، ۵. مواصلات، ۶. مالیات، ۷. عدلیہ، ۸. تعلیم، ۹. عوامی کاروبار، ۱۰. دیگر امور۔

دوم جو ریاست مدبر بہت ہی مہارت اور تدبیر سے کام لیتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس نے

تاہم بہت عرصہ بعد وہ جو مجموعہ مائتاتِ محکمات کا منظر نامہ دھمکتا سرا جی وادفر پرچا ہے۔ اس کے سبب تو کئی

اس کا معنی ہے کہ ہرگز حاسب و محاسب نہ ہو سکتا ہے۔ یہاں حضرت اجماع کی جگہ یا جس کا نام اور بھروسہ ہو سکتا ہے۔

سید سید علی عتیق - چارم - فصاحت محفل جس کے منکر کو صرف علمی کہا جائے گا ان کے لیے یہی دلیل ہے

حسن سید صاحب علاقہ کے لیے مجھے نیا کسٹم روکھی ہو۔ ہر ماہ اپنے قاربے کی اجیل چاہی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور

سچی بات کو کس سے چلی مرتد کی دلیل مانگے جاہل بندوق ہے اسکا علم سب ہر رخ دیکھنے وہ نہکتے محلے داروں کو فرق نہایت کی۔۔

کتاب مواقیت نصوۃ - کتاب نماز کے وقتوں کے بیان میں

جمع ہوگا۔ اور یہ بھی دو چیزوں کے ساتھ ہونا چاہیے۔ دو قسم ہیں۔ فقہ حنفی میں نماز کے وقتوں کے بیان میں دو قسم ہیں۔ ایک وہ ہے جو نماز کے وقتوں کے بیان میں ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو نماز کے وقتوں کے بیان میں ہے۔

۱۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۲۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۳۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۴۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۵۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۶۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۷۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۸۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۹۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۱۰۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۱۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۲۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۳۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۴۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۵۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۶۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۷۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۸۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۹۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۱۰۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۱۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۲۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۳۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۴۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۵۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۶۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۷۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۸۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۹۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

۱۰۔ نماز کے وقتوں کے بیان میں۔

اس سے واضح ہو کر حق ماروں کے لیے اوقات مقرر ہیں اور اسے مار کے پہلے قرآن مجید سے زیادہ قرآن مجید
 اسٹوں کے میں جسوہ تسبیح ذکر تہ پندرہ اوقات صلوة کے لئے مخصوص ہیں لیکن دوسرے اوقات صلوة
 دینی و دنیا سے بے راجع ہے۔ حدیث میں بھی تسبیح کے بھی پانچ پڑھنے کے ہیں۔ مسلم باب صلوة اور شعاعوں
 ثبوت کے بھی ۵ تہوں کے آگے میں جس تسبیح کے ساتھ وہ کسی شخص میں پڑھتا ہے تو اس سے کسی تہ کے بعد مانتا ہے
 کون و جہد میں ہو سکتی کیونکہ وہ مخصوص کے ساتھ ساتھ میں مانتا ہے کہ کون کون تہیں دوس میں ہے۔ اور اوقات میں
 تہ پر جہاں تسبیح پڑھتا ہے اس میں دیکھتا ہے اس کے ساتھ وہیں عامیاد و جمیعہ ہو سکتی ہے۔

قرآن پڑھنا متعدد اوقات میں پڑھنے کے اوقات ۵ انفرج و ملاکوں ذکر ہے مثلاً سو دفعہ
 صرف پڑھتا ہے وہ اب پڑھتا ہے عین کا ساتھ ساتھ پڑھتا ہے

و تسبیح معتمد رتک و تسبیح طسوع
 تسبیح و تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح و طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

تسبیح طسوع و تسبیح طسوع
 تسبیح طسوع و تسبیح طسوع

قریباً ۴۰۰ روپے جن میں حضور سے پیش کی گئی قرآن مجید کو وقت گزرتا رہا اور پڑھا نہیں گیا۔ اس کا نسب
آپ کے ہاتھ پہنچا۔ تھانہ لڑی سکھو اور کچھ بیویاں

[illegible]

۱۔ اُس کو سس کے اُتار پر ہی ٹھہر

سید صاحبزادہ محمد رفیع علی خان صاحبزادہ سید صاحبزادہ سید صاحبزادہ سید صاحبزادہ
سید صاحبزادہ سید صاحبزادہ سید صاحبزادہ سید صاحبزادہ سید صاحبزادہ

لوح جسم

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْرًا شَيْءٌ وَلَهُ أَجْرٌ كَبِيرٌ

وکتب مصر و بلاد المغرب العصور و دلت
المعروف ما به سابقه نور شعاع

موسسین غیر ملکی ہیں۔ صاحب فوسا کے ہیں۔

۱۔ موسیٰ قصود سی بدخل و غصہ
ملاہ طبری

۲۔ پانچواں حصہ: عمدہ تدریسی عمل سے باری
فہرست الاسماء: خاصہ شخصی روشنی لاہوری

۴۔ روش سحر لغوی حضرت محمد بن ابی واصل سے روای کر میں نے حضور علیہ السلام سے پہنچا وہ کون ہے۔

[illegible]

۵۔ ہر دو عورتوں پر ہر دو شہادتیں ہیں۔ لیکن جس نے عین صواب میں گناہ کرتے ہیں اگر کسی سے
ماہی عطر سے نہ لہجے غرا کر من شہاد

نہ ہر ، یہ جامع ہیں لفظوں میں وافر
 ہر نہ حشر و مجید

و صبح کو تیرہ حدیث موعظان سے جو، پلینے و حرک صحیح ہے اس کے سب درجہاں سمجھیں کہ ابراہیم ابن علیہ سے تھیں
لغات عددوں جہاں صحیح تسلیم ہے

۳ حضرت محمد مصطفیٰ نے اسی عمر حضور علیہ السلام سے یاد کروا کر قیامت میں ان کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ اسی
 کی وجہ سے قیامت میں ان کے متعلق یہ روایت آیا کہ آپ ہی سے مروی میں حضور علیہ السلام سے آپ کو یاد ہو کر اسے
 عبادت کی اطلاع دی گئی۔ ۴ حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق حضور نے فرمایا یہ شخص کے درمیان ایک
 میں۔ یعنی ان روایت کے بعد حضور ۵ اور شروع ہوئے گا۔ پھر قیامت تک بد مذہبوں کا چنا چھو کر پیش کر دیں گے
 اور تمہارے ان کے بعد حضور ۶ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

یہی ہے کہ حضور ۷ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۸ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۹ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۰ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۱ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۲ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

فوائد مسائل کیا حدیث میں ہے کہ وہ سر میں سے نکالے گا۔ اور حضور ۱۳ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۴ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۵ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۶ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۷ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۱۸ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لَوْفِيهَا

۱۹ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

فوائد مسائل کیا حدیث میں ہے کہ وہ سر میں سے نکالے گا۔ اور حضور ۲۰ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۱ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۲ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۳ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۴ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۵ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَفِيفِ

۲۶ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

فوائد مسائل کیا حدیث میں ہے کہ وہ سر میں سے نکالے گا۔ اور حضور ۲۷ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۸ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۲۹ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔
 حضور ۳۰ اور وہ ایسا کھد ہے کہ جس سے ہر قطرہ کی طرح نکلے گا۔ پھر یہ ہیں۔

(۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ جب عت مرادی مکی آنحضرتؐ نماز پڑھتے تھے جب گری نبریں
 نزل ہوا مصلوۃ بھی نہ پڑھتا تھا (بکری) تو یہ غلطی کر کے پڑھتے تھے یعنی جو کہ مصلوۃ
 حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

دُشْتَدَ مَحْشُوْرٌ دُ نُوْدُوْ دَ مَحْشُوْدٌ دُوْدُوْ
 جب گری کی شدت ہو تو نہ کو غلطی کر کے پڑھو
 ان تمام حدیثوں سے واضح ہو کر رہیں یہ خبریں تاخیر مستحبہ سے ہیں اور یہ حدیثیں ہم میں نہیں تاجہ کی
 سے سے روایت ہے۔ رحمت نفس پر تم سے فائدہ پہنچا دیا ہے۔ ان سے۔ یعنی ناست جو سے کہ وقت دو شل سایہ تک
 سے سے اور ہم کا وقت دو شل سایہ جو سے سے قزوین جاتا ہے کہ وہ صبح سے وقت کر کے پڑھتے تھے لکن دیا ہے اور سوچ کی گئی
 یہ شدت حرارت ہے۔ غرض کہ ایک سایہ جس دو شل سایہ کے صبح کوئی سے تو یہ ایک شل سایہ یہ پھر کا وقت حکم جو سے تو
 د اور چار کا حکم بھی ہو جاتا ہے۔ نایاب حدیث یہ روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سے اس وقت کہ نایاب سے
 حتیٰ کہ ایک حدیثوں سے نہیں کہ سایہ دیکھ لو نہیں کہ سایہ شل سایہ کے وقت پڑھتے تھے پچھلے جو سے سے
 یہ ہیں کہ ایک شل کے بعد پڑھتا ہے۔ اس سے واضح ہو کہ ایک شل۔ یہ پھر کا وقت حکم ہیں جاتا ہے کہ یہ صبح جاتا تو
 و صبح پڑھ کی ہے۔ اس وقت میں جب کہ شل سایہ دیکھ لیں دیکھتے پڑھتے

بَابُ وَقْتِ الصُّبْحِ جَدِّ لَرَوَالِ

باب صبح کا وقت اور اس کا حد

یہ حدیث صحیح ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب صبح ہو تو پڑھو اور جب عصر ہو تو پڑھو
 سنہ ثانی صبح کا وقت پڑھو

۱۔ رحمت نفس پر تم سے فائدہ پہنچا دیا ہے۔ ان سے۔ یعنی ناست جو سے کہ وقت دو شل سایہ تک
 سے سے اور ہم کا وقت دو شل سایہ جو سے سے قزوین جاتا ہے کہ وہ صبح سے وقت کر کے پڑھتے تھے لکن دیا ہے اور سوچ کی گئی
 یہ شدت حرارت ہے۔ غرض کہ ایک سایہ جس دو شل سایہ کے صبح کوئی سے تو یہ ایک شل سایہ یہ پھر کا وقت حکم جو سے تو
 د اور چار کا حکم بھی ہو جاتا ہے۔ نایاب حدیث یہ روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سے اس وقت کہ نایاب سے
 حتیٰ کہ ایک حدیثوں سے نہیں کہ سایہ دیکھ لو نہیں کہ سایہ شل سایہ کے وقت پڑھتے تھے پچھلے جو سے سے
 یہ ہیں کہ ایک شل کے بعد پڑھتا ہے۔ اس سے واضح ہو کہ ایک شل۔ یہ پھر کا وقت حکم ہیں جاتا ہے کہ یہ صبح جاتا تو
 و صبح پڑھ کی ہے۔ اس وقت میں جب کہ شل سایہ دیکھ لیں دیکھتے پڑھتے

حدیث صحیح ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب صبح ہو تو پڑھو اور جب عصر ہو تو پڑھو
 سنہ ثانی صبح کا وقت پڑھو

جیب دریا براں قوتیہ صمدی پرچہ
 اور جیب دریا براں قوتیہ صمدی پرچہ

مکتوبہ بیرونی
 و درختان بیرونی

یہ مکتوبہ بیرونی ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

پرچہ

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

مکتوبہ بیرونی کے لئے ہے و درختان بیرونی کے لئے ہے

سفرِ قسطنطنیہ -
۱۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۳۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۴۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۵۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۶۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۷۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۸۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۹۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۰۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۱۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۲۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۳۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۴۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۵۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۶۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۷۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۸۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۱۹۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۰۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۱۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۲۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۳۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۴۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۵۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

۲۶۔ ہمارے قسطنطنیہ سفر کا روایت ہمیں ملے

نورِ حقیقی

نورِ حقیقی

۲۔ شفقِ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۱۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۲۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۳۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۴۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۵۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۶۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۷۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۸۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۹۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۱۰۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۱۱۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

۱۲۔ حلقہ دل و دلوں کے پاس رہا ایت غلامِ خرم و شیریں حلقہ در مسدود حقایق کی روایت کی مسعود و
تجلی کے طور پر سے

وہ جس کے لئے یہ کتاب ہے

مغربی امت مشتبہ

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے

اس کتاب کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

بَابُ مَنْ كَوَّهَ نَقَالَ الْمَغْرِبُ نُعْشَاءُ

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

بَابُ دُكْرِ الْعُشَاءِ وَالْعُشَاءِ وَمَنْ تَرَادَّ وَاسْعَا

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

میں سے کسی کی عاریت نہ کرے جس کے لئے یہ کتاب ہے

عَلَىٰ نَوَاسِ بْنِ عَدْنَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِحَالِهِ قَدْ تَضَيَّرَ
وَأَرَادَهُمْ عِدَّتِي عَمْرُو بْنُ لَسْبِي ضَلِّي بَدِ خَلِيقِ
وَسَمِعَ نَهْوً عَلَىٰ عَصَا غَدَّ يَضْحَكُ حَتَّىٰ شَرَفَ
شَمْسٍ وَبَعْدَ بَعْضِ حَقِّ تَعَرُّفٍ كَأَنَّهُ

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مجھ سے کئی مرتبہ
آج کی یہ حرکت بڑا سب سے زیادہ متحرک رہی تھی
میں سمجھ گیا کہ اس نے سوچا کہ میں اس سے کچھ
فرق نہ دیکھوں گا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

اس حرکت کو بدستور ترقی میں آج سے بھی روکتا
کون تو رہا۔

ہی عن الصوم بعد ما یخرج حتى یصل یسئروا | قرآن کے بار کے بعد جب تک صوم نہ رکھے اور قصر کے بعد جب
 بعد انقضائے حتی یغروب شمس۔ بخاری | تک صوم غروب نہ کرے۔
 شہاں صوم سے صبح قرآن اور ایک کھانے میں گھٹا کر بیٹھنے سے اس طرح کہ شرمگاہ و کھانے کی طرف کھل رہے اور بیچ منادیا
 بیچ صوم سے صبح قرآن۔ بخاری

بَابُ مَا يَنْتَحَرَى الْقِسْوَةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب صوم کے بارے میں جس سے پہلے سورہ قصر نہ کرے

ہمیں عمر بنی کے تحت ہمارے دو پیش کر رہے ہیں جو دوہرہ پیش ہیں۔ ان میں سے اولیٰ یہ ہے۔
 صوم جمعاً نہ یسئروا بعد صلاتی لئلا ینفکوا | حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ میں میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے
 صوم لا یصلو بعد ما یصل حتی یغرب الشمس | ہونے لگا کہ بارگاہ کے بعد سے صوم جمعاً ہونے تک اور نہ قصر
 صوم بعد ما یصل حتی یغرب الشمس | کے بعد سے صوم غروب ہونے تک کوئی نہ کرے پڑھو۔
 اس حدیث کو مسلم و ابی داؤد میں ذکر کیا ہے۔ لا یصلو میں لا یا علی اس کے بعد سے تو تقدیر عادت یہ ہو
 صوم جمعاً بعد الصبح۔ اس کے لا ہی کے بعد سے تو تقدیر عادت یہ ہوگی لا یصلو ۳۱

فما یصلو بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |

بَابُ مَنْ تَوَرَّعَ كُرْهُ صَلَوةٍ بَعْدَ انْقِصَافِ النَّجْوَى

باب کسی شخص کی وجہ سے جس نے صوم کے بعد نماز پڑھنے کو ترک کر دیا

صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |

بَابُ مَنْ تَوَرَّعَ كُرْهُ صَلَوةٍ بَعْدَ انْقِصَافِ النَّجْوَى

صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |
 صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح | صوم جمعاً بعد الصبح |

طلوع آفتاب و غروب آفتاب و نصف شب کے وقت نماز پڑھنا

۱۔ حضرت ان قرآن مجید میں لکھا ہے کہ جس نے یہ

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از
و ای غایب حاجب الشمس و احروا الفضل و
حتی لغیب

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

و بعد از آنکه شمس و چرخ و صولت و حتی بعد از

کی گواہی ہے تو اس سے تحقیق کے لیے یہاں پر بحث تحریر میں ضرور کی جائے۔

عالم برکاتی سے ملے کہ وہ خط کو بھیج دیا جس سے یہ ثابت ہوئی تھی اور جو اس کے بریکٹ ڈائٹ نما اور ہیں

و جب سے وہ کتابیں درج ہوئیں ہیں یہاں پر بھی درج کے قائل ہیں

باب ہشتم فی شہر لعنہ لعنہ

وہ کتابیں درج ہیں کہ وہ اس میں گراہ سے

۱۔ اسی میں ہر ائمہ کے درجہ ہو گا جو قائل ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۲۔ ان میں سے بعض کے معنی ہیں کہ یہاں پر قائل ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۳۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۴۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۵۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۶۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۷۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۸۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۹۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۱۰۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

باب نهم فی شہر لعنہ لعنہ

وہ کتابیں درج ہیں کہ وہ اس میں گراہ سے

۱۔ اسی میں ہر ائمہ کے درجہ ہو گا جو قائل ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۲۔ ان میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۳۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۴۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۵۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۶۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۷۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۸۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۹۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

۱۰۔ اس میں سے بعض کے معنی ہیں کہ وہ یہاں پر چھوڑ دیں گے کہ اب سے درج کریں

مَنْ تَقَرَّبَ هَدَدٌ مَقْدُودٌ مَقْدُودٌ مَقْدُودٌ
تَقَرَّبَ أَبْ تَقَرَّبَ أَبْ تَقَرَّبَ أَبْ تَقَرَّبَ أَبْ
عَسَلَهُ وَ نَوَسَهُ مَقْدُودٌ مَقْدُودٌ مَقْدُودٌ
عَسَلَهُ مَقْدُودٌ مَقْدُودٌ مَقْدُودٌ

سے بہت کم ہو کر رہے ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے

تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے

تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے

تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے
تقریباً ایک سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ اس کے

ہے۔ اس کے متعلق کوئی یہ نہیں کہ سنا کہ اس کو قرآن کی ہر باتیں حکم پر لکھ دینے کا کوشش کیا۔ نہ تفسیل اسی طرح بعض اوقات کہ تم لوگوں کے احوال غیر ملازمین میں سیاسی ہو جاتا ہے۔ ہر اس پر بھی اثر تو اسے قائم نہیں رہتے دیتا۔ اور اور تو کور لڑا دیتا ہے۔
 بات سے توجہ کا حصہ ہوا وہ ہوں یا کسی بات کو غفلت یا غفلت کو عدم عموماً دیں ماہ بجائے خود جہالت ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قَالُوا لَكُمْ خُشْيٌ يُزْجَعُ أَنْتُمْ وَرَأَيْتُمْ أَنَّهَا مِنْكُمْ فَقَالَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ
 اب جب امام حضور کے لئے کہہ رہے ہیں کہ میں تو ہر وقت ہی صلوٰۃ کرتا ہوں۔
 اس خبر کے ماتحت ہم سے وہی حدیث دیکھ جائے جو اوپر ذکر نہیں ہے جس پر ہم نے اب کاتب دیا ہے۔ بخاری نے
 شخصوں میں بھی ہے کہ اب بخاری سے پوچھو یہ روایت کی ہے یہ حدیث غرض کہ یہ روایت کو آپ نے دیکھا کہ اگر بخاری میں روایت
 کو شے کہہ کرے، انتظار کریں اور بخاری سے یہ حدیث نہیں۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْتُ

اب اس طرح کہ آدم سے اس میں پڑھی

اس عنوان کے تحت ہم سے وہی حدیث دیکھ کر اب اس میں جملہ بعد دھاب انوفہ وغیرہ میں
 سوم جملہ میں لکھ کر ہے منصور حسن سے کہ اگر کسی نے مار دیکھی تو سن لیں کہ اس کا جائزہ کہیں سے لیں پڑھی

بَابُ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ لِحَاجَةٍ بَعْدَ الْاِسْتِصْنَاءِ

اگر خیر ہو جائے کہ بعد از نماز نماز میں حاجت پیش آئے تو اسے پوری کر سکتا ہے

ح۔ غن۔ جس فان قیامت مقصودہ فی مباحی صلی اللہ علیہ وسلم فی حلال فی حلال احب حد حد
 عیدہ و سنوٰت فی حلال فی حلال احب حد حد
 قام فی مقصودہ حق امام المقصودہ۔ بخاری

جس قدر میں سے کہ آدم حدیث میں ہمارے ہمارے روایت ہے یہی قیامت ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے ساتھ
 گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ لوگ اٹھ گئے۔ لیکن اگر امام کے حقیقی مصلیٰ ہوئے اس کے بعد میں نے تو بھی حجت نہیں کہ
 سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ سوسلے کے بعد میرے ہونے کے بعد میں نے حجت نہیں ہے۔ یہ واقعہ ثابت ہے۔ اس میں
 سے واضح ہو کر خیر و خیر قیامت میں بھی ضرورت ہے خیر و خیر قیامت میں ہے۔ اگر قیامت کے بعد ہمارے کوئی حاجت نہیں آئے تو
 پور کرنا چاہئے مقتدر ہو کر چاہیے کہ اتنی دیر ہمارے انتظار کریں۔ لیکن ضرورت یہ حاصل ابھی ضرورت میں جائز ہوگا کہ اس
 محتاج ہو۔ اب حسب تاریخ سے لکھ جائے کہ اس حدیث سے قیامت کے بعد ضرورت کے لئے ہمارے کوئی حاجت نہیں آئے تو
 سے اسے خیر و خیر قیامت میں بھی لکھ کر قیامت کے بعد ہمارے کوئی حاجت نہیں آئے تو قیامت کے بعد ہمارے کوئی حاجت نہیں آئے تو

بَابُ لِكَلَامِهِ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب کیا تکلیف کے بعد بااست کرنا جائز ہے

اس خبر کے ماتحت ہم سے وہی حدیث ذکر کی ہے جو اوپر ذکر کی ہے جس پر ہم نے اب کاتب دیا ہے۔ جس سے بدنام
 ہوتا ہے کہ قیامت کے بعد ضرورت ثابت کرنا ہمارے لئے عین عین ہوا کرتا ہے۔ اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ قیامت

صحت بخلافه۔ اکتاب الصلوۃ اور بنی البقیع۔ | اس کی گروں ماروں گا۔

اس سے اندر جو مکتبے کہ مسجد کو درجہ ان اندھیر کی دُور میں بٹھا جس حالت سے مسجد میں تھا۔ پڑھنے کی کثرت اور
 بی بی و حمزہ کے خلاف سے مسجد میں جمع ہو کر نماز کریں گے اور نہ ہی قرآن اور حج و عمرت کی صحبت کے لیے یہ کچھ ٹھہرے، اگر سب
 میں تحقیق سے یہ راہ جو کر کے اس جیسے اس کے سب کی دست و پاؤں میں فریاد ہے۔ وہ فریاد ہے
 بنی یاسر سے کہ وہ اس حالت میں ان کیسے کے لیے مسجد میں ہیں
 آتے ان کے گھر کو جاتے۔

وہاں کے لوگوں کے دل سے بھی وسیع موت سے کہ ان کی ان کی حالت مسجدوں میں ہی مغلوب ہے اور نہ
 میں ان مسجدوں کو ان کے گھر کو جس کی حیثیت حاصل ہے۔

وہاں کے لوگوں کو مسجد کی مسجد کی دعا
 محض بنی البقیع

سے ان کی تعمیر میں صاحب تعمیرات انجیر قرآن کے ہیں۔

اس آیت سے نماز میں قیام کی وصیت ثابت
 اور یہ کہ وہ مسجد میں اکیس جاتے۔ ان کی کسی صاحب
 مانعہ مخصوص نہیں ہے۔

ان کے لئے ان کو جہاں میں ان کو رکھتے ہیں۔

وہاں فی فعل الصلوۃ فی المسجد وذلك بعد طه
 وجوب تعویذ من جوارح الذل والساخنة
 منسب للجماعات۔ (احکام القرآن ۲ ص ۴۴۱)

سورہ بقرہ کی آیت میرے وہ اللہ کی حریف و مدد حکم ہے۔ اور یہ تحت طہریں کی ہے۔

کی آیت ہے۔ یاں بھی مذکور ہے کہ مسجد میں قیام میں ہے کہ اللہ کی دوسری عبادت اور نماز میں اور۔

یوں سے کہ مسجد سے عزت عمل اللہ کی سورت سے روایت ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ جو کسی گھر میں رہتا ہے وہاں پر

ماں اور بیوی ایک حالت نام لاں جو وہ کہہ سکیں کہ وہ جو کسی گھر میں رہتا ہے وہاں پر

کا اعلان ہے۔ و حالاً انھیں یہ حقارہ و لایع عن ذکر اللہ

اور عبادت تو اس باب میں کثرت سے وارد ہوئی۔ مگر تریف کی ایک طویل حدیث میں یہ مذکور ہے جس کے ان میں۔

و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا
 من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنا

فی المسجد اندی یومذہبہ وان حکمتم
 صلیم فی بیوتکم حکمکم فی صلیم

ان کے لئے ان کو جہاں میں ان کو رکھتے ہیں۔

اس حدیث کو امام سے اس سال سے حدیث میں مسطور ہے اور جہاد میں اس کی بڑی حدیث پر اس
 سے تفسیر وہ چہرہ کا ذکر کیا کہ تو یہ ہے اور اس کی رحمت بہت وسیع ہے جب اس کی بیک کی دھڑ سے بخشش پر لگتی
 کسی بیکوں کے فصل و ثوب کا یہ تھا سے تو حدیث میں طاعت پر پختہ کا ذکر ہے و ثوب کو اور اب کہ اس کے دواہن کو
 دواہن گیا سے تو اس سے تفسیر تھی، یعنی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو جس میں ہے وہ اس کو بھی اس حدیث سے حدیث کا درجہ
 دیا جائے گا ۲۔ تار کے بے سہولت اور جتنے قدم اٹھتے ہیں۔ ہر قدم پر نیک بھی جاتی ہے ۳۔ دن دینا اور پہلی صفت
 دولت جو رہا پر پڑھے ۴۔ است ثوب سے ۵۔ حق و حق و حق کے ساتھ پڑھے میں صحبت سے

بَابُ حَقَبَاتِ لَاسْتَارِ

باب نیب و کسے دے کہ اس قدر پر ثوب سے

اس میں ماخذ قال لا استی حتی بعد
 ۱۔ سلو ۲۔ سنی مسلم لا حسنہ مارٹو
 سنی ۳۔ سنی مسلم ۴۔ دو آدھ
 ۵۔ نو علی ۶۔ مسلم حسنہ مارٹو
 سنی ۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۸۔ سنی ۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۱۰۔ سنی ۱۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۱۲۔ سنی ۱۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۱۴۔ سنی ۱۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۱۶۔ سنی ۱۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۱۸۔ سنی ۱۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۲۰۔ سنی ۲۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۲۲۔ سنی ۲۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۲۴۔ سنی ۲۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۲۶۔ سنی ۲۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۲۸۔ سنی ۲۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۳۰۔ سنی ۳۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۳۲۔ سنی ۳۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۳۴۔ سنی ۳۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۳۶۔ سنی ۳۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۳۸۔ سنی ۳۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۴۰۔ سنی ۴۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۴۲۔ سنی ۴۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۴۴۔ سنی ۴۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۴۶۔ سنی ۴۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۴۸۔ سنی ۴۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۵۰۔ سنی ۵۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۵۲۔ سنی ۵۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۵۴۔ سنی ۵۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۵۶۔ سنی ۵۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۵۸۔ سنی ۵۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۶۰۔ سنی ۶۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۶۲۔ سنی ۶۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۶۴۔ سنی ۶۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۶۶۔ سنی ۶۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۶۸۔ سنی ۶۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۷۰۔ سنی ۷۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۷۲۔ سنی ۷۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۷۴۔ سنی ۷۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۷۶۔ سنی ۷۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۷۸۔ سنی ۷۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۸۰۔ سنی ۸۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۸۲۔ سنی ۸۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۸۴۔ سنی ۸۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۸۶۔ سنی ۸۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۸۸۔ سنی ۸۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۹۰۔ سنی ۹۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۹۲۔ سنی ۹۳۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۹۴۔ سنی ۹۵۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۹۶۔ سنی ۹۷۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۹۸۔ سنی ۹۹۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو
 ۱۰۰۔ سنی ۱۰۱۔ سنی مسلم و حسنہ مارٹو

اس حدیث سے اس سال سے حدیث میں مسطور ہے اور جہاد میں اس کی بڑی حدیث پر اس
 سے تفسیر وہ چہرہ کا ذکر کیا کہ تو یہ ہے اور اس کی رحمت بہت وسیع ہے جب اس کی بیک کی دھڑ سے بخشش پر لگتی
 کسی بیکوں کے فصل و ثوب کا یہ تھا سے تو حدیث میں طاعت پر پختہ کا ذکر ہے و ثوب کو اور اب کہ اس کے دواہن کو
 دواہن گیا سے تو اس سے تفسیر تھی، یعنی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو جس میں ہے وہ اس کو بھی اس حدیث سے حدیث کا درجہ
 دیا جائے گا ۲۔ تار کے بے سہولت اور جتنے قدم اٹھتے ہیں۔ ہر قدم پر نیک بھی جاتی ہے ۳۔ دن دینا اور پہلی صفت
 دولت جو رہا پر پڑھے ۴۔ است ثوب سے ۵۔ حق و حق و حق کے ساتھ پڑھے میں صحبت سے

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْحَيَاةِ

باب اس حدیث سے اس سال سے حدیث میں مسطور ہے اور جہاد میں اس کی بڑی حدیث پر اس

اس حدیث سے اس سال سے حدیث میں مسطور ہے اور جہاد میں اس کی بڑی حدیث پر اس
 سے تفسیر وہ چہرہ کا ذکر کیا کہ تو یہ ہے اور اس کی رحمت بہت وسیع ہے جب اس کی بیک کی دھڑ سے بخشش پر لگتی
 کسی بیکوں کے فصل و ثوب کا یہ تھا سے تو حدیث میں طاعت پر پختہ کا ذکر ہے و ثوب کو اور اب کہ اس کے دواہن کو
 دواہن گیا سے تو اس سے تفسیر تھی، یعنی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو جس میں ہے وہ اس کو بھی اس حدیث سے حدیث کا درجہ
 دیا جائے گا ۲۔ تار کے بے سہولت اور جتنے قدم اٹھتے ہیں۔ ہر قدم پر نیک بھی جاتی ہے ۳۔ دن دینا اور پہلی صفت
 دولت جو رہا پر پڑھے ۴۔ است ثوب سے ۵۔ حق و حق و حق کے ساتھ پڑھے میں صحبت سے

اسی اصل کا شروع کرنا چاہئے اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ بہت سنت لمبر کے معنی مختلف سے حضرت ابوہریرہؓ
 مرثیہ و براسم و عطاء و ہاشمی احمد و حق و برتر کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مذکور کے بیٹے محمد بن ابی اور بنی حلت کھڑی
 سے تو اس کو سنت فرما کر دے اور وہ اس حدیث کی حدیث ہے۔ یہ بحث ہے۔ لیکن امام اعظم ابو حنیفہؒ اور اہل سنت
 اور امام ربیعؒ میں سنت فرما کر دے جب کہ اسے یقین ہو کہ وہ مری و کھت امام کے ساتھ پہلے گا۔ امام اعظم علیہ الرحمہ کا
 کہنا اسی قدر ہے۔ کھانی انصاف مع مصعب و نساہت افغ۔ اور صاحب دایہ سے علی ہے کہ کوئی وہ صاحب ابی سید کے
 سنت فرماتے تاکہ سنت و حدیث دونوں کی صحت حاصل ہو جائے۔ ذخیرہ و حلیہ میں سے کہ سنت سے کہ سنت فرما
 ہے اور اگر کھڑی میں پڑھی ہو تو اس میں ہر دفعہ ہے۔ بہت تو مسجد کے دو دیوار کوئی قابل وارنگ ہو تو وہاں ہر دفعہ
 ہو تو مسجد کے در کے حجر میں جانتے ہو تو اس کے حجر میں در اگر باہر کے حجر میں ہو تو اس پر ہے۔ اور اگر اس
 کے بعد اسے روئے تو اس کو بائیں پڑھے تاکہ اس میں اور صف میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ علامہ طبرسی علیہ الرحمہ
 حدیث پر بحث و مطلب یہ ہے کہ سنت فرما دینا فرما کر ایک جگہ پر بھی جانے بلکہ اس میں اصل کیا جائے اور اس کی
 حدیث سے مونی ہے کہ حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ اس بکیر سنت فرما پڑھ رہے ہیں۔ کس پر آپ نے فرمایا لا تھلکو
 بلکہ مصداق الطہور و حلوہ و صفا و کس سے واضح ہو۔ سبب کہ بہت یہی ہے کہ اصل و حدیث دونوں ایک
 پڑھے جائیں و اس کا معنی یہ ہے کہ حدیث یا مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ کر وہ ہو۔ چنانچہ صاحب دیل آثار سے امام
 میرزا محمد کی تائید ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جب قامت ہو جائے تو کوئی نہ جانتے ہیں۔ بلکہ کھتی
 ہوں و دستیں ہا سبقتی میرا کرتے کر جگہ سیدہ نسیم و کبے اصل فرمایا ہے و اس کے وہی توجہ و احباب کو مسجد
 در میں فرماتے ہیں۔ بہت ابی سید سے کہنا میں سے ابی میں سے حدیث بنی نعیم و جلی نعیم کے معنی پر ہے۔ تو انھوں
 نے انھوں سے و ابی حار سے علی بن ابی طالب سے و حدیث بنی نعیم سے ہیں۔ میں ہی اصلاً
 ہر شخص نہ شہر سے مسجد میں شہر سے و مسجد سے دونوں ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور وہ جوئی نہ پڑھتے
 ۔ مسجد سے فو کی سنتیں ہیں۔ میں نہیں۔ شخصی طہارتی یا حدیث مسجد و حدیث مع علوم کھ
 چہ و کس سے مسجد کے پاس اور میں سنت فرما میں اور میں قابل ہوئے۔

حضرت سید بن تہریر میں نے فرمایا کہ کوئی شہر تھے آپ سے سبب ہو مسجد کے دو در پر پڑھیں۔ و خصوصاً
 قبل۔ و علی مسجد عیدان مسجد۔

و حدیث ابی سید کہتے ہیں کہ یہ شخص مسجد میں نہ پڑھتا تھا۔ حضرت عمرؓ فرمایا پڑھتے تھے۔ اس نے مسجد کے دو در سے پڑھ
 سنت فرماتے۔ پھر یہ حدیث میں قابل ہوئے۔

چنانچہ کہتے ہیں کہ جب کہ مسجد میں داخل ہوا اور نماز فرمائی ہو۔ پھر قرآن پڑھی ہوں۔ جب کہ کھڑا و ان
 کے بعد لاوی معوضا نہ ہوئے۔ پھر پڑھنے کے لیے کوئی بل رکھتے ہوئے ہو جائے گا اور نہ ہو
 و نہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی ہریرہؓ کو کسی عرصہ کے بعد دیکھا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی ہریرہؓ کو دیکھا کہ وہ تمام
 بیعتی سے اختلاف میں دیکھا ہے۔

يَعُونُ (اصْطَوَى فِي التَّجْوِيلِ - رُكَّاهُ)
 عَنْ مَخْشَوْدٍ فِي مَرْيَضٍ يَوْضَعُ يَوْضَعِيٍّ فِي غَلَبَةٍ
 مِنْ مَانِيَةٍ كَانَ يَوْمُهُ تَوَمُّدَهُ وَهَذَا لَمْ يَمْضِ وَنَسَبَهُ
 فَإِنَّ يَوْمَهُ لَمْ يَمْضِ لَمْ يَمْضِ لَمْ يَمْضِ لَمْ يَمْضِ
 اللَّهُ يَمْضِي لَكُمْ بِطَلْعَةِ الْفَجْرِ وَتَحْلِيلِ الْوَدَّ
 صَدْرُهُ نَصْرُ فَضْلِ بَارِئُونَ لِقَاءَهُ فِي سَلْبِي هَكَذَا
 تَشْهَدُ الْخَصْمُ فَهَذَا وَرَسُولُهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ لَمْ يَكُنْ فِي كَلْبِي وَهَذَا
 لِي مَكَّانٍ مَكَّانٍ لَمْ يَكُنْ فِي كَلْبِي وَهَذَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کو حکم دیتے کرو کہ جسے کہ ہے تختہ میں ماری
 شہر میں بیچ۔ اس وقت سے عروقتہ و ماری
 تو جس وقت کرتے تھے وہاں بیاتھے۔ جس
 بوی میں کہ یہ ہیں یہ بھی۔ جس میں سے
 ماری سے وہ ہیں۔ ماری میں سے ماری
 جو ماری تو یہ۔ ماری سے یہ ہیں ماری میں کسی
 میں ہی کو ماری ماری ماری ماری ماری
 تم کو کسی ماری سے کہتے ہو کہ یہ ہی ماری ماری
 ماری میں ایک ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری

حدیب ان باب میں ہے کہ میں اور حدیبیت نامی ماری ماری ماری ماری ماری
 پاور ہم ماری پر گندہ ماری۔ ان دونوں ماریوں سے ماری ماری ماری ماری ماری
 ہونا ماری ہے اور اس صورت میں ماری ماری ماری ماری ماری
 ہو کر ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 جس ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری

بَابُ هُوَ يُقْضَى الْإِمَامُ يَقْنُ خُضْرُ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ
 باب ماری میں ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 حدیب صاحب الزیادی کے بیان کیا کہ میں نے حدیب
 ماری سے ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 وہاں ہی وہاں ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 کو ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 یہ ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری
 ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری ماری

عنوان کا مقصود یہ تھا کہ اگر تدریس ہوتے ہوئے بھی لوگ مسجد میں آجائیں تو ہم حاضرین کو نہ پریشان دے اور جوں جوں آئے
 اور انتظار کر کے خصوصاً جب کہ غصہ نہ آئے اور ان کا دل بھی ہو جائے۔ اور حدیث پر یہ گفت سے واضح ہوا کہ سخت بات
 جس کی چیز کو جس کی وجہ سے عیبت میں نہ لے کر جو اور غور ہو۔ ترک جماعت کے لئے عذر ہیں۔

عن یوسف بن عمار عن عائشة عن رسول اللہ ﷺ
 قال جئت مع حذیفہ فمطرت حتى سأل
 سفيان فکان من حذیفہ یسأل عن حذیفہ
 عن حذیفہ یسأل عن حذیفہ عن حذیفہ
 سئل فی حذیفہ فی ما رواه عن حذیفہ بن یمان
 عن یوسف بن عمار عن عائشة عن رسول اللہ ﷺ
 (بخاری)

یہ حدیث و اسے احکام، صیغہ، صورت میں مسطور کی بات ہے صریح۔ اور اب اس سے صلوٰۃ میں ذکر کیا
 سے اس سے اس سے یہ بھی کہ اس چیز کے متعلق ہوا جس میں لوگ مسجد میں نہیں آتے تو انہیں عیبت قرار دینا چاہیے۔ حضور ﷺ
 میں آئے تھے کہ وہاں پر چھوٹی اور بڑی مسجد کی مار گئے۔ اور حدیث میں اس سے بعد لکھا ہے الزام نہیں
 نہیں لگتا ہے۔

عن یوسف بن عمار عن عائشة عن رسول اللہ ﷺ
 قال جئت مع حذیفہ فمطرت حتى سأل
 سفيان فکان من حذیفہ یسأل عن حذیفہ
 عن حذیفہ یسأل عن حذیفہ عن حذیفہ
 سئل فی حذیفہ فی ما رواه عن حذیفہ بن یمان
 عن یوسف بن عمار عن عائشة عن رسول اللہ ﷺ
 (بخاری)

اس حدیث کو ہم نے صیغہ صریح میں، اور اس سے صیغہ میں ذکر کیا۔ مثال حدیث یہ ہیں ۱۔ جس شخص
 کو نہ پائے کی وجہ سے جماعت میں شریک ہوا اس کی پروردگار سے عیبت ہے۔ ۲۔ اور اس شخص کی
 تکرار و عیبت میں اگر اس شخص سے ۳۔ پٹن اور میں جو کچھ میں پھر میں سے نہ پائے اس پر تکرار کر بہت چاہئے اور
 ان میں سے جو وہی ہے کہ وہ پٹن پر مار نہیں پڑھتے تھے۔ یہ ان کی تو جمع وانکسار تھی۔

چاشت کی تو اس شخص سے کہ اگر وہ دو بار یا اس سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔
 اس بار کے کھانا میں مسجد حدیثیں وارد ہیں۔ حضور علیہ السلام سے فرمایا۔ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں

باب ۱۰۰: حبس کی حالت میں جو اس وقت تک نہیں ہو سکا ہے۔

باب ۱۰۰: حبس کی حالت میں جو اس وقت تک نہیں ہو سکا ہے۔

وكان من عظماء ما نفعنا وقد نفق
بذره من هذه المدة في غير حاجته
حتى يفسد على صوابه ويستهلك
الوقت في حداثي من حيث علمه على
يدني حتى يدعيه وسمي قاتل
رغم نعم الله عليه بقصود فاسد
بالنفاق عن نفس مريد رزق لله
صلوات الله عليه ويستوفى في مقدم
الحسنات ويدور به قلل ان تفضلوا صورة
المهرج ولا تعجلوا عن غيبكم عن
من عظماء رجال رشوق به صرة منه وسيم
ووضع نفسه عندكم وقريب
مضوية قد تدور بالنعماء وتؤمل
حتى يمدح منه وكان من عظماء موضع له
الضعف والفتنة بصورة ملونا سيما حتى
يعلموه انه ليسوا شرا ولا مدام وقال
لهما زورا وثباتا عن مؤسسي الن
عليه عن ما جمع عن من عظماء ائمتي الله عليه
ومثلهم فكان احدكم عائدا
اطعم فلا يعطى حتى يفصح
عاجلة جنة قال استأجنت

(كاري)

الصورة

(54)

المشيرة

جس وقت میں جوہانہ خوری صاحبہ میں شادی ہوئی تھی۔ اور مولانا کے کہنے پر خوری کی غفلت ہی کے باعث چاندنی کو کسے ناکارہ میں جب وہ کھڑی ہو تو اس کا دل صاف کوئی جہاں دل میں ہو متناہ سے مری کے کہ میں سے کہ مجھ سے میرے دل میں وہاں سے پانیا ہوں لے لیا کرتی۔ حضرت عاکبرؑ کے ساتھ۔ عکسوں کے کی علیہ اسلام سے لے کر دیا۔ حسب شام کا کسی سامنے رکھ دیا جائے۔ اور وہ جوہانہ تو پہلے شام کا لکھا لکھا ہو۔ میں ہی ملک سے کہ کہ میں تو جیسے علیہ کو کسے سے دیا۔ جب شام کا وہ رکھ دیا جائے تو صوبائی ما پڑھے سے پہلے سے کہ وہ لکھا۔ چھوڑ کر اس میں علیہ ملک کر کہ اس سے مری سے عکسوں سے دیا کہ میں سے جیسے علیہ کو کسے سے دیا۔ تو میں سے کسی ملک کے ساتھ تھا۔ فانی، ملک صاحب کی حیرت جوہانہ تو پہلے شام کا لکھا لکھا ہو۔ اور وہ صوبائی سے کہ وہ یہاں ملک کو کھانے سے خارج ہو جائے اور وہ ملک کے سامنے کھا لکھا جائے۔ اور اگر وہ مار کھڑی جوہانہ کو وہ سے خارج ہوئے ملک کے سامنے جیسے علیہ کو کسے سے دیا۔ جیسے رہتے اور پیر اور صاحب بن عثمان کے کسی صاحب سے۔ میں سے خارج سے میں سے ان عمر سے دیکھتا ہوں۔ کہ میں سے جیسے علیہ کو کسے سے دیا۔ اور وہ صوبائی سے کہ وہ یہاں ملک کو کھانے سے خارج ہو جائے اور وہ ملک کے سامنے کھا لکھا جائے۔ اور اگر وہ مار کھڑی جوہانہ کو وہ سے خارج ہوئے ملک کے سامنے جیسے علیہ کو کسے سے دیا۔

علاوہ عینی معیار کے لئے یہ تھا کہ ہر کار کا امر جمود کے نزدیک باب کے بیچ ہے۔ ان احادیث و روایات سے واضح ہوتا ہے کہ اگر عفت جو کہ فی جو ہر وقت میں گنجائش بھی ہو تو پھر پہلے کھانا کھا لے اس کے بعد نماز

قوائد و مسائل

۱۔ حضور انشراح میں فرقی نہ کرے اور وہاں ہر وقت میں حضور صلیب ہی عمر

اور وہ بین ہوا وہی جیسا کہ انھوں نے یہ سنا کہ حضور صلیب سے کہا کہ میں نے وہاں سے دیکھا کہ وہاں کوئی نہ تھا۔ تو یہ میری
مصلحت ہے اور اگر میں اس صحبت اختیار کرنا نہ کرتا تو مطلب میری زندگی نہ رہا۔ کہ وہاں ایک شخص جو ایک طرف سے کسی شخص سے کہتا تھا کہ میری
بوقت آخر میری بیگانہ پڑے گا۔ یہ سنا کہ میری زندگی یہ رہے گی۔ کہ میں نے اس وقت میں نہ کہ کوئی اور نہ ہوگا۔ عین جیسا کہ

بَابُ إِذَا دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ وَبَيِّنَةُ كُلِّ

بَابُ إِذَا دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ وَبَيِّنَةُ كُلِّ

۱۔ جب کسی کو دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے تو اس کے لیے دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
میرے لیے دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو

۱۔ دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو

بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الصَّلَاةِ فَخَرَجَ

بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الصَّلَاةِ فَخَرَجَ

۱۔ اگر کسی کو دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے تو اس کے لیے دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو

۱۔ اگر کسی کو دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے تو اس کے لیے دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو

بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الصَّلَاةِ فَخَرَجَ
بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى الصَّلَاةِ فَخَرَجَ

۱۔ اگر کسی کو دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے تو اس کے لیے دعا کی جائے کہ وہ نماز پڑھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو
وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی تو

نویا تو اس کو پوچھ کر سمجھ میں چلا جاتے۔

اس کے بعد امام سے وہی حدیث ذکر کی گئی جس میں حضورؐ نے اپنے اہل و عیال میں حبیب صدیقیؑ کو مامیت کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر جو حضورؐ بھی نہ ہیں اسے سنئے تھے اور حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے تھے۔

۱ | حَلَّ مُوَبِّكُ رَضِي وَهُوَ يَأْتِيَهُ نَصُوحُ بَنِي
سَيِّدَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَسْوَءِ نَصُوحٍ فِي مَكْرِ
سَيِّدِ خَلْقِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَسْوَأِ نَصُوحٍ
عَنِ عَدُوِّهِ أَمَّا لَوْ هَانُ شَهَادَتُكَ لَمَشَى
سُورَةُ سُورَةُ اللَّهِ هُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَسْوَأِ
سَيِّدِ خَلْقِ اللَّهِ هُوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَسْوَأِ
مَنْ دَبَّحَ خَاسِرًا لِيُهِدَّ بِهِ خَبْرُ دَقِيقِ عَصْرِ
مَنْ دَبَّحَ خَبْرَ لَوْ هَانُ لَيُوتَرُ بِهِ خَبْرُ
بِأَسْوَأِ رَكْعَةٍ قَدِ ارْتَفَعَ فِي رَحْمَتِهِ قَدِ ارْتَفَعَ
بِأَسْوَأِ لَعْنِ حَمِيدَةٍ فَتَوَلَّوْا رَسْمًا قَدِ ارْتَفَعَ
حَمْدُهُ قَدِ ارْتَفَعَ حَمْدُهُ فَتَوَلَّوْا رَسْمًا قَدِ ارْتَفَعَ

۲ | اُمِّ مَرْثُومٍ حَضْرَتِ عَائِشَةَؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے
نہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا کہ جو شخص میری بیوی سے بیٹھے ہو
آپ کے پیچھے چھ دنوں سے کھڑے ہوگا۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ
میں نے اس کو سنا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب آپؐ سے سلام پھیر تو
فرمان دے کہ میں نے نبیؐ سے سلام کیا ہے، اس کی دعا کی ہے کہ
وہ لوگ اسے تمہاری رحمت کروا دے۔ اور دوسرے نے فرمایا کہ
تھاؤ، اور جب صبح اللہ میں حمد کے نوافل درست لکھے گئے
تو وہ جب میرا نماز پڑھے تو وہ بھی سب کے سب میرا کر
پڑھو۔

۳ | حدیث میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے کسی اور سے جو کلام پڑھا تو اسے اس کے پیچھے پڑھیں تو اسے ۴۰
رحمت ملے گی۔ ۴ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص صبح اللہ
حمد کے نوافل پڑھے تو اسے ۴۰ رحمت ملے گی۔ ۵ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص
۶ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص صبح اللہ حمد کے نوافل پڑھے تو اسے ۴۰ رحمت ملے گی۔

۷ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص صبح اللہ حمد کے نوافل پڑھے تو اسے ۴۰ رحمت ملے گی۔
۸ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص صبح اللہ حمد کے نوافل پڑھے تو اسے ۴۰ رحمت ملے گی۔
۹ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص صبح اللہ حمد کے نوافل پڑھے تو اسے ۴۰ رحمت ملے گی۔
۱۰ | یہاں امام غزالی نے فرمایا کہ اس حدیث سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص صبح اللہ حمد کے نوافل پڑھے تو اسے ۴۰ رحمت ملے گی۔

۱۱ | اس میں مالک سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد علیہ السلام سے
۱۲ | اس میں مالک سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد علیہ السلام سے
۱۳ | اس میں مالک سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد علیہ السلام سے

و اما بعد کسب فیض خداوندی و حکم خداوندی
 نصیحت

یہ نصیحتیں ہیں جو ہر مسلمان پر واجب ہیں۔ اگر کوئی ان سے کوتاہی کرے تو اس کا دل بے قرار رہے گا۔
 پہلی نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

دوسری نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

تیسری نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

چوتھی نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

پنجمی نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

ششمی نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

ہفتمی نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

آٹھویں نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

نہم نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

دسویں نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

ایک سو پہلی نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

ایک سو دہم نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

ایک سو وینسویں نصیحت: اپنے آپ کو اللہ کی رضا سے ہم آہنگ رکھو۔

بعد میں دیکھا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو کہہ دیا کہ "میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک شخص کو دیکھ رہا ہے۔"

باب میں سمع لکھنؤ کی تاریخ

لکھنؤ کی تاریخ

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلوی نے لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "لکھنؤ کی تاریخ" ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

باب میں سمع لکھنؤ کی تاریخ

لکھنؤ کی تاریخ

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلوی نے لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "لکھنؤ کی تاریخ" ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔ اس کتاب میں لکھنؤ کی تاریخ کے بارے میں ایک مفصل اور دلچسپ بیان ہے۔

پر لفظ بھی ہیں

فَعَلَّامٌ لِلْغُيُوبِ صَوْرَتُهُ غَائِبَةٌ وَشَيْئُهُ خَفِيٌّ
حُسْنٌ عَلَى ثَنٍّ بِإِسْمِهِ تُصَوَّرُ قَاتِلَةُ وَكَانَ
رُشْدُهَا مِثْلَ صَوْنَةِ غُلَامَةٍ وَاسْتَمَّ نَصِيحَتُهَا
مِثْلَ مَعْدِي بِوَسْمِ عَسَدٍ وَرُشُورُهَا
مِثْلَ ضَلَالَةِ غَنَمٍ وَاسْتَمَّ نَصِيحَتُهَا
مِثْلَ مَعْدِي بِوَسْمِ عَسَدٍ وَرُشُورُهَا

ہر حق کے لئے ان کے لئے تو شرف لائے جا رہے ہیں
میں سے بچنے کے پس انداز کے ہو کر
خیر اور بد کے لئے وہی وہی ہے جس کے لئے
خیر و برکت میں سے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت

اسی طرح ہیں اس کے لئے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت

بَابُ مَثَلِ يَا هَذِهِ فَدَرْ شَيْءٌ يَقُولُ النَّاسُ

یہ ہے اس کے لئے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت

عَلَى قَوْلِهِمْ يَا هَذِهِ فَدَرْ شَيْءٌ يَقُولُ النَّاسُ
عَسَدٌ وَاسْمُهُ مَعْدِي وَرُشُورُهُ مِثْلُ غُلَامَةٍ
فَعَلَّامٌ لِلْغُيُوبِ صَوْرَتُهُ غَائِبَةٌ وَشَيْئُهُ خَفِيٌّ
حُسْنٌ عَلَى ثَنٍّ بِإِسْمِهِ تُصَوَّرُ قَاتِلَةُ وَكَانَ
رُشْدُهَا مِثْلَ صَوْنَةِ غُلَامَةٍ وَاسْتَمَّ نَصِيحَتُهَا
مِثْلَ مَعْدِي بِوَسْمِ عَسَدٍ وَرُشُورُهَا
مِثْلَ ضَلَالَةِ غَنَمٍ وَاسْتَمَّ نَصِيحَتُهَا
مِثْلَ مَعْدِي بِوَسْمِ عَسَدٍ وَرُشُورُهَا

یہ ہے اس کے لئے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت

موجود ہی ہے اس کے لئے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت
میں سے وہی وہی ہے جس کے لئے برکت و برکت

و اجمع بر حق سے مردوں سے کیونکہ ان کا جس وقت بھی وہ علی میں رہتا ہے تو کہیں جو باب احسان
 میں حکم نہ ملے وہ جس علم مقتدرہ کا ہے کہ سوئے صغیر حقیقت ہمارے واسطے ہیں
 صفت سیدھی ہوئی جو کہ مطلب یہ ہے کہ صغیر کو سدا کا جس واسطے کہ اسے سے ہے
 کے رہے صغیر کو سدا کا جس سے جنوہ صغیر کو رہے صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 کہ صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

باب ثانی فی تصوف

۱۔ صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

باب ثانی فی تصوف

۱۔ صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو
 صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو صغیر کو

ٹاروں کے لیے اقدام دست نہیں ہے۔

[illegible]

۱۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

وضع یہ ہے حیل و سہ

سورہ بقرہ ۱۰۷ سے یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ میں آئے

۲۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۳۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۴۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۵۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۶۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۷۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۸۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۹۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۰۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۱۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۲۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۳۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۴۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۵۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۶۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۷۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۸۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۱۹۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۲۰۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۲۱۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

۲۲۔ یہ کہ یہ چیز کہتے ہر شخص کو کائنات میں آئے

یہ اسلام و درجہ میں کی حالت دی حدیث پر فرمائی گئی کہ اگر دونوں ایک ہی وقت کی اور ایک ہی حکم لکھی ہیں
 لا غفرم اللہ لکم فیما جہلتم

اسلام و حدیث میں سے حقیقت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں سے رسول اللہ سے
 کے ساتھ یا نہیں اور یہ کہ یہ حدیث میں سے "خرج علینا رسول اللہ علیہ وسلم و سئل عن حدیث
 ذہوق سدس فیہ مضوہ" کے بارے میں منع ہیں کہ یہ حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 یا پھر اس سے منع و اس میں منع نہیں کہ وہ حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 رسول حدیث میں سے کہ حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے

پھر نے سند میں گئے وقت یا پھر سے منع کر کے ہے
 و منع ہیں کی حالت و حدیث میں سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے

حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے

حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے

حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے
 حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے حدیث کے حصہ شریف سے ایسی حدیث ہے کہ جس سے

محنت و فح بدین کی حدیں

حضرت یونسؑ در مژدہ تھائی۔ یہاں پر شیبت حضرت علقمہ سے روایت کی

قال قتيل: ابن مسعود، راحني كبره وروى رسول الله
 فيك وفي حضرت جدك في مسعود في رواية

حسن الله عليه: سادہ قصی قلب پر صبر و استقامت (حریتِ نجات)

مع تکیہ رفتتاح ، نقد - ترمذی ، حماد بن عمار ، حسن ،
تخلی کے ، میں : یہ نہیں اٹھائے ،

میں وہ پیشہ ہے۔ جس کی تعلیم میں جو صحیح کام ہے۔ ہمیں تعلیم ہے، اور میں کیلیب پر کچھ کہتا ہوں۔

میں نے کہا کہ وہ شخص جس نے مجھے یہ سب سنا ہے اسے یہ سب سنا ہے۔

نعت ابن کار کج - بروی منتهی شیبہ صراط کجا ، مقرر تعمیر ہوئی]

حضرت مولانا محمد علی صاحب دہلوی نے حضرت علامہ سید محمد امجد علی صاحب دہلوی سے روایت کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْ يَرْقِعُ بِيَدِهِ

فیاض شکرہ سعدی بزم

حرف ۷۹۰: ایدوٹو نے حضرت سیدنا ابی مہذب سے روایت کی کہ

قال ولایت رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ جب یہ

یونع بدیہ حی متیہ الصلوۃ شد لم تسرع کاتو دوزن اذو، طائے۔ پھر تارت

پرفہرما حتی المصاف | مکتبہ کتب و خطبات

ایں پر سید محمد علی حضرت مولود کے کی مضمون کی حریت مددیں

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی کے تلامذہ میں سے ہیں جن کی تصانیف میں سے ایک کتاب "تذکرہ مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی" ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل یرفع | کو حضور میرا سلام ہے۔ یہ سات ہجرت تھیں۔

لاہور : سیم موطن خنداقتتاح ہستی

سمعیال نعیمہ و صفای نعروۃ والموتعیی

الحمد لله رب العالمين -

کی مصون کی حدیث، اللہ نے حضرت ابی عمرؓ کو ان سے دے دیں جن سے پہلے نے بن جاس سے دے دے

خدا تعالیٰ نے کہ جب حضورؐ میں سے بھی ولایت کی ہے۔ اس حدیث میں مجمع چرین کا ایک صاحب ہوتا ہے۔

اور بہت محبت میں جہاں رہیں وہاں کی چائے وہاں ہی سے، ایک خاص نمونہ میں ایک کپیر کے وقت ہے اس کے

۱۰۰

حضرت مولانا صاحب دہلوی و گدڑوں کے حضرت علی رضوی، مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ

۱۔ کان برف سے پاک کی سیخڑ اور کھنڈوں میں انصاف و

ہر ایک روح کی سچی

ابو قریبہ اپنی بیہوشی میں جری و دوڑ و فاسد اہل علم و محمود کائنات کی قوی ہے۔ اور انہو باتھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مشاعرہ کے نیچے آتے ہوں کہ وہ سچا سچائی کی گوی ہائیں لکھیں گے سر سے پر ہو۔ اور بیچ کاتیں لکھیں ہائیں لکائی کی پست۔ اگر کوئی وہ چھٹک لکائی کے اہل میں ہو۔ میں مسدود چند چیزیں یہ ہیں۔

حدیث اہل۔ امام برکوی بی شیبہ جو ہم بخاری و مسلم کے مشافہ ہیں اسے اپنے ضعف میں ہائیں اسناد و حدیث کیا۔

یزید میں ہاروں خا شہ صحیح جو حساب
کمال سمعت اب یحییٰ و حسنہ قتیبہ یضع
قال بضع یا طریقت یمنہ علی خد حرکت متدہ
و یحییٰ اسفل من سرتہ

حدیث دوم بہ امام محمد بن فضل نے یہ پیش کیا۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال من سئل فی الصلوۃ
رضع الاکف علی لاکت تحت السرة

حدیث سوم یحییٰ امام ابو داؤد نے یہ پیش کیا کہ حضرت علی نے فرمایا

سنة وضع کف علی کف فی الصلوۃ تحت
السرة رواه داؤد و ابی داؤد

ان مفرق کو حدیث ابن شامہ و دو قطعی و بیہقی و ترمذی نے بھی حضرت علی سے روایت کی۔ اور
کوئی صحابی نے نہ فسرد کیا ہے، مسند کذا ان من السنة تراویح من دست نوی حدیث اور
مروغ فرماتی ہے چنانچہ علامہ علی قادری غیر لکھنے لکھتے

الصحابی قال سنة يضع علی سنة انبی صلوۃ
عیدہ و صدر کشف الہی فی شرح روا

علامہ نووی علیہ الرحمہ نے بھی تصریح کی کہ ترمذی حدیث کے متقدم علامہ کا یہ بھی مسلک ہے چنانچہ ابن کثیر
یہ ہیں۔ انہو حال انصاری موت ایک کذا اولہو سن عن حکمہ اور من السنة کذا اولہو موقوف علی اللہ
العصیہ سنہ فی قاریہ و جماعہ علیہ من صحابہ انصاری۔ اس نے علامہ نووی و علامہ ابن کثیر و علامہ سید
تائیدین حدیث نے بھی تمام پر لکھا

ابن قول علی رضی اللہ عنہ من سن
سنة هذا اللفظ یدخل فی المرفوع
عنہ علیہ و قال عبد البر بن العاصی و علی
اسم سنة فی مسودہ سنة انبی صلی
اللہ علیہ وسلم رجمہ

حدیث چہم بیسے بی بی شیبہ نے ہندو گجرات میں حج سے روایت کی، انھں نے فرمایا

بیشرو دین بسم الله تو حمن تو جمد

حدیث محمدی فوجی اس کو بھیجی تے روایت کیا

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم و اب سبکو و عمر بیست و تین اقوال و اب سبکو

سید العالیین

یہ سب حدیث جبرے بسم مرقدی پڑھتے تھے

حضرت نس سے کہیں نے تصدیق اسلام دیکر

خبر کو لکھ کر اسے قرآن کی بتا دیتے تھے

یہ حدیث حضرت عمار کے پاس سے روایت کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

حضرت شعبہ بن سعد کو مسلم و اب سبکو نے روایت کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

حدیث ابوہریرہ کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

حدیث اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

یہ حدیث

بسم الله تو حمن تو جمد

حدیث محمدی فوجی اس کو بھیجی تے روایت کیا

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم و اب سبکو و عمر بیست و تین اقوال و اب سبکو

سید العالیین

یہ حدیث حضرت عمار کے پاس سے روایت کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

حضرت شعبہ بن سعد کو مسلم و اب سبکو نے روایت کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

حدیث ابوہریرہ کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

روایت اب سبکو نے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری امت کو بتا دے کہ میں نے اسلام قبول کیا ہے اسے میں نے قبول کیا ہے

۱۰۔ اسی معقول کی صورت حضرت انس سے بیان کی گئی ہے کہ ایک بار جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۱۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری سے بھی روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۲۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۳۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۴۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۵۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۶۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۷۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۸۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

۱۹۔ یہ بھی معقول قرار دیا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔

هَذِهِ كُنْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ كُنْتُ
حَبِيشَتَا حَقَّقَ وَشَيْءٌ مَجُوعًا
وَأَحَقَّتْهَا دَرًا مَرَّسَتْهَا
بِأَكْثَرِ رَهَابٍ

مول کہ ایک حرف ہے۔ ۲ قے نے کہا کہ میں یوں بکتے
ہوں کہ یہ دیکھ لے کہ اس کرتی فرج بھی تھی میری
سہر چھ کہ اس حور کا ایک قصور ہے انہوں نے کہا کہ اس
سے روپ ہی بی کو اندر دیا تھا اس کو کھانا دھو رہا
پھول کہ وہ کھاتی تھی کہ مریختی۔

قائد و مسائل اس حدیث کا باب سے مناسبت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جو طویل قیام فرمایا۔ وہ قراۃ و دعا اور
۱۔ سورج نکلنے کے وقت تک نہ کھائے اور نہ پئے اور نہ کلام اللہ سے بڑھ کر کبھی اور قراۃ کی طرح اور رکعت پڑھ کر
مرا رکعت میں ایک رکوع اور دو رکعت کرے۔ اس میں مذکور ہے نہ رکعت نہ جہد نہ کلام اللہ سے قراۃ۔ مذکور کے بعد
دعا کریں یہ ایک کرات تک کھیں چاہئے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ خود دو دو رکعت پر مسموم پھیریں
چاہئے اور اس حدیث سے سمجھو کہ جو کچھ کہہ دیتا کہ وہ جو کلام ہے عام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کلام ہے قراۃ
کے دن وہ عام پر مسد کیا جس کے کارم و کلمات نماز حضور علیہ السلام کا سنت و دورح کو ملاحظہ فرماتا متعدد دوسری چیزیں۔ وہ جو ہے
نفس آپ کا سمجھو کہ آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے
جو میں کے ملاحظہ تو کیا وضع کرتا ہے کہ آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے
قاسم کے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے

ق اس حدیث کو اس سے منقول سنی احادیث میں بھی موجود ہے وہی ہے کہ آپ نے قیام ہی سے آپ نے قیام ہی سے
باب نمازیں میں اس کی طرف دیکھنا
اور حضرت عائشہ نے فرمایا نبی علیہ السلام نے سورج نکلنے
کا تا نہیں فرمایا۔ میں نے حرم کو دیکھا اس کا میں بعض کہ کہ
خدا میرا کہہ رہا تھا کہ میں نے کھانے کی چیزیں کھانے لگی تھیں۔
اور حضرت سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جناب سے یہ
کہ حضور صلی علیہ وسلم کی نمازیں قراۃ کرتے تھے انہوں نے
جواب میں ان مجھے کہنا کہ آپ کی قراۃ کو کہیں عرض چاہئے
تھے کہ آپ کی قراۃ میں اتنی آواز کی تھی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا اندر وہ جھوٹے نہیں ہیں کہ
میں کہ میں جب حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ
آپ کے لئے پڑھتا تھا کہ وہ کلام اللہ کے ساتھ
آپ مجھ میں چاہئے۔
اور ان میں اس سے روایت ہے کہ وہ نماز میں سورج نکلنے
کے وقت تک کھانے کی چیزیں کھانے لگی تھیں۔

- ۱۔ جو تیرہ ماہیں ہے شہزادہ کی تکلیف سے کہ اس وقت خود بخود سے جب تک دھرم دھرم کیجیے حسب اس لئے رہتا
- ۲۔ مذکورہ میں کی تکلیف بھی ہر ماہ کے ہوتی رہی دھرم
- ۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۴۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۵۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۶۔ جب تیرہ ماہیں تک اس وقت کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۷۔ جس کی تمام اوقات گزریں اور وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۸۔ قائمہ اس حدیث کے بعد امام سے ایک روایت تو یہی ہے کہ خاصہ سے کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ
- ۹۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۰۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۱۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۲۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۳۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۴۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۵۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۶۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۷۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۸۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۱۹۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے
- ۲۰۔ ہر ماہ میں اس کے بعد فرما دے کہ وہ روزانہ کی طرح غزوات کرے

- ۱۔ وقال سمعنا ثقت رسولہ فی صحیحہ
- ۲۔ عن جامع عن ابن عساکر عن مالک بن
- ۳۔ انس عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۴۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۵۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۶۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۷۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۸۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۹۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۰۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۱۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۲۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۳۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۴۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۵۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۶۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۷۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۸۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۱۹۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود
- ۲۰۔ عن رسول اللہ ﷺ عن عبد اللہ بن مسعود

عَوَظُهُ بِأَيْدِيهِ وَكَانَ يَهْدِي
مَنْ يَلْقَاهُ مِنْ سُلُوكِ الْبِرِّ مَقْصُودَ
صَاحِبِهِ دَعْوَاهُ مُعْبِتَارُ
عَبْدُ نَبِيِّ ذَاكَ يَكُونُ بِعَهْدِهِ
سَعْدٌ حَاجِبٌ لَا عَلَى عَيْتِهِ هَرَبُ
مَنْ يَرِيقُ دَمَهُ يَتَهَرَّضُ بِخَوْبِهِ فِي
مَعْرَى بَعِيرُهُنَّ

ایک محتاج کروے اور آفتوں میں پہنچا دے۔ یہ
 یہی حال ہے۔ جب کوئی من کا من پر چلتا کرتا
 ایک پورے میں وقت رسیدہ مسجد کی بدوایا ہو۔
 یہی ہے جہدِ محسن کے کہ میں نے جی اس کو
 تیار ہوا ہوگا تھا۔ کہ جو میں نے کسی پر
 رستہ میں کھڑے ہو کر رستہ کو چھوڑا اور
 چلے بھرتا۔

سے حدیث کو مسدود نہ کیا و خود دوسرے کتاب مصدقہ میں ذکر کیا کہ ۲۰ عنوان حسنہ جو درست نقل ہے ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔

قواعد و مسائل

ہو رہا ہے۔ حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ جب سے حدیث تیرے تحت عنوان کے نام میں کے اخبار۔ جو حدیث میں کوئی بات نہیں ہے حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ جب سے حدیث تیرے تحت عنوان کے نام میں کے اخبار۔ کہ کوئی بات نہیں ہے حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ جب سے حدیث تیرے تحت عنوان کے نام میں کے اخبار۔

۲۴ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ میں غد حادی عشر ہجرت دہ سے جس کا یہ بھی یہاں کا شمار ہے
کی گنت رو۔ خان ہے دروہ کا۔ ہر ایک ہی وجہ سے جہاں سے آپ کو کسرو میں ہارس کی مہر میں
گیا۔ وہ آپ کے اندر رات بچ ہو۔ ہر شہر میں حضرت عمرؓ کے کوڈ کا میر غور دروہ کا یہ شہر
حکیم کہہ کے میر سے اندھا کی ہے وہی تو خدا سے ہی۔ نور سے حضرت سعد جیسے جیل۔ اندر اسمانی برقی
خاک کے حضرت عمرؓ کو تحقیق کے صبر معوم ہوا۔ خاک و دہت غلو میں گر گئی کے ہر کوڈ سے لے حضرت
معویہ کے ان کے حکم سے ہر کوڈ۔ کا میر غور دروہ کا یہ شہر ہے۔ ہر کوڈ کے حضرت سعد کا اس سے میر
کوڈ است کے بل تھے حضرت سعد کو حضرت عیساؑ سے وہی تھی کہ ان کی ہر خاک کو قبول فرما جو آپ سے
مستجاب و ملاحت کے لیے حضرت سعدؓ سے اس میں تہ و کوثریں بروہا میں دیں۔ یہ جو آپ پر اس سے ہیں غلو اور
تھے۔ یہاں آپ کی بروہا کے شہر تہر ہے۔ رات آجی

حدیث از مسند قلی پر مختصر ہے۔

حضرت زکریا علیہ السلام پر مکمل ہے۔
 نامہ کے پاس پہنچے کسی نامہ کی شکایت پہنچے تو ہمارے پاس جڑ کے معزز ہیں سے اس شکایت کے متعلق تحقیق کر دی۔
 وہ اگر کوئی دینی یا سیاسی مصیبت ہو تو ہمارے پاس یہ حق حاصل ہے کہ وہ وقت پر پہنچے کسی نامہ کی شکایت کر دے (۲۳) ہفت روزہ۔
 یہ کہ کہ حضرت عمرؓ کے لئے یہ تھی کہ کوئی شخص چار سال سے زندہ نہ رہے۔ ملت کے منصب پر فائز نہیں رہیں چاہیے رہا۔ تمام کے۔
 بددعا کا نتیجہ ہے۔

جانب دین مامت سے روایت ہے حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا صلوة لمن لم یقرء بفحاحة کتاب اللہ

میں اقرآن صحیحاً و فہمً فی التفسیر

عن ابی سعید قال سئل عن رجل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرأ

بفحاحة کتاب اللہ یفسر بہ

لا صلوة لمن لم یقرء بحمدہ و سواد فی

فریضة او غیرہ

ترجمہ: اگر وہ اپنے حق میں

عزت و برتری کے روایت ہے حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حج حج غیرہ ثم حج الودود ثم حج الودود

یا حج الودود یعنی حج الودود

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یجوز صلوۃ الا بقراءۃ صحیحۃ

الکتاب (ابن ماجہ)

ان حدیث کے تحت جو کہ دو صدقے سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من قرأ القرآن فہو من قرأ اللہ و قرأ اللہ فہو من قرأ رسول اللہ

لا یجوز الا بکتاب اللہ صحیحۃ و معنی

بیان فصاحتہ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فی کل صلوۃ قراءۃ فاححة الکتاب و تفسیر

میں اقرآن صحیحاً و فہمً فی التفسیر

ما روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل صلوۃ لا یقرء بفحاحة کتاب اللہ

غیر صحیحۃ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا صلوة لمن لم یقرء بحمدہ و سواد فی

فريضة او غیرہ

ترجمہ: اگر وہ اپنے حق میں

وہ قارئین ہیں جن میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن کی دو

آیتیں پڑھی جائیں۔

دوسرے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دیکھو کہ تم سورہ فاتحہ پڑھو جس کے ساتھ جو آیتیں

پڑھو قرآن پڑھیں

میں سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کی کتاب میں جس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سورہ کوئی سورت پڑھو

وہ لازم میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پڑھی جسے وہ صحت سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے کردہ و صحیح کے معنی میں

سورہ فاتحہ میں سورہ فاتحہ پڑھی جسے وہ صحت سے

قبول نہیں ہے

ان حدیث کے تحت جو کہ دو صدقے سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من قرأ القرآن فہو من قرأ اللہ و قرأ اللہ فہو من قرأ رسول اللہ

لا یجوز الا بکتاب اللہ صحیحۃ و معنی

بیان فصاحتہ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فی کل صلوۃ قراءۃ فاححة الکتاب و تفسیر

میں اقرآن صحیحاً و فہمً فی التفسیر

ما روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل صلوۃ لا یقرء بفحاحة کتاب اللہ

غیر صحیحۃ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا صلوة لمن لم یقرء بحمدہ و سواد فی

فريضة او غیرہ

ترجمہ: اگر وہ اپنے حق میں

سورہ کوئی سورت پڑھو

میں سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تفصیل کا دینک نہیں ہے

خالد علی بن حبیبہ عمر بن عبد بن اد قریب

القرن - يعنى في مفهومه عترة وعترة

تفسیر صحیحہ استغریبہ و مریدانہ غریبہ

وهي جماعة من النصارى القروية

لی: غصہ

جس کے بعد ہر سوئی نے اس سے ہر ایک کو چھو کر قیسمت دے

(فِي رِجَالِ رَضْوٍ وَفِي رِجَالِ رَضْوٍ)

٣٠٠

تفسیر ابن عربی

١٢٠ في خبر في مضمون المصنف

فاسمحو به في قرآنكم

نقشه

[Faint handwritten notes]

— ۱۰۰ —

مجلسه ۱۰۰

... ..

بکھریں گے اور پھر اسے

Journal of Management Studies, 19(1), 67-80.

پاکستان کے لیے ایک نیا دور

هو في كل حال من حالي على ما هو عليه

بسم الله الرحمن الرحيم . كتاب الفقه .

تاریخ و جغرافیہ

میکای مصداق الله متعالی و جلاله

وہاں سے چل کر آگے چلے جاتے ہیں۔

۱۰۰

عربی کے حروف الف و ہ و ح کے آئینے میں:

فادرمیرا قدرت کاڑتا ہے اب جو ہے وہی دیکھ کر کوئی کہتا ہے

کامیاب و علاقہ قدرت محفل علی گامیابی و سعادت کے لئے

حضرت یوحنا سے فرمایا: مت ڈانڈی ۔
 کعبہ کے میں نازل ہوئی ۔

ایک چغتائی کی بات ہے کہ کریمیت دربارہٴ

* رقص در جلو و پشت پرده

شب انشور میں فریاد اٹھی جیسے موسیٰ
 اب کو سہرا کی طرف سے فرات کے کنارے

[illegible]

سید - سید فاسمہ اور لہذا

[illegible]

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچے۔

وہ جس سے راز و خفیہ معلوم ہو جائے۔

اور یہی وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔

نہیں یہ مفسرین نے، یہ بھی لکھا ہے کہ یہ میت شیعہ و دہن

مصدقہ برادری میں فراموشی بہت سے ایسے کے ذریعہ ہلاکتیں ہوتی ہیں۔

خُتِفَ اَبُو عَرَفَةَ خُتِفَ قُلُوبُ مَوْتِ خُتِفَتْ
قُلُوبُ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

فَرَّتْ رَدْرَدًا وَتَوَلَّى وَخُفِيَ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ
مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ مَوْتِ

ابن عمر کان یقوی حق لقراً و خلفاً لآلہ امیر

محمد بن ابی بکر

عن ابن کلدان عن زید بن عتار عن ابن عمر کان

لا یقرآن خلف الامام

محمد بن ابی بکر

واخرج ابی یزید عن ابن عمر انه سئل عن لقراءۃ

خلف الامام یرقی ل تکلیف قال لا یقرآن

اسند صحیح و مسلم

حضرت ابی بکرؓ و عمرؓ کہتے ہیں کہ

مکتوبہ میں جو میں شریعت و فہم قرآن میں ہے

مقتول لا

حضرت عمرؓ و حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ

قالت قلت لابی بکر یقرؤ خلف الامام

شرعاً

قال انصت لقرآن فان فی مشقۃ شغل

و شغلک و ذلک زہد علی جہل و غلو و جہل و

و ذلک زہد و جہل و ذلک

واخرج عن عاصم بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن

ابن مسعود کان لا یقرؤ خلف الامام

یقرؤ فیہ و فیہ لک فیہ الامام و فیہ

الآخرین بنی ہاشم و فیہ لک فیہ الامام و فیہ

فیہ لک فیہ الامام و فیہ لک فیہ الامام

فیہ لک فیہ الامام و فیہ لک فیہ الامام

فیہ لک فیہ الامام و فیہ لک فیہ الامام

فیہ لک فیہ الامام و فیہ لک فیہ الامام

فیہ لک فیہ الامام و فیہ لک فیہ الامام

فیہ لک فیہ الامام و فیہ لک فیہ الامام

حضرت ابی بکرؓ و عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ

کہتے تھے

ذکر ان سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا

و بعد مدینہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

وقت میں کرتے تھے

حضرت ابی بکرؓ و عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ

کہتے تھے کہ

میں نے حضرت ابی بکرؓ سے سنا ہے کہ

وقت میں کرتے تھے

کاش کہ جو امام کے پیچھے پڑتا ہے

سے جہل جاکے

حضرت عمرؓ نے فرمایا

و بعد مدینہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

وقت میں کرتے تھے

حضرت عمرؓ نے فرمایا

و بعد مدینہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

وقت میں کرتے تھے

حضرت عمرؓ نے فرمایا

و بعد مدینہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

وقت میں کرتے تھے

حضرت عمرؓ نے فرمایا

و بعد مدینہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

وقت میں کرتے تھے

حضرت عمرؓ نے فرمایا

و بعد مدینہ طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ

وہابیوں نے ان کے خلاف فتویٰ جاری کیا۔

قدوم حضرت زین العابدین علیہ السلام

فولی جونا سر علی با حوض بن علی بن علی

يسارو هو مديان ۲۵۸

کمال اندری پس فیہ الا زحل یس

عہدِ عمومی نے فرمایا اس لیے کہ یہ ہے

میں نے سوچا کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔

[illegible]

یہ ملاحظہ ہو کہ میں نے اس کے لئے
 جو رقم دی ہے وہ صرف ایک ہفتہ کے لئے ہے۔
 اگر وہ اس رقم سے پہلے اس کو واپس کر دے
 تو اس سے اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔
 اس لئے اس کی گنجائش کا اظہار نہیں کیا

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۰۲

... ..

[illegible]

قَبْلَ أَنْ يَكُونَ
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ

۱۔ دربارہ کے جود سے درمیں اندھنہ
 ۲۔ سرک لاسے کے شریک میں لڑا
 ۳۔ حق کے جود میں دھوکہ دیا
 ۴۔ جود میں دھوکہ دیا
 ۵۔ جود میں دھوکہ دیا
 ۶۔ جود میں دھوکہ دیا
 ۷۔ جود میں دھوکہ دیا
 ۸۔ جود میں دھوکہ دیا
 ۹۔ جود میں دھوکہ دیا
 ۱۰۔ جود میں دھوکہ دیا

حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں جو کچھ فرمایا ہے اس سے
 کمال ملے گا

نورانی مسلمان اس حد تک کہ وہ اپنے دین کے لئے
 دنیا کی دولتوں کی خاطر اپنی جان و مال سے قربان ہو جائے

دن کی نمازوں میں مستدرست کی جائے اور
 نماز میں جہت تشریف کرنا جب تک کہ وہ اپنے
 دین کی خاطر اپنی جان و مال سے قربان ہو جائے
 ہرگز نہیں ہٹے گا اور اگر وہ اپنے دین کی خاطر
 اپنی جان و مال سے قربان ہو جائے تو اس کے

دین کا ثمرہ جنت ہے اور اگر وہ اپنے دین کی خاطر
 اپنی جان و مال سے قربان ہو جائے تو اس کے

دین کا ثمرہ جنت ہے اور اگر وہ اپنے دین کی خاطر
 اپنی جان و مال سے قربان ہو جائے تو اس کے

دین کا ثمرہ جنت ہے اور اگر وہ اپنے دین کی خاطر
 اپنی جان و مال سے قربان ہو جائے تو اس کے

۶۴۔ یہی ہے جو کہ روایتِ مسندِ احمد میں بھی ملتی

۱۔ اگر کسی شخص کو کھانا پکانا ہو تو اس کو کھانا پکانے کے لیے
 ۲۔ اگر کسی شخص کو کھانا پکانا ہو تو اس کو کھانا پکانے کے لیے
 ۳۔ اگر کسی شخص کو کھانا پکانا ہو تو اس کو کھانا پکانے کے لیے
 ۴۔ اگر کسی شخص کو کھانا پکانا ہو تو اس کو کھانا پکانے کے لیے
 ۵۔ اگر کسی شخص کو کھانا پکانا ہو تو اس کو کھانا پکانے کے لیے

پہلے گنواں ہے جو کہ اس کی سب سے زیادہ شہرت کا سبب بن گیا ہے۔ یہ ایک ایسا شخص ہے جو کہ اس کی سب سے زیادہ شہرت کا سبب بن گیا ہے۔ یہ ایک ایسا شخص ہے جو کہ اس کی سب سے زیادہ شہرت کا سبب بن گیا ہے۔

سے ہدیہ کر کے میرے پاس لے آئے۔
 میں نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہو گیا۔
 میں نے اس کو کہا کہ یہ تمہارا ہے۔
 میں نے اس کو کہا کہ یہ تمہارا ہے۔

سی کی وجہ سے کہ اس کی اساتذہ عسکریہ

ن م ر ۴۰

کونے پر چھوڑ دو۔ اس سے رائج ہوا کہ غارت

فریدی فرات

باتی کو ترک کر۔ -

۱۰ - یہ سب محض تصور کر رہے ہیں اور ان کی ہولناکیوں سے

...

... ..

نام و نام خانوادگی: محمد علی محمدی شماره ثبت: ۱۳۵۷۸۹۰

... ..

[illegible]

و شریعہ خود

۱۱۔ یہ شعر : ”خدا کے لئے“

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

یہ مضمون کہہ کر سوئے مٹا جی ہے۔ یعنی پکی رخصت میں ایک مہرت پر حجامہ رد و سروہ بکشت میں پہلی وار سے دیکھا سورت بڑھنا۔ لیکن ایسا کر چھوڑ دینا ہے۔ مہرت میں حجامہ بڑھنا جو قرین مٹ کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اس کا دل مٹ وے اور حضرت عمر کا اس طرح پڑھنا یا تو مہرت سے قبل و اقل ہے یا اپنے لئے میں کر اس طرح پڑھا ہو گا۔ لیکن یہ بھی کہ حجامہ بڑھنے سے بگڑتا ہے۔ مہرت سے بگڑتا ہے۔

[illegible]

متصل
یہ نرہی علم کے جوہر کے شوق سے حق و صورت کے بچے جس کو چاہتا ہے وہی وہی اور اپنا
قربان فداۃ فیمن فداۃ یسودۃ
و جدہ فی ریحیں از یسودۃ مسودۃ
و جدہ فی ریحیں حکم کتبہ اسو
عزوجل
یہ نرہی علم کے جوہر کے شوق سے حق و صورت کے بچے جس کو چاہتا ہے وہی وہی اور اپنا
قربان فداۃ فیمن فداۃ یسودۃ
و جدہ فی ریحیں از یسودۃ مسودۃ
و جدہ فی ریحیں حکم کتبہ اسو
عزوجل

عزیز و جلیل
ہر پڑھنے والے کے لئے ایک نیا کتاب ہے لیکن ہر پڑھنے والے کے لئے ایک نیا کتاب ہے
کے لئے ایک نیا کتاب ہے لیکن ہر پڑھنے والے کے لئے ایک نیا کتاب ہے
کے لئے ایک نیا کتاب ہے لیکن ہر پڑھنے والے کے لئے ایک نیا کتاب ہے

سید حبیب اللہ کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔
 سید و ابی علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
 سید رحیم اللہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
 سید رحیم اللہ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

[illegible]

بَوَّابًا حَرِيًّا مَعَهَا وَكُلَّ يَصْنَعُ دِينَارًا
 ثَلَاثِينَ كَعْبًا كَسَمَةُ أَخِي يَهُدَى وَتُؤْتِي
 ثَمَنَ ثَلَاثِينَ بَهْدًا شَوْقَةً ثَمَنَ لَبَنٍ شَرِي
 قًا حَبِيرًا حَتَّى يَقْرَأَ بِأُحْرَى فَيَقْمُ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سب سے پہلے تو یہ کہہ دیا کہ میں نے تم کو کبھی نہیں دیکھا ہے۔

[illegible]

میں دیکھتا ہوں کہ جو لوگ اللہ کے فضل سے محروم ہیں، ان کے دل میں یہ سوچا تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی قدرت کی کیا مثال ہے؟ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ کی قدرت کی مثال یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے فضل سے محروم ہیں، ان کے دل میں یہ سوچا تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی قدرت کی کیا مثال ہے؟

وہاں شائع ہونے والی کتابیں
مکتبہ دارالعلوم دیوبند سے
میں نے بھی کئی کتابیں خریدیں
اور انہیں اپنے کتب خانے میں
رکھ لی۔

[illegible][illegible][illegible]

باب ۱۰ میں کہنے کی فضیلت

شکر فی کثرتہ رزقہاں مدد حق
 عیالہ آسودہ دار دریا حد نظر چرخ
 دولت مسیرہ فی سما یمن کو سعادت
 حد و ہما اندر عیسوی مدد فرماں
 دریا دریا

[illegible]

ذہب مقدس : چاروں دینوں کی کتاب

[illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فَرَضَهُ
عَلَيْهِ أَنْ يَسُودَ قَبِيلُهُ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ كَقَبِيلِهِ
أَعْلَنَ فِي قَبِيلِهِ مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَهُ فَيُسَبِّحُ اللَّهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک کہ کسی نے مسجد میں نماز پڑھ کر اٹھ کر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بتایا کہ میں نے مسجد میں نماز پڑھی ہے تو اس کا قبیلہ اس کی مانند ہوگا۔

یہ روایت صحیح ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک کہ کسی نے مسجد میں نماز پڑھ کر اٹھ کر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بتایا کہ میں نے مسجد میں نماز پڑھی ہے تو اس کا قبیلہ اس کی مانند ہوگا۔

لیکن یہ روایت درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ روایت کے متن میں ہے کہ جب تک کہ کسی نے مسجد میں نماز پڑھ کر اٹھ کر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بتایا کہ میں نے مسجد میں نماز پڑھی ہے تو اس کا قبیلہ اس کی مانند ہوگا۔

مسئلہ میں ہے کہ جب تک کہ کسی نے مسجد میں نماز پڑھ کر اٹھ کر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بتایا کہ میں نے مسجد میں نماز پڑھی ہے تو اس کا قبیلہ اس کی مانند ہوگا۔

مسئلہ میں ہے کہ جب تک کہ کسی نے مسجد میں نماز پڑھ کر اٹھ کر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو بتایا کہ میں نے مسجد میں نماز پڑھی ہے تو اس کا قبیلہ اس کی مانند ہوگا۔

سبب انہوں نے اس کو زندہ کیا ہوگا تاہم وہ جس جو جگر میں نہایت زیادہ ہے کما فی ستروی جس کے ساتھ
 کھینچنے کے ہیں کہ جلد کر کے نہ دفع یہاں صوته کو بھی سیر کیس گتا جو بے پایاں بات مٹی ہے۔ معنی
 رہوں نے مدد کی تشبیہ برض سے کہ وہ نہ مدد کے معنی غایت کے ہیں، مگر مٹی کے۔ اور اگر عروہ رسم کے معنی
 میں و مر اس سے وہ نہ آواز سے کہ صوبہ میں سے جو نہ کہے قریب ہوں وہ میں ہیں دریاہ ات ہمار کے
 منافی نہیں ہے اس سے کہ یہ اوقات سری قاتلہ کی ہو، اور سے قریب سے اس کی آواز میں بنے ہیں پناہ میں کی
 باہر دھڑکتا اور سرور سے مٹی ہے جس کا رنگ ہے۔

سار میں حقیقی یسوع میں یسوع میں | کو سفود نے آئیں کیا۔ غنی کو و صوف در میں آپ سے
 الصب لاس | ۲۸۲۵

نرنگہ رات بھ صوته سے جہاں ہمدردی میں سے

و معنی و اس کے کہ وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 معنی و اس کے کہ وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 وہ آواز میں ہمدردی، مگر وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 ایک طرف کے صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ

طرہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 لگا ہے میں سے صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 حاجت کے معنی جو۔ اور وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ

باب صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 حضرت پور سے صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 میں سے صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 کا اور یہ وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 لیکن یہ وہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ

میں صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 قواد و صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ

میں صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 علی بن الحنفیہ صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ
 صوبہ نامہ در میں جو یہ جہاں سے صوبہ میں میں کی ہمدردی کہ وہ صوبہ کہ وہ صوبہ

[illegible]

کشتیوں کے کتب خانوں میں، چنے مانتوں کو انگلیکریا میں
 سے، یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں کو کشتیوں
 میں سے کشتیوں کے کتب خانوں میں سے کشتیوں کے کتب خانوں میں سے

[illegible]

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ
فَإِذَا رَأَيْتُمْ تُخَالَفُوا رُحْمَاءَكُمْ
أَصْفَارَكُمْ فَارْجِعُوا إِلَىٰ
أَنْفُسِكُمْ فَذُرُوا خِيَارَكُمْ
وَلْيَبْتَغُوا فِي كُنُوفِهِمْ يَوْمَ
يَعْلَمُونَ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

وَمَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِمُسَخَّرَةٍ
فَأُولَٰئِكَ لَبَّىٰ إِلَىٰ مَنْ هُوَ
فِيهَا مُنْقَضَةٌ أَسْوَاقُ
الْعَالَمِينَ

این حدیث کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص اپنے
 ملک و جان و مال کی خاطر غیر مسلموں کو قتل کر دے گا وہ خود بھی
 جہنم میں داخل ہوگا۔ اور اگر کسی نے کسی مسلمان کو قتل کر دیا
 تو اس کی جگہ پر ایک سو سال تک بارش ہوگی۔ اور اگر کسی نے
 کسی مسلمان کو زخمی کر دیا تو اس کی جگہ پر ایک سو سال تک
 بارش ہوگی۔ اور اگر کسی نے کسی مسلمان کو مار مار کر
 قتل کر دیا تو اس کی جگہ پر ایک سو سال تک بارش ہوگی۔

باقر صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ
 وکان لکرمجید فی اقصی الارض وکنتی صلوٰۃ
 علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ من احب الیہ
 یا ابا روحیہ فی سبیل اللہ
 وکرمجید فی اقصی الارض وکنتی صلوٰۃ
 علیہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ من احب الیہ

میں سمجھا کہ یہ سب کچھ علم اور فہم میں پڑنے کے ساتھ دیکھنے سے ہے۔ صبح جو سورج کو
تدبیر اور سیر ساری کچھ ہم سے سبب حدیث بودہ میں سے پڑھنے کو چاہیے۔ خوب اُکھان کی طرح کھسا اور اپنے
خوب سے حدیث اور کچھ کے لیے۔ یہ تو ہے۔

یادِ حیدرِ نثار سب کوئی آتشِ غدا بیٹھ
یادِ حیدرِ نثار سب کوئی آتشِ غدا بیٹھ

سورۃ قیامت ۱
تبارک و تعالیٰ

لَا شَيْءَ أَوْ جِدْهُ نَحْرُ يَنْقُتُ قَبْلَهُ وَلَا
يُحْدِثُ وَلَا يَزِيدُ

وہ خود و نہالی نے حضرت انس سے دعایت کی کہ
إِنَّ لِي بِكَ حَقًّا فَلَمْ يَلِمْهُ وَتَسْلَمُ
قُلْتُ شَيْءٌ نَحْرُ تَرْكُهُ

تو ت ایک ایک پر ہی اس سے چلے اس کے
کبھی نہیں پڑی

مغیر میرا سامنے مرث ایک ۱۰ تو ت پر ہی یہ
تو ک فادی

وہ تری و نہالی ہی مجھے حضرت ابو ایک انجی سے دعایت کی کہ میں نے اپنے واسطے پوچھا کہ آپ نے
مغیر الہم سے مدد و ملکہ عاب پر کرد و ملائکہ و در علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فتویٰ دو کوڑ میں انگریز پانچ سال
کا دیر ہی کیا یہ حضرت توت پڑتے تھے
مَا يَكُنْ يَتَّقِي مُخَذَّاتٍ

ان مادیات سے دخی ہو کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص و خود پر موت پڑھی ہے اس کے بعد ترک
دی سے کہ ان سرور میں توت سے لادرسہ سے ۱۰ مثلاً اگر گناہ جوت میں توت سید متا مشروع ہے۔ ایک قند
استدلال ہے راہیوں کہ اگر کوئی مجاہد غرور سے تو توت پڑھی جائے۔ نہیں تواجد ہی میں سے کہ توت مار غریب
پڑھی یا نہ ہو کہ صریح فانی ہو جو سے ترک توت نہ کہ در بعض قبیلہ و لا بعد و اس کے تو یہ ہی وضع ہوتا ہے کہ ہر
حضرت نے غزوات کے طرزاک موثق پہلی توت نہیں پڑھی اس مادیات کے موقع پر یہ ہے و ہاں سے کہ توت حضرت علی
کا ایک مہین کے عود پر و نہالی مدد و ملکہ علی مدد سے کہ توت پر توت پڑھا ہو ہی سے کہ توت فانی
میں ہمیشہ توت پڑھا کسی سب سے کہ توت نہیں ہے

عَلَيْكَ بِفَعْلَةٍ تَنْفَعُ شَرْقِيَّ فَنَاسٍ
تَوْفَ لُفْطٍ وَتَوْفَ لُفْطٍ وَتَوْفَ لُفْطٍ
وَسَلَّمَ لَكُمْ رَفَعُ رُفْعَةٍ مَرَّتَ تَرْكُهُ
تَلَّ سَمْعُ مَدِّ يَمْنَنُ حَمْدًا فَمَنْ رَحِمَ
قَدْ نَزَلَ رَحِيمًا وَتَلَّ لَكُمْ حَمْدًا كَثِيرًا
فِيهَا قَبْلَ كَانِيَهُ قُلْتُ لَقَدْ تَلَّ
فَرَسٌ كَثِيرٌ تَلَّ تَلَّ قَدْ تَلَّ رَأْسُ يَصْنَعُ
قَدْ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ
كَيْسِيَهُ تَلَّ

حضرت رقاد ہی رافع لڑتی سے مادی سے انوں نے کہ
کہ ایک دن عمری سے احمد میرا علم کے کچھ فانی ہو
تھے جب آپ نے رکوٹ سے سر ٹھایا تو مندر
سبح اللہ میں حمد ایک شخص و فاد سے تبا
کے کچھ یوں کہ ریتا و لٹ احمد حمد کثیر طیبنا
حمد کا بہ حب سے سلام پھیرا و فرما و کلام کہ
کیا قند و شخص و لایں سے تبا نے فرما میں لے تیں
سے توت توتوں کو دیکھا ہر ایک ایک رت تار کوں پہلے
اس کو کتاب

یہ حضرت اپنے غم میں و صبح سے ہی غم کی اجمیت و فیصلت کا اظہار ہے جب فادی دینا و لٹ احمد کہ ہے
تو تیں لکھ و سے در شوق میں ہر ایک میں ہی کے لکھنے کے لئے ہی کرتا ہے
تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ تَلَّ
میں اکثر کتب

وَقَدْ كُنَّا مِنْكُمْ شُرَافًا فَكَيْفَ
نُؤْتِيكَ بِهِ وَلَوْ عَصَيْتَ أَمْرًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فقد وجدنا وصية بيده جده الميرزا محمد
شاه

د فريديک شتيفن: د فريديک شتيفن

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى نَارًا فِي بَيْتِهِ فَلْيَقْبَلْهَا فَإِنَّهَا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

و سجدتہ فی غمضہ و بیدار

جانبیہ

د تقيہ جہاں میں ہمارے حق تو ان کے ہتھ سے
 اہانت و نمرتوں کا بندید ہو کر رہا کرتا ہے
 بے سہارہ ہو کر رہا کرتا ہے

بعضی مسطورہ کے دلچسپ نمونے

لہذا چاہیے کہ لوگوں کو یہ بھی سمجھ

جب سہو راتے تو پہلے گھینے رکھتے پھر اتھارو چھبھتے۔
گھینے تو پھر اتھارے پھر گھینے۔

حضرت علیؑ سے پہلے کو حرم علیہ السلام نے سجد کیا،
اوپر سے چہرہ قدر گوری دوں نبیوں کے درمیان

٢٠٢٢

حضور سے سہرہ کی تو آپ نے اپنے درمیان انھوں کو
 کے ہمارے

باب محمد بن عبد الوہاب اور کئی اور بیٹوں کے

حضرت جلال الدین اکبر دین محمدیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے والدین کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔

یہ ہے جس سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک نیا دور ہے۔

مقرر طریقہ ایسا مگر جس میں ہر مسئلہ کو اپنے اندر لکھ کر دیا

غیب پر وہ گفتی ہیں کہ حضور جب مسجد کو گئے تو انھوں نے کہہ دیا
میں نے حاضر رہنے کے ارگہ کی کاجی پس کے انھوں نے یہ
سے گئے، حالت تو یہ رہی۔

سے لگتے ہیں اور سہارہ استغفر اللہ جو کما کر کی کا چھوٹا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جب تو سپردِ کرب کی نفس کا رمی

پھر ہمیں مختلف کرداروں کے لیے طرح کلاسیاں دینیں۔ نہ
 جاؤ۔

ہیں کہ مسعودیہ اسلام
سے جس قدر فرق ہے قرآن ہی انھیں بول کر دیا کرتے۔

بسمہ سبحان و تعالیٰ : اکیس سال قبل کی طرف دیکھو۔

شیخ بخاری سے واضح ہے حضرت ابو سعید نے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَعُّ أَفْعَةً
عَلَى الْأَرْضِ مِمَّنْ جَبَّحْتُمْ (فتح القدیر ص ۱۳)

حضور علیہ السلام جب سجدہ فرماتے قریش کے ساتھ تاک بھی
زمین پر رکھتے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات
افعا سجدہ کرتے ہیں۔

مَنْعَهُ دَلْفًا وَكَفًّا وَرُكْبَتَانِ وَكَلْبًا وَكَلْبًا وَكَلْبًا (ترمذی)

منہ۔ دونوں آٹھ۔ دونوں آٹھ۔ دونوں تمام

روایت مسخر میں ابن عباس کے لفظ یہ ہیں
الْجَبَّةُ وَالْأَفْعُ وَالْأَفْعُ وَالْأَفْعُ وَالْأَفْعُ وَالْأَفْعُ
وَالْأَفْعُ مِثْلُ

دو سات اعضاء پیشانی اور تاک۔ دونوں آٹھ۔ دونوں آٹھ
دونوں تمام ہیں۔

(۱۸) مرد سجدہ میں تین بار بھیا اٹھائے یعنی رکعت کی طرح سمٹ کر سجدہ ذکر سے سمجھتے ہیں کہ سجدہ کرنے کو کہا یا تو
رَقْمٌ مِثْلُ رِقْمَةٍ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَتَعَلَّكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (غنیب ص ۱۲)

اپنی پیچھے کو اٹھایا۔ لہذا کہا حضور علیہ السلام اسی طرح
سجدہ کرتے تھے۔

(۱۹) حدیث مسند میں ہے کہ سجدہ کرتے ہوئے ہاتھوں سے گانہ پڑھتے ہیں اور پٹلیوں سے اور پٹلیاں زمین سے۔
عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام دو رکعتوں پر گانہ پڑھتے تھے اور پٹلیوں سے اور پٹلیاں زمین سے۔
إِذَا تَخَلَّصَ شِمَاكَ طَمَعًا بِنَفْسِ الْعِلْمِ الْأَرْضِ
اور تھمتی کی روایت ہے کہ لفظ میں کہ

جب تک سجدہ کرو تو اپنے بعض اعضاء کو زمین سے چاؤ۔
جب عورت سجدہ کرے۔ تو پیٹ ماٹوں کے ساتھ
لگ جائے۔

وَإِذَا تَخَلَّصَتْ السَّرَّةُ أَصْبَحَتْ بَطْنُهَا يَخْتَضِرُهَا
عمرہ الزمان ص ۱۲

جب عورت سجدہ کرے۔ تو پیٹ ماٹوں کے ساتھ
لگ جائے۔

(۲۰) سجدہ میں تین بار مٹھانے والی (۱) اقلیٰ بعد اہلک میرا کہ حدیث جہاد میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔
لَا إِذَا تَخَلَّصَتْ مِثْلُ مِثْلِ الْأَخْلِ وَذَلِكَ
لَدُنَّا (الحدود ص ۱۲)

کے جب تو سجدہ کرے تو سجدہ میں تین بار مٹھانے والی (۱) اقلیٰ
پڑھتے ہوئے اور تھمتی سے۔

(۲۱) سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے اللہ بزرگ میرا کہ حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جاری و مسلم
مضمون حدیث گذشتہ اور ان میں مندرجہ بالا گندہ ہے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے اللہ بزرگ میرا کہ حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جاری و مسلم
مضمون حدیث گذشتہ اور ان میں مندرجہ بالا گندہ ہے۔

(۲۲) بلا سجدہ کر کے جب مٹھانے والی پاؤں کھینچ کر رکھتے ہیں چنانچہ حدیث عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام
يَخْلُشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى
مسلم مشکوٰۃ ص ۱۲

پاؤں پاؤں کھینچتے تھے۔ اور دایاں کھینچ
کرتے تھے۔

اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں کہ حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم ایک سجدہ کے
بہر سر کر اٹھتے اور دایاں پاؤں کھینچتے اور اس پر بیٹھتے۔
اس طرح کہ سر پڑی اپنی جگہ پر برابر ہو باقی پھر آپ
دوسرا سجدہ کرتے۔

بہر سر کر اٹھتے اور دایاں پاؤں کھینچتے اور اس پر بیٹھتے۔
اس طرح کہ سر پڑی اپنی جگہ پر برابر ہو باقی پھر آپ
دوسرا سجدہ کرتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھنے کے بعد سر اٹھائے۔ پھر راقہ اور دہانتا قدم کھڑا کرے اور زبان بکھلے اور اس پر ثوب اچھی طرح بچھو جائے۔ حتیٰ کہ برہنہ اپنی جگہ پر آجائے۔ اس سے جلسہ کی مقدار بھی معلوم ہو گئی کہ دو جہل کے درمیان اس ٹکڑے کے برہنہ اپنی جگہ پر آجائے اس کے بعد دوسرا سجدہ کرے۔
۱۴۴ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے وقت پہلے سر پھر راقہ پھر راقہ اٹھائے اور راقہ کو گھٹنوں پر رکھ کر انہوں کے بل کھڑا ہو جائے جیسا کہ مدرسہ اہل میں ہے کہ حضور علیہ السلام

وَإِذَا تَهَضَّاهُ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكُوتَيْهِ وَأَمَّا السُّنَّةُ

رَابِعَةٌ وَدَوْدَ سَالَى تَرْكِي دَارِ اِيجَا

ثَلَاثًا تَهَضَّاهُ تَهَضَّاهُ عَلَى رُكُوتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى

تَحْدِيدِهِ رَابِعَةٌ وَدَوْدَ

تَهَضَّاهُ فِي الشُّعْبَةِ عَلَى سُلْخِيَّةٍ مِثْلَةٍ

مِثْلَةُ الرَّاغِبِ مِثْلَةُ تَرْكِي

بَابُ إِذَا تَهَضَّاهُ سَجْدَةً

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَهْطًا مِنْهُمْ وَلَا سَجْدَةً فَلَمَّا قَامَ

صَلَاةً قَالَ لَهُمْ سَجْدَةً مَأْمُورٌ وَ

تَحْدِيدُهُ قَالَ لَوْ مَشَتْ عَلَى غَيْرِ سَجْدَةٍ

مُعْتَمِدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً

جب سجدہ سے اٹھتے تو انہوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔

جب حضور سجدہ سے اٹھتے تو گھٹنوں اور راقہوں پر ہاتھ

رکھتے ہوئے اٹھتے۔

حضور علیہ السلام نماز میں اپنے انہوں کے بل سجدہ

کھڑا کرتے۔

باب سجدہ پر راقہ کرنا کیسا اچھا ہے۔

حضرت حذیفہ سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا

کردہ راقہ رکھتا پوری طرح کر دیا تھا اور سجدہ جب وہ

نماز پڑھتا تو حضرت حذیفہ نے اس سے فرمایا تو نے نماز میں نہیں پڑھی

اور اس نے کہا کہ میں بھٹکا ہوں کہ حذیفہ نے یہ کہا کہ اگر اسے لگا تو

موسلی شدید عذاب کے طریقہ پر نہیں رہے گا۔

حدیث تیس سے معلوم ہوا کہ رکوع دوم کا اقامہ دعائے نماز سے پہلے رکوع دوم کو پڑھنے کے بعد رکوع دوم پڑھ کر اذان کرنے سے

نماز کردہ ہو جاتا ہے۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الْأَفْ فِي الطَّيْنِ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِذَا تَهَضَّاهُ

أَبِي سَعْدٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا الْكُفْلَ شَقِيقَةً وَتَحْدِيدُهُ قَالَ كُنْتُ

حَدَّثَنِي مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ إِعْتَمَدْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ

الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ مَا عَشَرَتْنَا مَعَهُ ذَاتُ

جَبْرِيلَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَّا مَا

تَأْتِيكَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مَا عَشَرَتْنَا مَعَهُ

باب سجدہ میں بھی ناک زمین پر لگانا

حضرت ابو سلمہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت

ابو سعید خدری کے پاس گیا اور کہا ابو سعید کے پیش کی

سیر کر چکے اور باتیں بھی کر گئے وہ منگے۔ ابو سلمہ نے کہا

میں نے وہاں سے ابو سعید سے کہا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے شب تہ کے بارے میں کچھ سنا ہو وہ بیان کر دے۔ ابو

سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان

کے پہلے عشرہ میں احتکات کیا اور پہننے بھی آپ کے ساتھ

احتکات کیا۔ پھر حضرت جبریل آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے

کہ آپ میں کی ستر میں ہیں وہ آگے سے پھر آپ نے وہاں

فَاتَاہُ جِبْرِیلُ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْءَ لَطَلُبُ
وَأَمَّا لَكَ فَتَا مَرَّ الشَّيْءُ حَسْبُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطْبُهَا صَبِيحَةَ عَشْرِ بَنٍ مِنْ رَضْوَانِ
فَقَالَ مَنْ كَانَ إِيَّائِكَ مَعَ الشَّيْءِ حَسْبُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةُ ذِي أُرَيْتَ كَلِمَةً
الْقَنْدَرِ إِيَّائِي فَكَلِمَةُ ذِي أُرَيْتَ كَلِمَةً
الْأَوَّلِ خَيْرِي وَشَرُّهُ إِيَّائِي فَكَانَتْ كَلِمَةً
أَخْبَرْتُ فِي طَلَبِي وَرَمَاهُ وَكَانَ سَكُنُ
الْمَسْجِدِ خَيْرِي الْفَلِي وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ
شَيْئًا لِحَاذَاتِ كَرَمَةٍ فَكَلِمَةُ ذِي أُرَيْتَ كَلِمَةً
بِنَا الشَّيْءِ حَسْبُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُ
وَأَنْتَ أَكْرَاطِي وَالسَّاءُ عَلَى جَهَنَّمَ رَسُولُ
الْمَلُوكِ حَسْبُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَبَقْتُمْ
تَصَدِيقِي تَقْدِيرًا

بخاری

یہ حدیث مسائل قول پر مشتمل ہے۔

وہ سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جائے۔

۱۰۔ کچھ بھی سجدہ جائز ہے جو کچھ اگرچہ اللہ عزوجل نے فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ

۱۱۔ اگرچہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اس سے زیادہ

۱۲۔ کسی ملک کی طرف اللہ عزوجل کی بات کہ حضور علیہ السلام کے نہیں ہے تاہم یہی وجہ ہے کہ اگر وہ شریعت میں جہنم کی تبلیغ

۱۳۔ حضرت جعفر کا فرقی جو تھے جہنم میں نہیں تھے۔

۱۴۔ اگرچہ وہ وقت آئے پرچہ گروہ خود رک جائے تو اس کو حدیث ذکر کا مستحب ہے اور اگر احکامات کے تو یہی جہنم میں

۱۵۔ دنیا کریم کے خواب ہی پرستے تھے۔

۱۶۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اس حدیث میں اگرچہ وہ سوئم ختم ہو گیا اب اتنا ماضی ہے کہ وہ پارہ چارم شروع ہو گیا۔

سید محمود احمد ندوی

حاجہ لائی ۱۹۶۰ء

حشر میں احکامات کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ احکامات
کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ جس چیز
پر شب قدر کی تجویز فرماتے ہیں وہ آگے سے۔ سن کر آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور رمضان کی بیسی کی تاریخ کی صبح
کو قطبہ منیا اور فرمایا میں نے میرے ساتھ احکامات کیا وہ
لوٹ آئے اور پھر احکامات کرے کہ کوئی شب قدر مجھ کو
دکھائی دے لیکن میں بھول گیا اور یہ شب رمضان کے آخری
حشر کی تاریخ مانتا ہوں ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس شب
کوئی بانی ہو کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اور سجدہ نے کہا سجدہ
کی حجت مجھ کی شغل کی تھی۔ اور آسمان میں اور دنیوی
کچھ بھی سلام نہیں ہوتا تھا۔ اتنے میں ایک جگہ سا بدل نمودار
ہوا اور بارش ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی
تو میں نے کچھ اور بانی کا نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیشانی سے نکلا کہ کونک پر دیکھا۔ آپ کا خواب سچا تھا۔